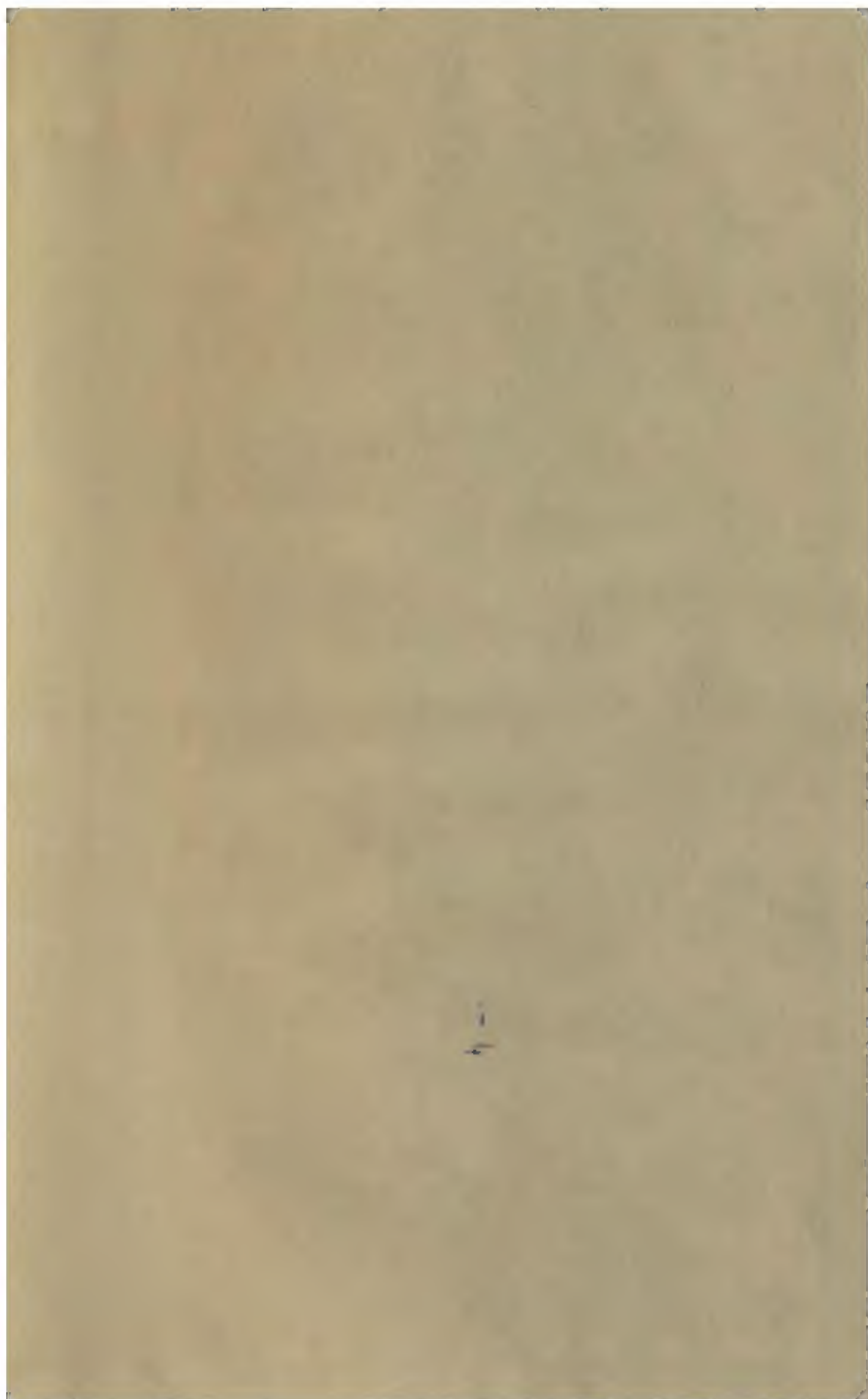


اقبال اور قادیانی

نعمت اسی



اقبال اور قادیانی

نعیم اسی

ذخیرہ کتب: محمد احمد ترازوی

مسلم اکادمی © سیالکوٹ

مجلہ حقوق محفوظ ہیں!

ناشر _____ مسلم اکادمی، وزیر پورہ سیالکوٹ
طابع _____ سکتیہ جدید پریس، لاہور
اشاعت _____ اول _____ ۱۰۰۰
کتابت _____ جمیل مرزا، بی اے، رنگ پورہ سیالکوٹ
تاریخ اشاعت _____ جون ۱۹۷۴ء

قیمت مجلد = ۱۵/

پندرہ روپے

ذخیرہ کتب:- محمد احمد ترازوی

انتاب

جنگِ پیامہ کے اُن مقدس شہداء کے نام جنہوں نے خاک و
خون میں غلطاں ہو کر ناموسِ مضطقی کے تحفظ کا راز آشکار کیا
بنا کر دندِ خوشِ رسمِ بخاک و خونِ غلطیہ دن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را



فہرست

- ۱۹ - ۱۔ سنبھائے گفتنی
- ۲۳ - ۲۔ قادیانیت، تاریخی و سیاسی پس منظر
- ۳۷ - ۳۔ قادیانیت اور اقبال
- قادیانیت، یہودیت کی طرف رجوع ہے؟
 قادیانی اور کیرنٹ۔ قادیانی مسلمان کہلانے پر
 اسرار کھول کر دے ہیں؟ مذہب میں عدم مداخلت
 کی پالیسی اور ہم؟ ختم نبوت اور روادار مسلمان
- ۵۵ - ۴۔ چند شبہات اور ان کا ازالہ
- ۵۔ باب اول فلسفہ ختم نبوت
- ۶۹ (۱) فلسفہ ختم نبوت
 (۲) فلسفہ ختم نبوت
 (۳) فلسفہ ختم نبوت
 (۴) فلسفہ ختم نبوت
 (۵) فلسفہ ختم نبوت
- ۹۳ - ۶۔ باب دوم فتنہ قادیانیت اور مضامین اقبال
- قادیانی اور جمہور مسلمان۔ ایشیہ
 کے جواب میں۔ اسلام اور احمدیت
 آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے
 استفادہ۔ تحریک کشمیر کی صدارت
 کی پیشکش کا استرداد

۷۔ باب سوم فقہ قادیانیت اور کاتب اقبال

پیشہ جو ابرار لال نورو کے نام خط مولانا
سید سیدان ندوی کے نام خطوط سید فیض
الیاس برقی کے نام خطوط مولانا مسعود عالم
ندوی کے نام خط سید نعیم الحق ایڈووکیٹ
پٹنہ کے نام خط۔

۸۔ باب چہارم توضیحات

- (۱) لائٹ کے جواب میں
 - (۲) لائٹ کے جواب میں
 - (۳) سن رائز کے جواب میں
 - (۴) سن رائز کے جواب میں
- مولانا حسین احمد مدنی کے نام
دین شا کے جواب میں

عکس

۱۔ مسٹر رابرٹ کٹ کا خط مرزا غلام مرتضیٰ کے نام

۲۔ مسٹر رابرٹ ایچرٹس کا خط مرزا غلام قادر کے نام

۳۔ قادیانیوں کے اسدائیل کے ساتھ تعلقات کا بین ثبوت

۴۔ مسئلہ ختم نبوت پر حضرت علامہ کی تاریخی تحریر (۱)

۵۔ مسئلہ ختم نبوت پر حضرت علامہ کی تاریخی تحریر (۲)

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
ضربِ کلیم



ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

نائب کلمہ



پنجاب کے اربابِ نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر!
’غریبِ کلیم‘



فتنہ ملتِ بینا ہے امامت اُس کی
جو مُسماں کو سلاطین کا پرستار کرے!

’غزبِ کلیم‘



وہ نبوت ہے مسلمان کے لیے برگِ تمشیش
جس نبوت میں نہیں فوت و شوکت کا پیام

مضربِ کلیمہ



یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اگرچہ یہاں پر
 کچھ عورتیں بھی ہیں مگر ان کی تعداد کم ہے اور ان کی
 زندگی بھی بہت مشکل ہے۔ ان کی زندگی میں بہت سے
 مسائل ہیں جن کی وجہ سے ان کی زندگی بہت مشکل ہے۔
 ان کی زندگی میں بہت سے مسائل ہیں جن کی وجہ سے
 ان کی زندگی بہت مشکل ہے۔ ان کی زندگی میں بہت
 سے مسائل ہیں جن کی وجہ سے ان کی زندگی بہت
 مشکل ہے۔ ان کی زندگی میں بہت سے مسائل ہیں
 جن کی وجہ سے ان کی زندگی بہت مشکل ہے۔

ان کی زندگی میں بہت سے مسائل ہیں جن کی وجہ سے
 ان کی زندگی بہت مشکل ہے۔



سخنہ گشتی

میں اویس ہوں نہ ضعف نہ عجز محض کسی لب علم ہوں اور یہ کتاب میری اولین
الہامی کتاب ہے جس میں میری کثرت حضرت علامہ کی ان تمام تحریروں کو میری کثرت
کی کمی ہے جو میں نے قادیانیت پر حق و نظر کرتے ہوئے وقت فراغت شائع فرمایا ہے۔
قادیانیت محض ایک مذہبی مسئلہ ہی نہیں بلکہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ یہ اپنے مخصوص
قانون و خطوط کے پیش نظر ایک ایسا قومی اور سیاسی و جہادی اور تمدنی و معاشرتی مسئلہ ہے جو
ہم راست ہمارے آئین اور دستور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس ممبر کی ترتیب کی غرض و حدیث و حدیث
اس قدر ہے کہ اس قومی و قریبی مسئلہ حضرت علامہ کے اہمیت اور ذہنیات کا انہماک و جہاد ہو
جسے کہ اس کی نے اس پہلو کی طرف توجہ نہیں کی۔ انہماک قادیانیت کی اس حقیقت کو قبول فرمایا
اس میں خیر اور فائدہ عام کا ہونا یاد کریں۔ وہ تو فرماتے ہیں کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ"
مخلصی و مسلم ہو گئیں۔

یہ مسئلہ نوجوانوں کی حیاتیات سے ہے جس قدر اہمیت رکھتا ہے انہوں نے اس سے اتنی ہی پروا
بے تعلقی رہی کی وجہ سے غافل رہ گئے۔

اس کتاب کی ترتیب کے دوران بہت سے غلط فہمیاں اور غلط فہمیاں ہوئی ہیں۔ یہ میں نے انہماک سے
قبول کیا ہے۔ یہ وجہ سخت توجہ ہو کہ میری علامہ کے اہم پر ہفتہ دہے دروں سے
علامہ محمد علی علیہ السلام کی کتابیں شائع کی ہیں ان میں، ان کی قبول اور تادیبیت، یہ امر ہے کہ
یہ دینی روشنی میں قادیانیت پر علم ہو، اسے جیسے جہاں کوئی اس مسئلہ پر غور نہ کرے گا۔ اس
سے اس کی ان کتابوں کی غلط فہمی میں اس میں قادیانیت کی حقیقت کا علم ہو گا۔
قادیانیت کے بارے میں حضرت علامہ کے خیالات و افکار کی خلاصہ تفسیر دینی ہے جس میں سب

جو تیسرا بیان مدنی کے قلم سے میں ایک ساتھ چھاپ دیا جائے یہی میں نے کیا ہے جس سے سنت مبارک
نے خطوط کی اہمیت اور ان دیت اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ چوتھے باب میں حضرت علامہ نے دو توہمیں
بیانات میں جو انہوں نے مختلف سوالات کے جواب میں ارشاد فرمائے اس میں اس راز کے جواب
میں اور مولانا حسین احمد مدنی نے نام دونوں ہی اہم تحریریں ہیں۔

حضرت علامہ کی ان بیارہ برابر پر مستقل ترویجوں سے پیشتر دو تین عنوانوں کے تحت سس
وکنہ نے بھی قلم اڑی کی سب سے پہلا عنوان ہے 'مقدمات' تاریخی و سیاسی پس نظر اس میں
تو دینیت کے اصل مفروضات کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسرا عنوان 'قائدانیت' اور
اقبال ہے اس میں تو دینیت پر حضرت علامہ نے جو کچھ لکھا اس پر ایک طراز خط لکھی ہے۔ چپ
ذیل عنوان کے تحت بعض اہل عقائد و عقائد کے گمے میں جو پچاسے خود انکشافات اور جو
لکھتے ہیں سب سے آخر میں یہ شبہات اور ان کے تحت میں قائل اور انصاف اور جواب دہ
اس بیان سے

— ۳ —

مجھے اس کتاب کی ترتیب میں سب سے زیادہ مدد جناب لطیف احمد شروانی کی 'حرفِ قبول'
جناب شیخ محمد ابراہیم کے 'مکاتیبِ اقبال' اور جناب سید محمد لودھی کے 'انٹرویو' مجھے
Thoughts and Reflections of Iqbal

اقبال کے افکار و خیالات — سے ملی جس کے بعد میں ان فی مثل رہیں ہاتھوں سے طرز
ہوں علاوہ ان میں اس تمام صاحب کا بھی گہرا اثر ہوا جنہوں نے اس کتاب کی ترویج میں مجھے
سامع تعاون کیا۔ خاص طور پر حضرت اسیہ شہزادہ نے ہمدردیوں میں جنہوں نے کمال محنت اور محنت
سے اس کتاب کو سرواں کیا۔ میں یا بہت ہی صاحب چاہی۔ اچھے یہ اقبال پر یہی اکادمی
نمونہ سے آتا ہوں سے مصدر میں ہوں سے نمونہ سے بہت تعاون کیا

نہم

یہ

۵ مئی ۱۹۷۹ء

قادیانیت

تاریخی و سیاسی پس منظر

برصغیر ہندوستان پر مسلمانوں نے قریب قریب ایک ہزار برس تک اپنے اقتدار کا پتہ دیا۔
 اس مہینے سے جہاں محمود غزنوی، تھاب الدین غوری اور اورنگ زیب عالمگیر کی عظمتیں دکھائی
 دیں، محمد شاہ ظفر، ایسی پستیوں میں مشغول رہے۔ قومیں جب حد سے زیادہ طویل عرصے تک
 اپنے ان کا زوال قریب آتا ہے، اورنگ زیب کے بعد مغلوں کے ساتھ جی جہاں اور انگریزوں
 کا ویسا دھار کر غلبہ جہاں کے عہد میں ہندوستان وارد ہونے سے ان کا اقتدار بڑھ گیا۔ انہیں
 ان کی سیاسی سیاست کی ایک نیا عرصہ ہے۔ یہ قوم اپنی اس خرابی کی مدت فراموش نہیں ہوئی،
 اور غلامی بنام بھی، محمد کے مرحوم صدر جمال عبداللہ نے کہا کہ یہ کہہ کر دیا ہے کہ ہم کی یہ باتوں
 میں رونا دھونا بھی آپس میں لڑائی میں تو باور کبھی اس میں بھی، گریزی سیاست کا فرما ہوں یہ
 خیال میں صدر ماسر نے اس پیش میں انگریزوں کی Dis and Rule کی یہ نوہ پالیسی کر
 انسانی کو بھرتی کے ساتھ اور بڑے مع انداز میں یہ تعجب کیا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ انہیں
 کی ٹھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کی اس پالیسی نے بڑی بڑی سلطنتوں کو ہار رکھا ہے۔ مسلمانوں
 کے لئے اس سے بڑھ کر ہوش دانت نہ بنے، اس کی اس وجہ اسلام دشمنی میں برقی تھی آج مسلمان
 عربوں کا دنیا کے نقشے پر مظاہر کیے، آپ دیکھیں کہ وہ مسلمانوں کے عزت و سواد ان ملک تمام
 مسلمان ملک ایک اور سے سے اس میں مراد و منسلک ہیں، یہ کیوں ہے اس کی تہہ جو ان کی
 یہ دشمنی اور غلامی، اس کی یہ باور و سہ اس سے یہ سب دیکھئے چئے وہ اب نہیں ملے
 ہیں تاکہ یہ غلامی کے باور و سہ اس سے یہ سب دیکھئے چئے وہ اب نہیں ملے
 انہیں ہے انہیں ہوتا تھا وہ ان کی ستم بازی پر ہر قسم کے ستموں کی سب سے

ہندوستان کے مسلمان کو مذہب کا پرستار دیکھ کر اندر نہ کما چلا کی سے منافروں اور مباشوں کا ڈھیر چڑھا۔ پہلے مسلمانوں اور عیسائیوں، پھر عیسائیوں اور ہندوؤں اور پھر مسلمانوں اور ہندوؤں کے مابین بحث مباحثے کا میدان گرم ہوا اور سب سے آخر میں مسلمان مسلمان سے بھڑکے۔ پہلے صداقت پر سب بحث کا موضوع تھی اس امکان نظیر اور امتناع نظیر ایسے مسائل اٹھ اٹھتے، ہم سے۔ در شاہ اسماعیل شمیم ایسے دو عجیب و غریب نظریے اہل کیا جس نے اپنی جہان تک راجہ میں لٹا دی اور جسے ایک خون سے بالالٹ کی سرزمین کو لارزہ کیا تھا۔ یوں وہ اپنی شمشاد پیدا (Create) کی گئی۔ ہندو مسلم امتیاز و نزاع پہلے ہی پیدا ہو چکا تھا مگر ان تمام بعد میں منافقت اور رسمی شمشاد کے باد صفت بھی بنی نہ ہباد کی چہ ری اپنی لود سے باقی اور اسی سے انگریزی جہان جاتی تھی۔ ٹریر مستحقین نے ہر صغیر ہندوستان میں مسلمانوں کی ہاتھ دیا ہیں۔ لے جو اسباب کو اسے میں اُن میں ایک یہ بھی ہے کہ

”مسلموں میں دینی سرگرمی بھی کام کرتی تھی کہتے تھے کہ فتح پالی ترغازی و دوسرا حضرت مصلح کی مرگے تو شہید بنے اس سے مرزا یا مار ڈالنا بہت سے اور ہنڈ دیکھا نا بکا کر۔“

معلوم ہیں اس بات میں کہاں تک صداقت ہے، کہاں تاہم کہ ایک مطبوعہ طائفہ دستاویز The Arrival of British Empire in India میں لکھا ہے کہ

۱۸۶۴ء میں انگلینڈ سے ہونے والی مدبراں اور مسیحی رسالت کا یہ وفد آیا، ہندو بازارہ لینے سے پہلے ہندوستان پہنچا کہ ہندوستانی باشندوں میں انگریزی سلطنت سے وفاداری کا یہ عقیدہ بکریا جاسکتا ہو مسلمانوں اور ہندوؤں کی صحیح تشریح کیا ہو سکتی ہے؟
اس وفد کے ۱۸۷۰ء میں دو پورٹریٹ پیش کیے جن میں کہا گیا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی شہادت اپنے رومانی رانٹوں کی اندھا دھند یہ دکھائے اس سے اس وقت پہلے کوئی ایسا فیصلہ جاسکتا ہو یا شاید پرفٹ ۱۶ کی بجائے ۱۵ نوے ۱۵ نوے تو بہت سے لوگ اس کے

میں ایک سیکھتا ہوں کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہ سب میرے
 ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو
 دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک
 شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے
 کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک

اور ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک
 شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک
 شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک

مشرق وسطیٰ میں مذہب و عقائد کی ترقی و ترقی

میں نے ایک کتاب کی اس دعا کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک
 شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور
 شخص کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا ہے کہ ایک

میں نے ایک کتاب کی اس دعا کو دیکھا ہے کہ ایک شخص نے ایک اور

آپ کے حقوق یقیناً لائق توجہ ہیں۔ آپ بہر نوع قسقی و تشفی رکھیں۔
 برٹش گورنمنٹ آپ کے خاندان کے حقوق و خدمات کو ہرگز فراموش نہ
 کرے گی اور جیسے ہی کوئی مناسب موقع نکلا اس پر پوری توجہ دی جائے
 گی۔ آپ کو چاہیے کہ آپ بدستور حکومت کے جانثار و وفادار رہیں۔
 حکومت کی خوشنودی اور آپ کی بہبودی کارِ زیہی ہے۔

۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء لاہور

—۲—

مسٹر رابرٹ گسٹ، بنام مرزا قلام مراد قاضی، یس قادیان

آپ نے ۱۹۵۰ء کی بغاوت کے دوران سوار اور گھوڑے بہت
 کر کے سرفار و دستدار کی جو خدمت کی اور اس کے آغاز سے اب تک
 جس طرح اپنی وفاداری کو برقرار رکھا و خوشنودی سرکار حاصل کی اس کے
 اعتراف و اظہار کے طور پر مبلغ دو سو روپیہ کا منعت آپ کو عطا کیا جاتا
 ہے۔ ملحدہ انیس چھٹ کشتہ کے مراسد نمبر ۵۷۴ مورخہ ۱۰ اگست
 ۱۹۵۸ء میں تلی ہر کی گئی خواہش کے مطابق یہ دانہ بذات آپ کی وفاداری
 و نیک نامی پر حکومت کے اعتماد کو ظاہر کرنے سے پہلے آپ کے سرور
 کیا جاتا ہے۔

۲۰ ستمبر ۱۹۵۸ء

is a most sincere & devoted
 friend & a most noble
 man the outpouring of his
 and your letters

is most dear

revolution of the old world
 is complete

...

The great character
 of the old world
 is a wonderful great talent
 including courage & supplying
 the old world on the making
 of the old world maintained
 by the old world beginning at the
 old world and thereby gained the
 power of the old world
 The old world is the old world
 recognition of good services

تقریر

11 شمس المصطفیٰ علیہ السلام

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

نیز با ایاں جاذبت دارند

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

تو دینی و دنیاوی و علم و فضل

مستطاب است که خطه را بخواند و تفهیم نماید

۳۳

سربراہ برٹ لیجٹن فنانشل کمشنر پنجاب بنام

مرزا غلام قادر ولد مرزا غلام مرتضیٰ مس قادیان

میرے پیارے دوست غلام قادر :
میں نے آپ کا خط جو اس ماہ کی ۲ تاریخ کا لکھا ہوا ہے، پڑھا۔ مجھے
آپ کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ کی وفات کا افسوس ہوا۔ وہ
مرکار آدمی کی ہے، یہی خیر خواہ اور فانی رئیس تھے ہم آپ کی خاندانی
مظاہرے اسی طرح عزت کریں گے جس طرح آپ کے وفادار والد کی
کی جاتی تھی۔ رتی مناسب موقع نکلنے پر میں آپ کے خاندان کی بہتری اور
یادگاریاں رہے ہوں۔

مرقوم ۲۹ جون ۱۹۷۶ء

۵ غفرانہ طور پر سربراہ برٹ لیجٹن فنانشل کمشنر پنجاب کے دفتر

۵۰۵ کے قتل سے ہیں مرتب

اِس خطوط کے تذکرہ کے بعد مزید قادیانی لکھتے ہیں

یہودیہ سے والد صاحب کی وفات سے بعد یہ اب اجماعی میرزا علی محمد صاحب

مرزا علی محمد صاحب درجہ درجہ کی گزریہ عقیدہ اور گارہ راگزیہ کی فوج

کے مقابلہ میں قادیانی کی طرف سے لڑائی میں شریک ہوئے۔

وہ بھی یہ کہ قادیانی حقیقت میں وہاں سے اسلام رجسٹر کسی فی اس دور میں

مرد و کھن تماثل نے ہی کے چراغ بھلا ہے اور یہ دست و جوش میں ہے کسی خلیفہ کی جانب

پڑا ہے بائیں دست و چپہ چپہ یہ ہیں نہیں سمجھ رہا اور لڑائی سے رہا

جس میں شک و شک و شک میں جس میں شک و شک و شک میں جس میں شک و شک

وہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

یہ ہے کہ قادیانی میں اس طرح پر لڑائی سے رہا ہے

سنہ زیر تمام دنیا میر کی ایک سو سے زائد اسلامی تنظیموں نے قادیانیوں کے خلاف اپنے شدید قتل
اور برہمنی کا اظہار کیا ہے۔ آخر اس تمام تر نفرت کا سبب کیا تھا جس نے قادیانیوں کا سراسر شنی رویہ
ہی ہے جو انہیں انیسویں صدی میں اس نفرت و عناد کا نشانہ فرماتا ہے۔ اگر وہ مذہبی عقیدہ
کی اپنی اذرا اعلام و عالم اسلام کی شہرت و ریخت سے باز نہیں تو پھر ان کے خلاف احتجاج
کیوں ہو؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہی قادیانیت کا تاریخی و سیاسی پس منظر ہے۔

شاید میں اس قدر عجل میں نظر چھوڑ دوں گا کہ قادیانیوں نے اور یہ وہ پہلے روایت ہے
The Annals of British Empire in India کی روایت کی شیعہ کی خاطر یہ وزیر ماسکوم ہوا۔ یہ حال میں ترقی میں کے لئے
ہندوستانی شواہد کے ساتھ متعلقہ و تعلقہ کا لینہ رکھ دیا ہے قادیانیت کے تاریخی و تمدنی پس منظر
وہ نو دکر سکتے ہیں۔

قادیانیت اور اقبال

[illegible]

تادیبیت سے نظر نہال و روح ہے۔ اس کے خدمات کی شدت یہی ہیں اگرچہ علامہ انور ستہ
سکا شہر کی مونا، تانیہ مہاشافی، مولانا ابراہیم آزاد، ذیہ علیہ، آئندہ شاہ، بھارتی مولانا علی حسرت،
یہ واحدی مصلحتی ستہ جو اس علی مولیٰ، یہاں ہادی درمہ نظر علی وغیرہ شہر کا برہمن بڑی
قابل خدمات سے نجوم میں مرقا یافتہ آئندہ نظر کے راز وہیں کہ طرک شاعر شہر کی جگہ منت
وہ صورت ایسا کہ آئینہ تورا، آئینہ ستہ کہہ رہی کا حق تھا

پاکستان کے لیے ایک نیا دور

ظہر وقت کو جدید رہا میں پیش رہا کہ توفیق ہے یہی حضرت علامہ جی کو حاصل ہو
 ان سے قیادت کو صرف انداز میں سے خطاب کیا بلکہ جو رہا میں جی کے خلاف آواز
 رہا ہے یہی حضرت علامہ جی سے تھا

خیر خیریت ہمسایہ مسلمانوں کے وہ درویش کا مسند ہے۔ اور اس کے لئے مسکوں شروع ہی سے ٹھہرا رہا ہے۔ ہر مسند کی نسبت ہر موقوفہ کی تہذیبی تعلیمی کوششوں کے زہر میں کسی شخص سے بڑا ہر موقوفہ باوجود اپنے خیالوں کے و نشانیوں کے نہ ہو سکتا ہے۔ ہر مسند کے لئے فوہ و حسن کسی نے اس موقوفہ کے کوئی علامت طلب کی کہ وہ مسجود کے کا یہ موقوفہ اس طرح ہی رہا ہے۔ ہر مسند کے لئے فوہ و حسن کی کوئی علامت طلب کی کہ وہ مسجود کے کا یہ موقوفہ اس طرح ہی رہا ہے۔ ہر مسند کے لئے فوہ و حسن کی کوئی علامت طلب کی کہ وہ مسجود کے کا یہ موقوفہ اس طرح ہی رہا ہے۔

میں نے اپنے دل میں اس کے متعلق کوئی شے نہیں دیکھی تھی۔ علامہ درندستان آتھ
 کہ وہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔
 میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

بک

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔
 میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

اگر وہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔
 میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔
 میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک ایک شخص کے لئے ایک ایک خط لکھ کر دیتا تھا۔

ہلے اس بات کی گمان ہی نہ تھی۔

اس کا احساس خدا کا تہذیب رس نے پاس دشمنوں کے لیے اعداد و ازیں سے
اور بیاباں میں اس کا ہی کے تعلق غرض کا خیل در اس کا روت مسیح کے
تسلط کا عقدہ و غرض یہ تمام چیزیں بنے اندر بدایت کے اتنے غماص رکھتی ہیں
وہاں کہ ایک ہی سواری کی طرف جوع سب سے

مغرب ۱۹۲۶ میں یہ محصل ایک نظریہ کی عت تھی جس پر میں اسے نفی کیا یہی ممکن ہے
میں اس کی بدایت اور نہ نہیں کی ہو سکتی ورنہ نہ تو دنیا کے ایک سے قرات و عمل
سے یہاں تک کہ اہل بیت کے مقابلہ میں ان دونوں کے مابین ایک خاص قسم سے
وہاں اہل بیت کا نہ خود ہونا۔

۱۔ اہل نبی ان کے ساتھ مسٹر الھرر کے ۱۴ کے اعلان کے مطابق جب ۱۹۴۸ میں بری شریکی
کے ساتھ فلسطین کی سرزمین پر قابل اقامت میں یہ کیا تو جن عرلوں کی یہ سرزمین
تھی وہ سب ان کے کہہ کر باہر اٹھ گئے یہ سے مشرف صرف تو دنیا یوں کی دکھایا کہ وہ طحوت و
خطرہ اہل بیت کے ملکوں و بول میں ان کے کو توں نے کیا کہا کہ پناہ خود میرا بشیر العین
تو کہ اس قسم تو یہی اہل بیت کے مطابق بھی خود خود کا خطاب دیتے ہیں نہایت غریب انداز
میں اس کا طرف کرتے ہوئے دہستہ ہیں۔

۲۔ ان کا کہنا ہے کہ میں ان قسم کی سمیت حاصل نہیں جیسی ان یورپی
اور روسی کے ملک ہیں نہ چہ بھی ایک ملک کی سمیت ہیں حاصل ہو گئے۔
اور وہ یہ کہہ گئے ہیں کہ میں ان کے ملکوں میں نہ صرف احمدی ہیں۔
وہ سب سے سب سے کہہ گئے ہیں کہ میں ان کے ملکوں میں نہ صرف احمدی ہیں۔
کہ ان کے ملکوں میں نہ صرف احمدی ہیں کہ میں ان کے ملکوں میں نہ صرف احمدی ہیں۔

۳۔ صرف قابل تہذیب

۴۔ یہاں پر دیکھو

مستحقین کے لئے

ف

[illegible]

احمدیہ تحریک مجددیہ سامانہ: جلد ۶۰-۱۹۶۶ کے مجموعہ کا مکمل



دیکھنے اور نہ سب کو انیوں قر، و سب دہائے قیام قیامی تحریک کے بارے میں زبان نہیں کھرتے
بلکہ ان کی کڑا کوششیں ہیں سبکی بہت کرتا۔ یہ نہیں کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھنے۔ اور نہ تو کیا باپ
کی مخالفت سے ریزہ ریزہ اور اس کی انداز نہ سب کو فرقہ واریت کا کڑا کڑا کر ٹال مالت ہیں۔
پہلے تو سرال بہرہ اپنے آپ کو سوشلسٹ کہتے اور مذہب و بدعتیت تھے۔ مگر اب تو ان سے تو اب ان
کا پورسٹ مارٹم رستہ ہوتا ہے۔ اس کے خلاف بینہ بیانات جیسو اس کے تو پڑت تو سرال کوئی مہتر
دہریت نامی سے باوجود تادیبیت کی حمایت پر اتر آئے اور ٹاڈن روبرو لکھتے ہیں "مسلمان و
آحمدیہ کے ٹنواں سے یکے کے دیگرے تین مسلمان لکھ مارے ایسا کیوں نہ کیا یہ کیوں نہ
میرے خیال میں حضرت علامہ سے اس ضمن میں جو کچھ لکھا وہی تو دیا ہیوں اور کیونٹوں کے درمیان
نقطہ تماس سے آپ فرماتے ہیں۔

۔۔۔ مسلمانوں میں مذہبی تعلیموں کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ مذہب سے باخبر رہیں اور اسے لگتے، پورا کرتے اور اس کے اہم اصولوں کو اپنی زندگی سے ملتی ہرگز دستہ میں نہ

نہ اس کے اس طرح ایک طرف پر زور پڑتی اور دوسری طرف کیونکہ اس کے مفاد کے لیے
راستہ ہموار ہوتا ہے۔ اور یہی مقصود ہے جس کے حصول کی خاطر ایک کیونٹ ایک
نامہ ادبی کی قیمت دو گنا کر آیا اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اور ویسے ہی ایک فلسفہ رب
مقدس کا باطنی دور اور خود محمد کا باطنی مجدد دونوں ایک دوسرے کے لیے اپنے دل میں زور دے
کیوں نہ سمجھیں؟

حضرت علیؓ نے اس حقیقت کی تائید ہی آج سے اڑتیس برس پیشہ کی تہ سے جا کر
بالخصوص اس قسم کے بعد پرستیہ پاک و مہمنے سمجھنا ہر طریق کے قادیانی کیوں نہ ہو کہ
ہر ایک میں وہی جانے تو یہ باتیں ہر ایک کی نفسی نظر آئیں گے۔ اسے اللہ ہی سے منقول
ہوئے قیام و اس کی غور کریں

تاریخ فی مسلمان کہلانے پر اصرار کیوں کرتے ہیں؟

حضرت علامہ نے اس بات پر بھی بڑی بڑی کتب کے ساتھ بحث کی ہے کہ قرآنی مسلمانوں کا ہونا
نہ سترے یہ سر کیوں کرتے ہیں؟ ان کے خیال میں ایسا صرف اس لیے ہے۔

کہ ان کا تعلق جملہ اسلام میں مقررہ انہیں سیاسی فراموشی

یہ ہے

ان کے خیال میں اور اس خیال کی مدافعت آج دور ویش کی دنیاں کو چلی ہے

اسلامی حکومت سے کبھی عہدہ کا خطاب نہ ملے گا بلکہ نہیں اس سے

اور اس فی وجہ وہی سیاسی فراموشی جن کی طرف میں نے ابھی حضرت علامہ کے ذریعے سے

شکایت کی ہے ان میں حضرت علامہ کی یہ عبارت "سیاسی فساد کی بڑی بھی تشویش دہی
سب سے بڑی ہے" لکھی ہے۔

اس پر برہنہ کے لیے سیاسی فسادات یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہے

کہ جب قرآنی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں مسلمان کی کسی ایسی غلط فہمی

جو یہ یا کسی طور پر مسلمانوں میں رہنے کے لیے کیوں غلط ہے؟ علامہ کا جواب

علامہ کے فراموشی کے ان کی موجودہ بادی جو ۱۰۰۰ چھپتی ہے۔ اس میں

کسی سبب میں ایک نشیمن ہی نہیں، اس کی اور اس میں یہ نہیں سیاسی حقیقت کی

حقیقت ہی نہیں مل سکتی۔ یہ واقعہ اس کا ثبوت ہے کہ اس میں نے اپنی پوری

سیاسی حیثیت کا متبر نہیں کیا، وہ نہ جانتے ہیں کہ ان میں سے کون سا

کی نمائندگی میں ہو سکتی ہے۔

۱۔ مسلمانوں کا طلبِ حجاب

۲۔ مسلمانوں کا طلبِ حجاب

۳۔ مسلمانوں کا طلبِ حجاب

وہ پالیسی اپنی جس سے اس ملک میں بسنے والے مذہب و قوم اور مذہب و قوم پرستی کی طرف سے
 طاقتور طبقہ کیلئے تھا اور یہی اس نے اس مذہب کی بنیاد پر اس مذہب کو
 پیچھا سستی تھی

در اصل، مریض کی پالیسیاں ان کی سے ملتی ہیں جن میں مذہبی و ملی مبنی زبانی میں مذہب و قوم
 ممالک کے آج تک کی یہ بات تھی کہ اس نے اسے درویش سے اور اسی مذہب میں یہ غنا
 نہ اسے کاغذ لکھنے سے اس نے اس مذہب میں یہ رتہ و ستارہ کی طاقت تو میں نہیں بلکہ اس
 اس سے قدر کا عہدہ اسٹریٹ پر چاہتی ہیں تو اس نے مذہب میں یہ غنا اس کے سے بھی یہ
 نہ کہا کہ یہ حقیقت تو اس کے اس سے اس مذہب و قوم کی طاقت و ستارہ اس کے
 مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 بھی نہیں بلکہ اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 میں مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر

اب دیکھا جائے کہ کیا اس نے پاکستان میں اس کی باہمی عیار کی باہمی پالیسی کے
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر
 اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر

اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر تھا اس کے مذہب و قوم کی طاقت کے ہی مسئلہ پر

اور - سے نزدیک تر ہو کر رہے کہ وہ اپنی اقلیت یا قلی دولت سے قنطاری کا نہیں رہا مگر بہتے شخصوں کے حوالہ و خطوط کہ مانتے ہیں کہ کسی قدر ترقی کی پہچان ملتی ہے جو انہما سے ملے ہوئی ہے اور انہی سے عارضی بہت ——— گویا عقیدہ متحرک ہونے کا یہیں قنطاریا ہے۔

۱۰۰ ختم نبوت اور روادار مسلمان

[illegible][illegible]

میں کسی مذہبی تحریک کی، بس زندگی ایک دن میں نمایاں نہیں دھاتی نہیں ہون
 تھا یہ کہنے کے لیے برسوں چاہیں تو ایک کے دو گڑبڑ کے بھی نہ ہوت
 اس وہ چاہیں کہ خود ان دنوں کو جو، ان تو ایک کے ساتھ ذاتی رابطہ رہنے
 مجھے معدوم۔ تاکہ تحریک اسے چلے اس رستہ پر بڑھائے ان ذاتی طور پر
 اس تحریک سے اس وقت یہ ۔ میں جب بس نئی موت ۔ انی سل
 کی وقت سے ملی تہنوت ۔ کہا میں یہ یاد تو مسلمانوں کو وہ تو یہاں۔ یہ
 میں یہ جن کی جدت کی مدد سے پانچ کی جب میں اسے تحریک ایک ان کو رہے
 انہوں نے اس حضرت کے متعلق کیا یہ جدت سے انہوں نے دہشت گردی سے یہاں ۔
 یہاں ہاتھ آتے کہ میرے وجود پر یہ کیا کوئی ناقص سے ۔ یہ بھی ایک زندہ دور
 سوچنے والے تھاں ہاتھ سے کہ وہ اپنی رستہوں سے تھاں آہیں صرف
 تھا اپنے تہاں نہیں بڑھا گئے

اور میں نے اس کے بعد کی اس سے تو دہشت گردی کے طور پر ہی ہوا ۔ اس سے ہونا سے مٹی
 حتیٰ اور اس کو سکھایا ۔ اس میں اس کے لیے کہی سنی ایک نہ ہوت میں سنا بہت ہی
 آہستہ آہستہ میں اس کے ساتھ ۔ انہوں نے اس کے وقت سے انہوں نے اور

ہو تو ان اور اس کی اہل ان کے اور ان کے کوئی نہ ہوت ۔ اس کے لیے وہ اور وہ اور
 کے لیے اور وہ کے لیے اس کے لیے اور اس کے لیے اور اس کے لیے اور اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

مسطور ہے۔ یہ وہی ایک حضرت علامہ قاری پاکباز صاحب کے شاگردوں کی غلط
 فہم کا مظاہرہ ہے۔ وہ ایک بڑے بڑے مالدار کی حیثیت سے مسطور صاحب کو غلط فہم میں
 لائے اور انہیں کہتے تھے کہ حضرت علامہ قاری پاکباز صاحب کے شاگردوں کی غلط
 فہم کی آتش لگائی تھی۔ یہاں پر علامہ صاحب نے یہاں پر اپنے شاگردوں کو غلط فہم سے
 نصیحت کی تھی کہ وہی غلط فہم کا مظاہرہ نہ کرے۔ یہی وہی غلط فہم ہے جو
 مسطور صاحب کا مسطور صاحب سے ایک نیا۔ یہ وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی
 غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا
 مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔
 یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی
 غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا
 مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔ یہی وہی غلط فہم کا مظاہرہ ہے۔

۱۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۲۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۳۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۴۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۵۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۶۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۷۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۸۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۹۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔
 ۱۰۔ کہ جس نے ایمان لایا وہ اس کے لئے جہنم کا دارالمراد ہے۔

مکتبہ دار الفکر - لاہور - پاکستان

فریحی مذاہب کے حق میں، امانی سعد مر غلام احمد ڈپلومیہ اور تادیبیوں کو اسلام اور ملک
کا تقدیر قرار دے کر مسلمانوں سے اہل کربسہ کا بُرہ و مصلحت پر کیا، جو پوپیت سے سب سے بُتر ہے
تقاضا کیا، یہاں میں قیام کی ترجمہ مرزا غلام احمد سے فتنہ اور تادیبی ترمیم سے ایک بدستور
مرزا تیسرا احمد ایم اسے کی اس قدر کی جانب سے مرزا شادی بھتیجی میں جس میں دوستی
ڈی، طریر محمد اقبال جو سیا کمرٹ کے رہنے والے تھے، اس کے درمیان
نور محمد تھا۔۔۔ شیخ نور محمد صاحب نے غالباً ۸۹ یا ۹۱ میں
مواہی عبد الکبر صاحب و مولانا سید محمد شاہ صاحب و مولانا کی ترمیم پر
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غلام احمد قادیانی، اہل بیت کی حق بن نزل
مر محمد اقبال سوال میں پڑھتے تھے اور اپنے باپ کی ہیئت کے بعد وہ بھی اپنے
آپ کو احمدیت میں شمار کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق
تھے چنانچہ اقبال کو پہچان سے شہر شادی کا شوق تھا اس سے ان دنوں
میں نور نے سعد احمد کو سادگی سے خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی
تائید میں ایک نظم بنی مگر اس سے چند سال بعد جب مر قبال کا بیان میں
پہنچے تو ان کے خیالات میں تبدیلی آئی اور انہوں نے اپنے باپ کے بعد
احمدت سے شغف کر دیا چنانچہ مرزا احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ
سالم کی نسبت میں ایک نظم لکھی جس میں مرزا کی تائید۔۔۔ آپ نے نام
اس جماعت سے اس کے لیے اس پرستار صاحب کا خوب جواب دیا تھا
صاحب مرحوم سے نام نہیں مل سکا تھا مگر شیخ نور محمد کو یہ سب باتوں کو قیامت
سے ہی نام نہیں مل سکا تھا مگر اس سے بھی نام نہیں مل سکا تھا
نور محمد کے آخری نام میں احمد صاحب کے نام پر پڑا تھا جس سے وہ نام سے
نور محمد جعفر بن احمدیت کے نام سے مراد لیتا تھا اس سے ان کی اجازت
نور محمد صاحب کے نام سے

نہایت اہل کعبہ ۴۰۰ کی عبارت یہ تھی کہ وہ ہمارے قلم کے کسی سے
 نہ ہوں۔ یہ بات نہایت سے نہیں اور وہ اپنے علم نہ پنا اور نہ اس کے
 کسی سے نہ تھا۔ یہ تو قادیانوں سے ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 نہ ہوں۔ یہ تو قادیانوں سے ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 یہ بات نہایت سے ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ

۲

یہ بات بھی کہی باقی ہے کہ راجستھان میں یہ بات نہایت سے ہیں نہ کہ وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ

یہ بات نہایت سے ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ

یہ بات نہایت سے ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ
 سندھ اور ہندوستان میں ہیں نہ کہ وہ سندھ اور ہندوستان میں ہیں وہ

۱۰۰

کے ساتھ بذاتِ سہرا کی شدت میں ڈھونڈ کر مرزا بٹیرا میں محمود کے سیاسی حرام کو نہ جاننے کے
 اور بھی نہیں کہ وہ اور اس کے کلاں وین مسلمان عمائدین قادیانوں کے حکمرانوں کے ساتھ کسی
 تعلقات کے پیش نظر یہ امید بھی ہے کہ قادیان میں پتہ آتا ہے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 بعض حقوق دلائے ہیں کامیاب ہوئے ہیں کامیاب ہوئے ہیں کامیاب ہوئے ہیں کامیاب ہوئے ہیں
 محمود و غبارت محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 ہوئے کہ اس کا قیام عارضی و کاسرے سے اس کا کوئی دستور کی نہ ہا گیا اور عقل حسرت عوام
 محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 اور مستعمل رہے محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 بعد سے قادیان میں مسلمانوں کے لئے یہ مسئلہ ہے کہ یہ کسی نہ کسی حد تک
 کثرت کی شہید ہیں محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 شہید ہو کر ہیں محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 میں آتی محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 مل محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 میں محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 قادیان میں محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 موقع پر حضرت محمود نے جو باب لکھا ہے کہ محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 کسی محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو
 یہ صاحب نے محمود و اس کے لئے کہ کبھی کسی مسلمان کو

جسے ایک سال میں وضع طور پر میل کا نظارہ کر دیا، اس نے صاف طور پر
 کہا کہ وہ کسی کثیر کمپنی کو نہیں دانتے درجہ کچھ خوشی نے ان کے ساتھ قبول سے
 اس ضمن میں کیا وہ ان کے ساتھ علم کی قیاس میں سمجھے ورنہ اس نے
 ان کے اس بیان سے مذہب کا رتہ احمدی معجزات کا بھی خیال ہوگا اور اس
 طرح میرے نزدیک کثیر کمپنی کا مستقبل شکر ہوگا کہ میں کسی صاحب برائیت
 کو نہیں کرنا چاہتا ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے دل و دماغ سے کام
 لے اور جو سترہ سو سے زیادہ کس جہت میں مجھے یہ شخص سے بہتر
 سننے والی روحانی سہارا و مدد دے سکیں اسے کسی قدر دعا یا کسی
 زندہ ہر مذہب پر ہمارے ہمارے رہیں گے۔
 ان حالات سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کا پیش ہے کہ کسی صاحب برائیت سے ملنا ہر نہیں، بلکہ اگر سب کاموں میں
 میں سے ہر مذہب کا ہر قسم کی ضرورت ہے۔

تو یہ جس نے حضرت علیؑ کی ایک خوبصورت تصویر کو دیکھا کہ قیاسی چیزوں کی مدد کے
 یہ ایک نئے عالم میں ایک ہی کثیر کمپنی کی شکل کی ہے کہ ہمارے گروہ میں
 سے اس کے بعد ہر مذہب میں ہمارے ہمارے اس کی مدد کی میں کہ اس کے حضرت علیؑ
 کو جہاں جہاں ہر مذہب سے نہایت سچی و صاف سے بھی مستور کر دیں۔ قرآن
 اچھے سے صدارت کے آج کے ہی کے شوقی حروف نہیں بلکہ تو
 ایسی پیش کی کے متعلق سو فی صد سمجھتا ہوں وہ میرے ہی کی جہاں
 وہی میں جن کی بات رہی ہے یہ تو بہترین کی تھی کہ اس کی یا شکر میں ہی حروف
 کوئی چیز ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس صدارت سے پیش نظر ایک
 مسکنات کی طرح ایک ایسی چیز میں شامل ہو سکتا ہے جس کا اصل مقصد یہ ہے کہ

یہ صرف تمام صدارت میں مدد دانی ہے

یہ صرف تمام صدارت میں مدد دانی ہے

داریکائی کی اس طرح کسی شخص سے جماعت کا پروردگار نہ رہا ہے۔
و واقعہ یہ ہے کہ ہمیں جسے عین ہمارے کی تھا، بت یہ خلاف عقلی کل "ن" کے ہیں۔

الحمد لله رب العالمين

[illegible]

شاعر و نقیب ملک حیف ندرانی ایم سے
 شاعر و نقیب ملک حیف ندرانی ایم سے
 شاعر و نقیب ملک حیف ندرانی ایم سے

اور اس کی فتح و نصرت امتدیت سے باخبروں میں اور توفیق اب بھی ہی پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ
 شہر قادیانی سرحدوں میں ایک ہاتھوں فتح و فتح آخر سب کو ہے ان سے قادیانی ایک دفت
 میں ہی میں کھینچتے ہیں۔ وہ کسی ایک سے میں بہت سی سیاحتیں جانتے ہیں یا جب انہیں سکول
 و فائنٹس پر اسٹ کر سکتی ہے بعد از وہ اپنے آپ پر یہ ٹکڑ پڑے ہیں یہی وجہ سے
 شہر قادیانی سیاست نہ کر رہے ہیں نہ رقی بنے تعمیر پر تو دیا انہوں نے غرض اسی ہے کہ
 میں غرض وہ تعمیر میں سے نہ ہو موافق قادیانی اثرات سے فائدہ اٹھا کر اپنا اقتدار قائم رکھتے ہیں
 ورتو تعمیر میں ان کے پیغمبر کے سامنے جس طرح مسیح علیہ السلام کی قیامت ہے وہ ایت تھیں نہ
 عامر تھیں نہ وقت کا ایک ڈاٹا بھنے میں پیدا ہی۔ راست سے ہم میں ان کے پیغمبر کی جاس
 پیدا میں ہے جسے وہ دار لائن سے بدلتا ہیں ایک مرکز اور دوسرے ہجرت ہرگز مسزہ کا تعمیر ہمارے
 ان فاصل قرار دیتے اور اپنی ہمارے تھانوں کی اس سے طبعی یا عوامی مرکز سمجھتے ہیں اور ان
 ہا میں نہ کر۔ اور عامر تھانوں کی اس کے مطابق قادیانیوں کو نہ دھڑکے گا وہ بند بھڑکے
 بھڑکے پھر کے قادیانیوں میں بھی ہی اتار سن رہے ہیں پنا پنا رہے ہوں کے نام سے احمد
 پنا سے سیہ استعدنی اپنی مملکت کے مجموعہ کے ۹۸۰۰۰ پنا قادیان سے ہجرت کی
 پیشہ سے زیر زمین کھانا ہے۔

حضرت شیخ محمد علیہ السلام مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیانیوں نے ابھارے خوب
 کے درمیان بنایا تھا کہ کسی زمانے میں جماعت احمدیہ کو قادیانیوں سے نکلنے دے گا اور
 ملک بھائیوں و سے ایک دیکھ علاقہ میں اسے اپنا دوسرا مرکز بنانا پڑے گا
 یہ صاف مددنی ہوگی آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیانیان جماعت احمدیہ کو واپس مل
 جائے گا۔ پیشہ کا ایک صدمہ ۱۹۴۰ میں زیر امونگی۔ درہ احمدی کا

نہ استی موت صدمہ مرزا غلام احمد قادیانی

نہ سنہ ۱۹۲۰ تقریر مرزا غلام احمد قادیانی، مرزا غلام احمد قادیانی

کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی ختم کر دی

ایمان کے شیکری آٹھویں حصہ میں مذکور ہوا اور قادیان جماعت احمدیہ

نوائے شہر حبیب ہے

قادیان خود آمد نہ فرماں رب کس طرح ممکن ہے کیا پیدر پاؤ جو اٹھ مہر و کرم رب
رہنے والی تجارت قادیان دے گا تو قادیانی بڑا رہا اور فتح کریں گے دیہی جوقوں کی معذرت یہ
بیشمار چرخوں پر تھوکتا رہا قادیانوں کس طرح ملے گا کہ یہ سب قادیانیوں سے ہیں قادیان
ہر شے سے تیس تیر منہ نہ جھٹکے کہ یہ جھٹکتے ہیں منہ سے اسلام اور ملک کا رعب
بے زخم و زکے

۲

قادیانی کابل کے مکان میں جا کر آتے ہیں تو جہیز میں مبتلا ہوتے ہیں:

اس امر کے اثر کی خدمت میں ملانہ قبول سے جماعت احمدیہ سے شکایت کیا

لیکن اہل حیات جانتے ہیں کہ اس کے اثر و سیاق سے

وہ بیانی ہو گیا ہے وہ مشکل محاسبہ:

چھوڑی مذامان کے ماس و سوراٹ لیکے جاتے ہیں قادیانی بھی

نہ کروڑوں میں نہ آتیں گے:

علامہ جب جہیز سے ملانہ جاتے تھے تو قادیانیوں کی ہرگز نہ مافی القاب

قادیانی جماعت کے مصلح و داعی رہا اس لیے کہ یہ محمودیہ قریب نہ کرتے تھے

اللہ تعالیٰ برقی شمس سے دست جماعت احمدیہ سے تعلیم سکھائیں

اور بھی بڑا دل سے ملے گا کہ سے سنت رکھوں گے

نمائندوں کی صف میں لکھ کر رہا ہے پٹہ احمدی اٹھ

۱۰۱۔ مجھے چرخوں کی آہنوں اور جہیزوں کی بہانہ

لے لے لے لے قادیانیوں کے علم و عقل کا ان کی طاعت و عبادت کی

مذہب کے واسطے کہ عقل و دماغ ۱۴ جولائی ۱۹۰۷ء

مندوتن سے سیسی بیڑا بھی ملک خاموش تھے۔ اسی وقت

علی عمدہ اور خاموش تھے یا کم از کم نہ۔ میں خاموش تھے لیکن جب انہوں نے
ایک دوسرے موقوں مخالفت کر دی تو میں آتا اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو انہوں
نے ہمارے پیچھے پیوں رہیں۔ اس خیال کا تھا کہ سرمدہ اظہر علی حدیب سے ایک
بیان شائع کر دیا۔ پھر ڈاکٹر سر قباں کو خیال کیا کہ میں پیچھے کیوں رہوں؟

اُس وقت تاحاتی ہمارے بتاتے رہتے تھے کہ شش سنی فقی حجت علامہ کی مخالفت انہوں
کی پہلی مٹی ٹھٹھن سے مود پرست اور ہی سالانہ بات تھی درست نہیں حضرت علامہ نے
قیامیت سے بارہ سال پہلے جو کچھ لکھا اس میں ان کے فقی تجربہ مشاہدہ سے بھارت اور جاپان
میں تاحات انھوں نے جو رائے جیڑی ہے اس کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ یہ وہی محمد خضر عباس
اس کے اپنے بیان کے مطابق ۲۲ میں چندہ کے لیے ماری مود پرست فعل میں نے اپنی جہد
پر مودہ مودہ کو یہ مستقل قرار ۲۲ سے اور ان میں وہ جہد تو دینیت کی بات حضرت علامہ کے
خیال میں تبدیلی اس سے بہت پیشہ اپنی مٹی ۱۱ اس قریب سے بڑی ہائی کا انتخاب کرنے
لے گئے تھے خود تاحاتی نہیں لے کر لا ہوا۔ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ :

۱۸۹۱-۹۲ء کے چند سال بعد جب سر قباں کا بی بی پیچھے تو
ان کے خیالات میں تبدیلی آگئی اور انہوں نے اپنے دہپ (مجموعہ) کو بجا کر
احمدیت سے خوف کر دیا۔

۳۳ میں حضرت علامہ کی مخالفت میں اُردو انتہائی شدت پیدا ہوئی تو اسے اُس دور کے پیش نظر
بعضوں نے تحریک شیعہ کے حالات و واقعات کی روشنی میں دیکھا ہے کہ کئی مٹی کی آڑ میں دایرہ
نے جو کچھ ہوا وہ یہ حضرت علامہ کی سب مسکن رہنماؤں کے لیے تشویش کا موجب تھا۔ یہی

۳۴ حضرت تاحاتی ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء راجہ پنجاب کی سیاسی تحریکیں شائع ۲۰ عبداللہ ملک

۳۵ تاحاتی نعمت ۱۹۹۰ء دشت پر دھری مرزا بشیر احمد خان

۳۶ سیرت مجددی ۱۹۹۰ء مرزا بشیر احمد ایم سے

وجہ ہے کہ تحریک کشمیر کے بعد قادیانیوں کی مخالفت شدید سے شدید تر ہو گئی اس میں مسلمانوں کی سیاسی بیداری اور اپنے حقوق کے تحفظ کے احساس اور جذبہ کو بھی دخل تھا۔ قادیانی جرم میں کہیں حقیقت یہی ہے اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ حضرت خاندانِ نبوتیؑ تو حضرت علامہؒ کے بھی حریف رہے نہ رقیب پھر حضرت علامہؒ اس باتوں سے مایوس قسم کے انسان تھے۔ ایگزیکٹو کونسل کی رکنیت حضرت خاندانِ نبوتیؑ کے لیے کوئی اعزاز ہو تو ہو حضرت علامہؒ نے نزدیک پرکاش کے برابریشیت نہ رکھتی تھی۔ حضرت علامہؒ نے قادیانی تھے، احتساب ۲۲ سے اپنی مخالفت تک بربر جاری رکھا مگر اس دور کی کسی ایک تحریک کے کی ایک طرف سے یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ انہیں سرگزر اللہ خاں کے کوئی اثر یا پرورش تھی یا وہ ان کے بیٹریٹو کا مددگار بن جانے کے باعث قادیانیت کی مخالفت تک پہنچی تھے۔ بلکہ اس کے برعکس وہ اپنے ایک مسنون قادیانی اور جہور مسلمان (مطبوعہ ۱۹۳۵ء) میں لکھتے ہیں:

”اگر کوئی مردہ جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے حکومت کے لیے مفید ہے تو حکومت اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرحت مجوز ہے دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ توقع رکھنی چاہیے کہ خود جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کر دے جو اس کے اجتماعی وجود کے لیے

خطرہ میں

اور اگر باغی مسلمانوں کے حقوق پامال ہوتے دیکھ کر ریکڑ لگے سرگزر اللہ خاں کو فتنہ میں کی جگہ ایگزیکٹو کارکن یہ کیا تھا جو ایگزیکٹو میں مسلمانوں کے نمائندہ کی حیثیت سے شامل تھے، وہ اس تہذیب پر احتجاج کرتے یا قادیانیوں کو غیر مسلم تہذیب قرار دیتے کا مطالبہ کرتے تاکہ مسلمان بے لکڑہ مسلمانانہ منہ کے حقوق سے متشنع نہ ہو سکیں، ترک کیا یہ نعرہ ہوتا؟

بہر حال حضرت علامہؒ کی دہائی کی مصلحتی، ذاتی نہ تھی اور ویسے بھی وہ عظیم سیاسی و فکری شخصیت تھے۔ انہوں نے محض ملک و ملت کے بہترین مفاد کو سامنے رکھ کر قادیانیت کی مخالفت کی اور ایسا کرنا ان کے لیے ضروری تھا۔

... اب آپ جو کچھ پڑھیں گے، وہ سب حضرت علامہ
کے پاپ قلم سے ہے، ہاں متن کے ساتھ ساتھ جملہ
حواشی میرے قلم کی زیادتی ہیں۔

مرتب



باب اول

فلسفہ منجم نبوت



قوم را سرمایه قوت ازو
حفظ ستر وحدت ملت ازو

مهرارو رموز



"ختم نبوت کے معنی میں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے۔ کہ مجھے الہام
 وغیرہ ہوتا ہے اور یہی مہمعت میں داخل ہونے والے کافر ہے تو وہ شخص کاذب
 ہے اور واجب قتل مسیّد کذاب کو کسی نما پر قتل نہ کیا جائے بلکہ جیسا کہ قرآن
 سے وہ حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان
 میں حضور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق تھی۔"



رشتی مائل کرنا : سب دینی کی مختلف شقیں میں جو اس نے بدعتی پہلی نہیں اس کا تعلق جس روئے
 تھا جس نوع میں اس کا شمار ہوتا تھا اس کی مخصوص ضروریات کچھ اور تھیں۔ اب بنی اس
 کے عالم بفرسی میں ایسا بھی ہوا کہ اس کی نفسی توانائی کا نشوونما اس کا اظہار ہوتا تھا۔ ۵۰
 اختیار اور ایک و قتل بعد نصیب یہی اہمال ذاتی میں ہوتا ہے۔ مترجم شعور و شعوریت
 اختیار کر لے جسے ہم نے شعوریت سے تعبیر کیا ہے اور جس کے معنی یہ ہیں کہ اس شعر کی بہترین
 میں نہ تو افراد کو خود کسی چیز پر غم لگانا پڑے گا نہ ان کے سامنے یہ سوال ہوگا کہ ان کی پسند
 کیا ہو اور ناپسند کی کیا؟ انہیں یہ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے سبب یا اثر
 اختیار کریں؟ یہ سب باتیں گویا پہلے ہی سے شدہ ہوں گی یہ نہیں کہ ہیں اس سے
 میں خود اپنے فکر اور انتخاب سے کام لینا پڑے، معروف و غمناک اور سی کی تعلیم میں
 اَرْسَنَ رُسْنًا بِاَبِيْنَتٍ وَ اَخْذَنَا مَعْصُومًا نَكْتَبُ وَ اِيعَازَنَ لِيَقُوْهُ اَنَّا سَنَسْتَلِفُ
 شعوریت کو گویا کفایت فکر اور انتخاب سے تعبیر کرنا یا اسے اکبر کے اس طرح میں رو
 ان امور کا مجملہ نہیں کہ پڑتار میں ایک ذکاوت اور انتخاب بھائی بھائی سے بے کمال آتے
 متنبہ ہیں عقل سے آنکھ کھولی، ان میں انسانی روح دینی بحیرت قدر و قدر سے کام
 لینے کا مرفوع ہے یہ ہم بھی مہمداں مقاصد کے ساتھ جو توحید کے حقیقی نظریات میں مترجم
 اور قوت عقیدہ بیدار ہوئی تو کچھ زندگی کا مفاد اس میں سے کہ راقا کے انسانی کے اوصاف میں
 میں ہمارے نفسی توانائی کا اعتبار بنی، اور اس کے عقل و عین سے ہوا تھا ان کا ظہور اور توحید
 رک سے انسان جذبات کا بندہ ہے اور جنہوں سے مغلوب رہتا ہے اس کو اگر ٹھیک
 راستے پر نہ ڈالو اس سے تو ایک دوسرے سے رقابت اور فساد اخلاق و تخریب ہوتی ہے۔
 جس کا انجام ہے ہلاکت۔ مترجم انہیں اپنے ماحول کی تفسیر کر سکتا ہے تو عقل استقامتی کی دولت
 انہیں میں وہ اصولی علم کی بنا پر عالم خارجی کا مطالعہ کرتا ہے مترجم لیکن عقل متقدلی اس

مذکورہ سے یہ ہے کہ اس میں ان کے ساتھ کتاب و تراجم کا کوئی

انصاف یہ کہ انہوں نے اس کے ساتھ

سے اپنے حاصل کرنے کی چیز ہے، تجربے اور امتحان، مشاہدے و تحقیق و تجسس کی مدد سے
 رہنمائی جیسے ایک دفعہ حاصل کر لیا جائے تو پھر مصلحت اسی میں ہے کہ حصول علم کے ور جتنے
 بھی طریق ہیں ان پر سہلو سے بندشیں عائد کر دی جائیں تاکہ مستحکم کیا جائے تو صرف عقل استقرانی
 کو مہم نظریات کی تفسیر اور زندگی و واقعیت کی نظر سے دیکھنے کی خاطر مترجم، اس میں کوئی شک
 نہیں کہ دنیا سے قدم سے بڑے بڑے عظیم نظامات و فلسفہ پیدا کئے، تقسیمات صورت سے باہر
 محض جھگڑا نہ عورت و فکر کی مدد ملے مثلاً یونان یا قدیم ہندوستان میں مترجم، مغربی اس وقت
 بسبب انسان پر زندگی کے بدلی ماحول سے گزر رہا اور اس پر ایسا دور اندازے کا فلسفہ تھا
 جس سے وہ اپنی عقل اور سمجھ کی بجائے وہی کچھ کرنے لگتا تھا جو دوسرے کرتے تھے۔ مترجم لہذا
 دیکھتا ہے یہ فلسفیانہ نظامات بخود فکر کی بنا پر مرتب ہوئے، لیکن بخود فکر کی بنا پر ہم زیادہ سے
 زیادہ کچھ کر سکتے ہیں تو یہ کہ مذہبی عقائد اور مذہبی روایات میں تھوڑا بہت ربط و ترتیب پیدا
 کریں رہا۔ امریکہ عملی زندگی میں میں جن خواہشوں سے فی الواقع گزر کرنا پڑتا ہے ان کا قابو
 حاصل کیا جائے تو کیسے؟ اس کا فیصلہ خود فکر کی بنا پر نہیں کیا جاسکتا، اور یہی فی الحقیقت
 مسئلہ ہے زندگی کا خواہ اس میں کوئی جی راستہ اختیار کیا جائے مترجم، اس لحاظ سے دیکھا جائے
 تو یہ نظر آئے گا جیسے بغیر اسلام عملی اندیشہ و فکر ذاتِ حرامی کی حقیقت دنیا سے قدیم اور مدہ
 کے درمیان ایک واسطہ کی ہے جس کا تصور آپ کی تقسیمات کی بدولت تو مترجم، اعتبار
 لینے رہے۔ حق کے آپ کا تصور دنیا سے قدیم سے ہے اس کی آپ نے پہچانی کی مترجم،
 لیکن یہ اعتبار اس کی روح سے دنیا سے جدید سے یہ آپ کی کا وجود ہے کہ زندگی پر علم و
 حکمت کے وہ آواز نہ جیتے منتصف ہوئے جس کے تہذیب روح کے عین مطابق تھے یعنی
 حق کی زندگی کو پہچانی کے لیے مدت مئی مترجم، لہذا اسلام کا تصور جیسا کہ آگے چل کر نظر
 خواہ طریق پر ثابت کر دیا جائے گا سقراطی عقل کا نظریہ ہے۔

اسلام میں بدلت چلائے اپنے مواقع کمال کو پہنچ گئی، لہذا اس کا خاتمہ ضروری
 دیا۔ اسلام سے خوب سمجھ لیا تھا کہ انسان ہمیشہ سہاروں پر زندگی بسر نہیں کر سکتا اس
 لئے شعور ذات کی ترقی ہوگی تو یونانی کہ وہ خود اپنے وسائل سے کام لینا سکھے۔ دیکھا کہ

تعینات قرآنی کا قصہ وہی ہے۔ مترجم یہی وجہ ہے کہ اصلاح کے اگر دینی پیشانی کو تسلیم
 نہیں کیا یا موروثی بادشاہت کو بار نہیں کھایا بار با عقل اور تجربے پر۔ وہ یا عادات
 اور عائد تاریخی کو علم انسانی کا سرچشمہ نہیں یا تو اس لیے کہ ان سب کے اندر یہی قدرہ ہے
 ہے۔ (کہ انسان اپنے وسائل سے کام لے اس کے قواعد فکر و عمل پیدا ہوں اور وہ
 اپنے اعمال و افعال کا آبِ حیات وہ ٹھہرے۔ مترجم کیونکہ یہ سب تنہا غایت
 ہی کے مختلف پہلو ہیں۔ لیکن یہاں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حیات انسانی اب واردات باطن سے
 جو باعتبار نوعیت دن معنوں میں۔ اس کا تعلق اور اک انکو جس سے ہیں مترجم کے
 احوال و واردات کے مختلف نہیں سمجھتے کہ یہ خود مرہون ہیں۔ تو اس محدثہ تعلق و
 انفس دونوں کو علم کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اس کا ارشاد ہے کہ آیات یہ باطلہ و محدودات و
 محدودات محسوسات یعنی ہماری واردات تصور سے داخلی احوال و قیوت و قیوت
 یعنی ہمارے وہ مشاہدات جن کا تعلق باہم نظرات کے مطالعہ سے ہے مترجم میں خود اس کا
 تعلق خارج کی دنیا سے جبریا داخل کی۔ کہیں جبریا ہے۔ بلکہ یہیں پر۔ کہ اس پر محسوس محدود
 قیمت کا مستحکم اندزہ کریں اور دیکھیں کہ اس سے احوال و قیوت و قیوت سے کہتی ہے۔ و مذ
 اس کی قید لازم ٹھہری۔ مترجم حاصل کلام یہ کہ مترجم قیوت سے کہتا ہے کہ اس کا
 کہ زندگی میں اس سب صرف عقل ہی کا عمل داخل ہے۔ کہ اس سے کہیں وہی بلکہ ہیں۔
 بات کہی ہو سکتی ہے۔ کہ ہونی چاہیے کہ اس سے کہیں وہی بلکہ ہیں۔
 بھی عقل نہ محسوسات حق یہی ہے کہ عقل اور نظر سے کہیں وہی بلکہ ہیں۔
 ساتھ قیوت کریں۔ اس سے کہیں وہی بلکہ ہیں۔ کہیں وہی بلکہ ہیں۔
 کسی شخص کو اس دعوے کا حق نہیں پہنچتا کہ اس کے گرد اس کے اندر ہی باقی عظمت رہے

حضرت محمد مصطفیٰ کریمؐ میں توفیق و انفس کا مدد

۱۹۰۵ء

Feeling Thought in Sanskrit

سے ہے لہذا ہمیں اس کی طاعت لازم آتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو نعمت
 کا تصور ایک طرح کی نفسیاتی قوت ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی باطنی واردات اور
 اہول کی دنیا میں بھی علم کے نئے نئے راستے کھل جائیں۔ اور ہم ان کا مطالعہ عقل و فکر اور تسمیہ
 نبوت کی روشنی میں کریں۔ مترجم، بعینہ جس طرح اسلامی کلمہ (مازلہ لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ مترجم)
 کے جزو اول نے انسان کے اندر یہ نظریہ اکی کہ عالم خارج کے متعلق اپنے محسوسات و دریافتات
 (باحتوا دیگر مفہم فطرت یا قرآن کے جمیع مترجم کا مطالعہ گاہ تہذیب سے کرے اور قرآن فطرت
 کو نبوت کا رنگ دینے سے باز رہے۔ ایسی س کو دیوبند دیتا ہے تو نہ کرے مترجم)
 ملے کہ قدیم تہذیبوں کا دستور تھا۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ سو دیاہ واردات کو خود ان کی
 حیثیت کیسی ہی غیر معمول اور غیر طبعی کیوں نہ ہو۔ یہی ہی فطری اور طبعی سمجھیں جیسے اپنی دوسری
 واردات اور اس سے ال کا مطالعہ ہی تمتہ و تحقیق کی نگاہوں سے کریں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا طرز عمل بھی یہی تھا۔

یقین کیجئے یورپ سے بڑھ کر آج انسان کے اخلاق، عقائد، پس منشی رکاوٹ اور کون نہیں۔
 برعکس اس کے مسطور کے نزدیک اس بنیادی تصورات کی اساس چونکہ وقتی و متغیر ہے جس
 کا صدور کسی زندگی کی انتہائی گہرائیوں سے ہوتا ہے، لہذا وہ اپنی عملی و فاعلیت پر قائم و جاری
 ذات کے ساتھ کو ایک اندرونی حقیقت میں بدل دیتی ہے کیونکہ اس سے حقیقت
 ہمارے فطرت ہی کی ترجمانی ہوتی ہے۔ ذلک خیر لکھ ان کما تفضلون منہم ہا۔
 میرے تو تمدن کی روحانی اساس یہ ان یقین کا معدن ہے جس کی خاطر ایک غیر میسر یا نہ سہل بھی
 برتن و رغبت دینی ہوں دے دے کا یہ، اسلام کے اس بنیادی تصور سے ہمیشہ نظر رکھو کی کا ورا
 ہمیتہ کے لیے بند ہے، لہذا اب کوئی ایسی وقتی نہیں کہ ہم اس کے مطلب ٹھہریں ہماری
 جہاں دنیا کی اس قوموں میں کوئی چاہیہ جو روحانی اعتبار سے سب سے زیادہ استغلا ماحصل
 کر چکی ہیں انہما کی جہاں سب سے زیادہ استغلا ماحصل یا نہایت یافتہ قوموں میں ہونی چاہیے یعنی
 بحالت موجودہ۔ لیکن ہم خود سب سے زیادہ استغلا یافتہ قوم ہیں یعنی روحانی اعتبار سے جو
 آزادی اور حریت میں حاصل ہے اور کسی قوم کو حاصل نہیں اور یہی فی الحقیقت حضرت علامہ
 کا مطلب بھی ہے۔ مترجم شروع شروع کے مسطور کو جسوں نے اپنی اسے قبل۔ اسلام کی
 روحانی فلاحی سے نہایت حاصل کی حتی اسلام سے اس بنیادی تصور ماحقیقت۔ مترجم کی ٹھہریں
 ٹھیک حقیقت سمجھنے سے قاصر رہے لیکن ہمیں چاہیہ آج اپنے اس موقف کو سمجھیں کہ
 باب نہایت شروع اور برجستہ سے مسطور ہے مترجم اور اپنی سمات اجتماعی کی رہنمائی
 تشکیل اسلام کے بنیادی اصول کی رہنمائی میں رہیں تاکہ اس کی وہ غرض و غایت جو ابھی
 تک صرف جہاں و اہل سے سامنے آئی ہے یعنی اس روحانی جمہوریت کا نشرو نفاذ جو اس کا
 مقصد و مقنا ہے جس کو پہنچ سکے

۵ یہ یقین بھی تشکیل جدید الہیات اسلامیہ سے لیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مذکورہ صفحہ ۲

۶ اگر ترجمان تو یہی تھا کہ یہ بہتر ہے سورۃ اخلاصیت ۱۱

یہ سائبانہ محض اس کے لئے نہیں تھا، بلکہ نوجوانوں کے لئے بھی تھا۔
 نے یاد دلائی کہ انھوں نے کبھی اس کے خیالات و تردیدوں میں
 قوت نہ دی تھی۔

اس کی مراد یہ ہے کہ ان کے اقبال سے بہت زیادہ راسخیت و بینہ ہمارے ہمارے تصور کی
 باقی ہے۔ یہ تمام تصورات ان کے ہاں اب اس قدر تازہ ہیں کہ
 ۲۔ ایک Socio-Political Institution قائم کرنے کا اہم کام یا

۵۔ ۲۴ مارچ سے اپریل میں لکھی گئی تھی۔ ۱۹۲۵ء میں حضرت علامہ نے مذکورہ بالا ہی ایک نئے طرز کے سوانح
 کے نام لکھیں۔ ان کا تعلق نوجوانوں کے لئے تھا۔
 ان کی مراد اس سے ہے کہ ان کے ۳۵ سال کی عمر میں تمام دنیا کے سوانح نگاروں کے لئے
 بہت روزہ لاہٹ نے طرز و صورت علامہ کے اثر کی طبقات، انھوں نے پانچویں حصے پر لکھا تھا۔ یہاں تک کہ
 یہ اسے جاری رکھ کر جو حضرت علامہ کے تئیں کہ باب بوقت محدود ہے یہ اصل معنی سے مراد ہے
 کا نتیجہ ہے حضرت علامہ کے تئیں عقل استقامتی کا اثر رہا، نہ کہ راسخیت اس کا صحیح تصور تو سمجھ نہ
 انہوں نے فرمایا یہ دیکھئے، قبول عقل کو بہت پر ترجیح دیتا ہے۔ یہ مغرب زدوں نہیں تو در کیا ہے؟ یہ
 سفون شائع ہوا تو راجہ مسی، خرم صاحب نے انگریزی زبان کی میں وہی غلطی کے نام ایک مطالعہ میں
 من کے غلط خیال کی تردید بڑے مہقول طریقے سے کی تھی اتفاق سے لاہور میں دوسرے سال لاہٹ کے اس
 معنیوں کا ذکر کیا میں نے اس کا یہ پتہ چڑھ کر ایک غلطی کا یہ کہ اس کی ایک صفحہ موت سے مذکور ہے اس کا
 "بہتر" دوسری شائع کر دیا چاہیے حضرت علامہ نے کسی اس خیال سے اتفاق کر دیا جو حسبِ نمنا جس دور کے سوانح
 ان حضرات نوجوانوں کے لئے اور میں نے حضرت علامہ سے اس بارے میں سزا کیا تو انہوں نے اس راہِ فہم سے دور
 نو میں رحمت فرمائی کہ بہت قہار متاثر نہ ہو، یہ نہ دنیا کی یہ طویل القیاسی صورت اس سے کچھ کیا ہے
 ان کا آپ ان کو یوں کہیں منظر کے پوری طرح آگاہ ہو سکیں۔



۱۸۱۱ء ۱۸۱۲ء ۱۸۱۳ء ۱۸۱۴ء ۱۸۱۵ء ۱۸۱۶ء ۱۸۱۷ء ۱۸۱۸ء ۱۸۱۹ء ۱۸۲۰ء
 ۱۸۲۱ء ۱۸۲۲ء ۱۸۲۳ء ۱۸۲۴ء ۱۸۲۵ء ۱۸۲۶ء ۱۸۲۷ء ۱۸۲۸ء ۱۸۲۹ء ۱۸۳۰ء
 ۱۸۳۱ء ۱۸۳۲ء ۱۸۳۳ء ۱۸۳۴ء ۱۸۳۵ء ۱۸۳۶ء ۱۸۳۷ء ۱۸۳۸ء ۱۸۳۹ء ۱۸۴۰ء
 ۱۸۴۱ء ۱۸۴۲ء ۱۸۴۳ء ۱۸۴۴ء ۱۸۴۵ء ۱۸۴۶ء ۱۸۴۷ء ۱۸۴۸ء ۱۸۴۹ء ۱۸۵۰ء
 ۱۸۵۱ء ۱۸۵۲ء ۱۸۵۳ء ۱۸۵۴ء ۱۸۵۵ء ۱۸۵۶ء ۱۸۵۷ء ۱۸۵۸ء ۱۸۵۹ء ۱۸۶۰ء
 ۱۸۶۱ء ۱۸۶۲ء ۱۸۶۳ء ۱۸۶۴ء ۱۸۶۵ء ۱۸۶۶ء ۱۸۶۷ء ۱۸۶۸ء ۱۸۶۹ء ۱۸۷۰ء
 ۱۸۷۱ء ۱۸۷۲ء ۱۸۷۳ء ۱۸۷۴ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء ۱۸۷۸ء ۱۸۷۹ء ۱۸۸۰ء
 ۱۸۸۱ء ۱۸۸۲ء ۱۸۸۳ء ۱۸۸۴ء ۱۸۸۵ء ۱۸۸۶ء ۱۸۸۷ء ۱۸۸۸ء ۱۸۸۹ء ۱۸۹۰ء
 ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء ۱۸۹۳ء ۱۸۹۴ء ۱۸۹۵ء ۱۸۹۶ء ۱۸۹۷ء ۱۸۹۸ء ۱۸۹۹ء ۱۹۰۰ء
 ۱۹۰۱ء ۱۹۰۲ء ۱۹۰۳ء ۱۹۰۴ء ۱۹۰۵ء ۱۹۰۶ء ۱۹۰۷ء ۱۹۰۸ء ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء
 ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء
 ۱۹۲۱ء ۱۹۲۲ء ۱۹۲۳ء ۱۹۲۴ء ۱۹۲۵ء ۱۹۲۶ء ۱۹۲۷ء ۱۹۲۸ء ۱۹۲۹ء ۱۹۳۰ء
 ۱۹۳۱ء ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء ۱۹۳۴ء ۱۹۳۵ء ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء ۱۹۴۰ء
 ۱۹۴۱ء ۱۹۴۲ء ۱۹۴۳ء ۱۹۴۴ء ۱۹۴۵ء ۱۹۴۶ء ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء ۱۹۵۰ء
 ۱۹۵۱ء ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء ۱۹۵۴ء ۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء ۱۹۵۷ء ۱۹۵۸ء ۱۹۵۹ء ۱۹۶۰ء
 ۱۹۶۱ء ۱۹۶۲ء ۱۹۶۳ء ۱۹۶۴ء ۱۹۶۵ء ۱۹۶۶ء ۱۹۶۷ء ۱۹۶۸ء ۱۹۶۹ء ۱۹۷۰ء
 ۱۹۷۱ء ۱۹۷۲ء ۱۹۷۳ء ۱۹۷۴ء ۱۹۷۵ء ۱۹۷۶ء ۱۹۷۷ء ۱۹۷۸ء ۱۹۷۹ء ۱۹۸۰ء
 ۱۹۸۱ء ۱۹۸۲ء ۱۹۸۳ء ۱۹۸۴ء ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء ۱۹۸۷ء ۱۹۸۸ء ۱۹۸۹ء ۱۹۹۰ء
 ۱۹۹۱ء ۱۹۹۲ء ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء ۱۹۹۵ء ۱۹۹۶ء ۱۹۹۷ء ۱۹۹۸ء ۱۹۹۹ء ۲۰۰۰ء
 ۲۰۰۱ء ۲۰۰۲ء ۲۰۰۳ء ۲۰۰۴ء ۲۰۰۵ء ۲۰۰۶ء ۲۰۰۷ء ۲۰۰۸ء ۲۰۰۹ء ۲۰۱۰ء
 ۲۰۱۱ء ۲۰۱۲ء ۲۰۱۳ء ۲۰۱۴ء ۲۰۱۵ء ۲۰۱۶ء ۲۰۱۷ء ۲۰۱۸ء ۲۰۱۹ء ۲۰۲۰ء
 ۲۰۲۱ء ۲۰۲۲ء ۲۰۲۳ء ۲۰۲۴ء ۲۰۲۵ء ۲۰۲۶ء ۲۰۲۷ء ۲۰۲۸ء ۲۰۲۹ء ۲۰۳۰ء

خدا نافع

خدا نافع

خدا نافع

خدا نافع

خدا نافع

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
 بر رسول ما رسالت ختم کرد
 روق از ما فصل ایام را
 او برسل بر ختم ما اقوام را
 خدمت ساقی ثریا با ما کزادت
 ما را آتش نازل بر ما کرد داشت
 لرزنی بخیرتی ز احسان خدا است
 پرده ما و این سخن حفظ است
 قوم ما سر مایه قوت از او
 حفظ سر و عهد است ملت از او
 حق تعالی نعش بر دعوی شمت
 تا ابد سلام بر شیخ ایزد بخت

دل ز غم خدا شد مسلمان بر کند
 نعره لا قوم یغیری می زند

۱۰۔ اہل ایمان سے میری تہنیت و رحمت سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینا۔
 ۱۱۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سید نبیاء اور سید المرسلین کا خطاب و سلام
 اہل حق ہم سے ہے۔

۱۲۔ حق تعالیٰ ہم پر ہمیں اہل ایمان کی قیامت تک ساقی و ساقی کی رحمت و
 رحمت و رحمت دے۔

۱۳۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینا۔
 ۱۴۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سید نبیاء اور سید المرسلین کا خطاب و سلام
 اہل حق ہم سے ہے۔

۱۵۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینا۔
 ۱۶۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سید نبیاء اور سید المرسلین کا خطاب و سلام
 اہل حق ہم سے ہے۔

۱۷۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینا۔
 ۱۸۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سید نبیاء اور سید المرسلین کا خطاب و سلام
 اہل حق ہم سے ہے۔

۱۹۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دینا۔
 ۲۰۔ اہل ایمان سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سید نبیاء اور سید المرسلین کا خطاب و سلام
 اہل حق ہم سے ہے۔



باب دوم

فتنہ قادیانیت اور مضامین اقبال



محکوم کے اہسام سے اللہ بچائے
غارت گیر اقوام ہے وہ صورتِ جنگیز!

مذہبِ کلیم



سکونت قویا نیوں کو مسلمانوں سے ایک ایک جماعت تسلیم کرے یہ قویا نیوں
کی پابندی سے عین مطابق ہر حال اور مسلمان ان سے ویسی روداری کے کام لے گا
تیزی کو باقی مذہب سے ملحدین انتہا کرتا ہے ۔



ایک مذہب کی طرف سے کسی مذہب کی طرف سے اور اپنی بنیاد پر نہیں رہتا ہے۔
 اور چونکہ اس کی بنیاد صرف اپنی ہے اس لیے وہ سر پر دعائیت ہے اور غرضی شوق سے نہیں
 زیادہ لطیف بھی ہے۔ اسی سبب مسلمانوں کو توہین کے سوا مد میں زیادہ حساس نہیں رہتا
 وحدت کے لیے غمناک ہیں چنانچہ وہ اسی مذہبی جماعت پر آماری طور پر سلام سے دست
 ہر نہیں اپنی ذاتی نبوت پر رکھے اور بڑے خود اپنے مہمات پر عقائد رکھے اسے
 تمام مسلمانوں کو فرستے ہیں۔ مسلمانوں کے اسلام کی وحدت کے لیے خطہ تصور کرتے ہیں اور یہ
 اس لیے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔

اسانیت کی تہذیبی تاریخ میں غالباً ختم نبوت کا تخیل سب سے اولیٰ تھا اس کا جامع
 انداز مغربی اور وسط ایشیائے کوچکہ تمدن کی تاریخ کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ یہ
 تمدن میں زرتشتی، یسودی، فہنی اور بعد میں تمام مذاہب شامل ہیں۔ یہ تمام مذاہب میں نبوت
 سے جو ان کا تخیل جہالت اور ہم تھا چاہے وہ ان پر مستقل انتظاری کیفیت نہ تھی غالی یہ بات
 انتہائی نفسانی خطہ کا باعث تھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انسان روحانی طور پر خود سے بہت زیادہ آراغش ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو
 یہ تھا کہ اپنی جماعتیں ختم ہو گئیں اور ان کی بنیاد ہی دنیا کی جماعتیں دکھائی دے۔ سلام کی ہر
 دنیا میں جہاں اور جو شعبہ ملانے پر یہی ہدف رہا ہے۔ عاتقہ قبل اسلام کی نظائرت و میسویں
 صدی میں رہا۔ کچھ چاہا ہے۔ یہ خطہ بہت کرا سلام جو تمام جماعتوں کو ایک رستی
 میں پروانے کا غولمی رکھا ہے۔ ایسی توہین کے ساتھ کوئی ہم روی نہیں رکھ سکتا جو
 اس کی موجودہ وحدت کے لیے خطہ سوا مستقبل میں انسانی صورتوں کے پینے میں فرق
 کا باعث بنے

اس سے قبل صدیوں میں نبوت نے محل سے ہیں جن دو صورتوں میں جنہیں یہ مذہب
 ایک میں یہاں نیت قادیانیت سے کہیں زیادہ نکلیں سب کی زیادہ کھلے طور پر
 اسلام سے باقی ہے لیکن مؤخر الذکر اسلام کی چند نہایت اجماعی صورتوں کو طبعی

نفس سوچ نیت کے طے سے احادیث ہیں

بن ممدوں کے حصہ میں تھی

ہندی ملکوں سے تقابلیں تو باب کے خلاف جس شدت مسلمانوں کی تھی وہاں
۱۰۰۰ یہ تمام بات کے طالب علم پرورش سے عام مسلمان بہتے بھیجے ان میں ممدوں کی
رہا کرتے ایک صاحب نے لکھا وہ کا خطاب و باق اس قوم کے خلاف ہیں جو مس
کائنات کے پاس ہے۔ اگرچہ کے ممدوں کے عقیدہ کی پوری توجہ نہیں دے رہا ہے مگر یہ بات
مسلمانوں کے ختم ہونے سے متعلق ہے بلکہ پھر بھی غور نہیں کیا اور غور نہ کیا کہ یہ ہیں ممدوں
سے بڑے سے ممدوں کی راہ سب سے جنس اس کے ہی نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ہوتے ہیں
بھلا جو ممدوں کی ہاں شور مچا رہا ہے اگر ممدوں کی بات سننا نہ کرے وہ ان کی ہاں شور
تو نہیں نہیں ممدوں کی ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
ہیں۔ ممدوں کی ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
رہے۔ ان کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار

بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار
بند و ستا ہیں ممدوں کے ہاں شور مچا رہا ہے کہ ان کے ذہنی کے لیے اس نے بالکل حجاب قرار

حاجت و ممدوں کے

مذہب نہیں رہے۔ ان کے پیشروؤں سے مذہبی تقاضوں کا ان فیاضی مسائل، میرے پاس
 پڑھا، ان مسائل پر سب ذمے دار تھے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے لئے فوے تھے،
 ہوں

ایک دہائی بھی حکومت کی خاص توجہ کی محتاج سے ہندوستان میں مذہبی مسائل کی
 ان کے مسائل کی حالت پر ہوتا ہے، لوگ مذہب سے بالعموم یہاں ہونے لگے ہیں، جو
 مذہب کے اندر غصہ اور اپنی زندگی سے پیسہ کا ہٹتے ہیں، یہ مذہبی مسائل، یہی مذہب
 میں مذہب کی صورتوں اور پس یہاں سے اس کی شکل روک لی ہے، اور اس سے مذہبی مسائل
 ہوں، لیکن یہی مسائل ان پر لیا گیا، اس لئے بعض مذہبی مسائل میں سے کچھ مذہبی مسائل
 بھی ہیں جن کی طرف سے حکومت میں نے کچھ حمایت اسلام کے مسائل میں تھے
 کہتے ہوئے اشارہ کیا ہے، یہاں سے اس سبب کی تھوڑے ہیں، ان کی اس مسئلہ میں مذہبی
 سوال کے کسی طرح مذہب میں جہاں مجھے حکومت کا شریعہ داکر، اس لئے ہندوستان
 کی وحدت کا احساس ہے، اس میں حکومت کو احتساب خواتین کا شوق بھی ہوں، اس
 کو چھٹا جاتا ہوں کہ غریبی اور ایمان مسلمان کی تہذیب کے سبب ان امور، سبب ہمسایہ
 بدست مسلمان جماعت اور ان میں تقسیم ہو گئی ہے، اور ایمان مسلمان بدست سے
 رہا، ان میں بڑے یا سبب جو ہر قوم میں ہر مذہب کا رہتا ہے؟

سرسر پرست، ان پنجابی مسلمانوں کی حق قیاس کی صورتوں کی صورت میں
 ہاں! وہ سمجھ سکتے ہیں حکومت کی اس تہذیبی اہمیت میں نے سنت و عروا میں یہاں سے
 ہوں، اس کے بعد برقی کثرت سے جماعت و ایمان کو دیا ہے، یہ وہ جماعت ہے، اس
 میں سے یہاں میں اس کے مسائل کی اس میں سے یہاں سے، یہ وہی جماعت ہے، یہ وہی
 اس کے مسائل میں اس میں اس کے مسائل میں اس کے مسائل میں اس کے مسائل میں
 اس کے مسائل میں اس کے مسائل میں اس کے مسائل میں اس کے مسائل میں

اسٹیشن کے جواب میں

میں سے یہاں مظلومہ ام ایسی ہے جس کی یہ تعلیم دین سے یہ سب سے
مسموں کوں در حال آج سے اپنے مسموں میں خدا سے وہ فی الواقعہ سب سے
ورنہ سب سے آج سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے یہاں
میں سے خدا کا وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
میں سے یہاں و معاشرتی حادہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
مظلومہ سب سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
آج سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
اس میں سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
میں سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
میں سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے
میں سے یہاں سے وہ مظلومہ سب سے اس کی اہستہ و تہستہ میں سے یہاں سے

سید چنگیز جب سن ۲۰۰۰ ہجری میں چغتائیوں کے ساتھ ہندوستان آیا تو
میرزا دہلوی نے اس کے ساتھ میرزا چغتائی کے ساتھ ہندوستان آیا تو
میرزا چغتائی نے اس کے ساتھ میرزا چغتائی کے ساتھ ہندوستان آیا تو
میرزا چغتائی نے اس کے ساتھ میرزا چغتائی کے ساتھ ہندوستان آیا تو

۵ خوار اٹیکھن دلی ہس پی م کی ۴۲۵ کی ماعتیں مت تیرہ یاب تیرہ یاب
تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب
تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب تیرہ یاب

فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ اپنی تحریک نے ملت اسلامیہ کو مٹے ہوئے دودھ سے
 تشبیہ دی تھی اور ان جماعت کو نازہ دودھ سے اور اپنے مقتدین کو ملت اسلامیہ سے
 مہل چل رہے تھے۔ جناب کا کردار، معاہدہ برطانیہ کا خدائی اس میں نہ تھا۔ اپنی حکومت
 کا کیا نام احمدی مسلمانوں کی قیادت سے قطعاً نہیں نکال دینا ہے معاہدات میں مسلمانوں کے
 بائیکاٹ دوران سب سے بڑھ کر یہ اعلان کرنا چاہئے سلام کا دینا۔ یہ تمام اموال و اشیاء
 کی عید کی پرہیزگاری ہیں۔ بلکہ یہ اس کے ساتھ امام سے اس کے کہیں نہیں جتنے ہیں۔
 مندوں سے یہ نہ سچے مندوں کے ہستی شواہد ملتے ہیں اور چاہے وہ ملت میں چاہے
 نہیں کرتے۔

مثلاً اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص فریاد یا ضرورت کی ضرورت نہیں ہے کہ
 جب قادیانی ماحول اور معاشرتی معاہدات میں ملت کی ویسی اختیار کرتے ہیں جو وہ ملت
 کے پسماندوں میں شامل رہنے کے لئے یہاں مضطرب ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ
 فرما کے ان کی موجودہ آبادی جو ۷۰۰۰۰۰ ہیں۔ اس سے انہیں کسی سہلی میں ان کی
 جی نہیں آ سکتی اور اس سے میں سیاسی اقلیت کی حیثیت بھی نہیں مل سکتی۔ ہر مہمان
 کا اثر ہے کہ قادیانیوں نے اپنی قوم کا سیاسی حیثیت کا مطالعہ نہیں کیا۔ اور وہ جانتے
 ہیں کہ اس قانون ساز میں ان کی نمائندگی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے دستور میں
 تحفظ علیحدہ کی نظر رکھنا چاہئے۔ لیکن یہ خیال میں قادیانی حکومت کے بقول علیحدگی کا
 کر کے یہ سہل نہیں ہے کہ ملت اسلامیہ کو اس کا مطالعہ کا پورا حق حاصل ہے۔ قادیانیوں
 کو علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ تسلیم کر لیا تو مسلمانوں کو اس کے ذریعہ
 صورت اس لئے سب کی علیحدگی میں دیکر رہے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ بھی اس قبول نہیں کرتے
 بدعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی۔ اس کے نام و آئینہ ملت۔

حکومت نے ۱۹۷۹ میں مسلمانوں کی طرف سے علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

قادیانیوں سے علیحدگی کے لئے یہ کہیں انتظار رہ رہی ہے؟

اسلام اور احمدیت

ماہنامہ ریویو، مکتبہ میں پینڈت جواہر لال نہرو کے تین مضامین شائع ہونے کے بعد مجھے
 انٹرنیشنل نوٹس نے جو مختلف مذہبی و سیاسی مسلک رکھتے ہیں، متعدد غلط طے ہیں ان
 میں سے بعض کی خواہش ہے کہ میں احمدیوں کے بارے میں مسلمانانِ ہند کے طریقہ عمل کی مزید
 توضیح کروں۔ اور اس طریقہ عمل کو حق بجانب ثابت کروں بعض یہ دریافت کرتے ہیں کہ میں
 احمدیت میں کس مسئلہ کو تحقیق طلب سمجھتا ہوں اس بیان میں میں ان مطالبات کو رد کرتا ہوں
 ہوں جن کو میں بالکل بے تصور کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد ان سوالات کا جواب دینا چاہتا
 ہوں جو پینڈت جواہر لال نہرو نے اٹھائے ہیں۔ بہر حال مجھے اندیشہ ہے کہ اس بیان کا ایک
 حصہ پینڈت جی کے بے دھرمی پر مبنی ہے۔ بلکہ ان کا وقت بچانے کے لیے میرا یہ مشورہ ہے

۵۔ حقارت کے بیان کا دیوانی اور مجبور مسائل کا شائبہ ہونا تھا۔ دیوانت میں ایسا بڑا پرہیزگار
 آدمی نہ ہو سکتا ہو۔ وہ سب لوگ جو اپنے مفاد کی خاطر تاویلیوں سے ہندوئی رکھتے تھے ٹھیک ٹھیک اس کے خلاف
 مذکر کے خلاف معاذ اللہ گئے۔ پینڈت جواہر لال نہرو نے بھی اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کے باوجود نہایت مبالغہ
 اور جوہر اور دل بردار کلمہ میں میں مضمون کیسٹ ٹیپ اس کا مفاد کیا تھا۔ اور بتایا کہ نہایت سے نہایت کے پیش
 پر ان کا کچھ جوش تھا۔ یہ بات اس لیے کہ نہایت مذکر کے لیے یہ ممکن نہ تھا۔ وہ پینڈت جی سے جس میں فخر و
 امتیاز رہتا ہے۔ وہ نہایت سے باہر ہو۔ مسند جبار علیہ السلام بیان کیا کہ مرتبہ ۹ جنوری ۱۹۳۶ کو طبع ہوا
 یہ ٹیکسٹ نہیں ہے کہ نہایت حق اور علمائے دینی سے امتیاز سے امتیاز رکھتا ہے۔ یہ لکھی جاتی حکومات اس کے ۱۲۳ مرتبہ
 نہایت کی طرف سے اس بیان کی تمام سے یہ قدر میسر تھی کہ اسباب و خطا کو کو کر دینا نہ ہوتے
 ہے۔ تاہم پینڈت جی میں؟ جہاں تک یورپ تک پہنچنے کے لیے اپنے ۷۱ مضمون کا ایک
 الگ پورے میں تیار کیا تھا۔

کر وہ اسے سوس کر مٹا کر دیں۔

اس گزشتہ سہ ماہی میں رینڈت کی قومیت سے بددعاؤں کا سہارا
نہیں لے کر دیتے تھے اس کا یہ تصور تھا کہ ہندوؤں کے ہاتھوں میں
تاکہ اس قوم کے خلاف ہندوؤں کی ہمتیں نہ اٹھیں اور ان کے ہاتھوں
میں نہ ہو کہ مختلف ہندوؤں اور ان کے مذہب کے خلاف ہندوؤں کے ہاتھوں میں
اس وقت تک اس قوم میں جو چیزیں ہیں ان سے اس قوم کو ہندوؤں کی قومیت
کریں۔

بہر حال اس وقت قومیت کی اور قومیت سے ہندوؤں کی قومیت کی
کے خلاف ان کے ہاتھوں میں اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
رینڈت کی قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
اس قوم کی قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
سے تاہم اس قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
کامیت چلتا ہے جس قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
مائل ہوں کہ اس قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
جدید اصول کے مطابق قومیت کی قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں
غالب اس کی وجہ سے کہ مختلف وجوہ کی بنا پر ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں

اور سیاسی استحکام کو یقین نہیں کرتے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ ہندوؤں کی قومیت سے
قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
میں اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
یہ قوم کی مختلف قومیتوں کو متحد کرنا ہے حالانکہ ان قومیتوں کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
ہندوستان ایک ترقی پزیر اور پائیدار قومیت ہے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
نہ پائے گی اس قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں
ہندوؤں کی قومیت سے اس قوم کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں ہندوؤں کے ہاتھوں میں

کا آخری ذبیحہ بھی یہی ہے۔ گران کی ایسی کوئی سلطنت، کوئی ملکی قانون اور دنیاوی
 قوت و طاقت کے ادارے ہیں جن سے ذریعہ وہ اندرونی استحکام اور یونین کا
 حاصل کیے ہوئے نہ ہو۔ وہ روادار ہوتے۔ لیکن ان کا مذہب ان کے لیے انہیں
 بھی تھا اور حسب اوطاقی معنی ان کا معبود ان کی مبادی کا انداز ہی ہوتا تھا وہ ان
 کی سماجی اور سیاسی زندگی کا بھی مرکز تھا۔ ان حالات سے یہ تحت انہوں نے ان کو غدی اور
 روادار کی کو خود اپنی تصور کیا۔

اسٹریڈ میں یہودیوں کی حقیقت ایک اقلیت کی تھی۔ اس لحاظ سے وہ اسہ نور تو ایسی
 انتشار کیستے تھے جس میں حق بجانب تھے جس سے ان کی جماعت کچھ جانے کا ذبیحہ تھا۔
 ان مسلمان ہند یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جو مذہب ہے کہ تحریک قادیانیت جو تمام دنیا کے اسلام
 کو کافر قرار دیتی ہے اور اس سے معاشرتی مقاطعہ کرتی ہے مسلمان ہند کی حیات کا
 لیے اس پر غور کی اس ماحول طبیعیات سے زیادہ خطرناک سے جو یہودی کی حیات کی
 کے لیے تھی۔ میر خیاں ہے مسلمان ہند ان ممالک کی مخصوص نوعیت کو قبول طور پر سوس
 کرتے ہیں۔ ان میں کو وہ مسلمان ہیں گھر سے گھر میں اور وہ بے ممالک کے تقابلیں وقت
 انہیں تو قرآن کا قیام پر یہ احساس رکھتے ہیں ایک اوسط مسلمان کا یہ جہل اور ایک مذہبی
 میں باطل میں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس احساس کی بنیاد مسلمان ہند کے مذہبی کی تہذیبوں
 میں ہے۔ ان کے معاشرت میں بد لوگ رواداری کا نام بیٹے میں وہ غلط رواداری
 کے استقامت میں ہے مدنیہ غلط ہیں۔ اور مجھے یہ شہ سے کو وہ ملک اس غلط کو باطل
 نہیں سمجھتے۔ لیکن کہتا ہے کہ ایک رواداری فلسفی و فاضل نے اس کے نزدیک یہ
 مذہب کیساں طور پر صحیح ہیں۔ ایک رواداری کی صورت کی شہ سے نزدیک وقت و
 مذہب کیساں طور پر غلط ہیں۔ ایک رواداری مدبر کی سے جس کے نزدیک تمام مذہب
 یکساں طور پر عقیدہ ہیں۔ ایک رواداری ایسے شخص کی ہے جو ہر قسم کے غلط عمل کے خلاف
 کو روادار کہتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر قسم کے غلط عمل سے بے تعلیق ہوتا ہے۔ ایک رواداری

کہ رواداری کی جہ جو محض کمزوری کی وجہ سے ہر قسم کی ذلت کو جو اس کی محبوب شہریہ
 تقدس پر کی باقی چند برداشت کرتا ہے یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اس قسم کی
 رواداری اخلاقی قدر سے مغز ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اس سے اس شخص سے ہونے
 نفس کا ظہور ہوتا ہے جو ایسی رواداری کا متکب ہوتا ہے حقیقی رواداری عقل اور
 دوسری وسعت سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ رواداری ایسے شخص کی ہوتی ہے جو دوسری
 حیثیت سے قوی ہوتا ہے اور اپنے مذہب کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے دوسرے
 مذہب کو روادار مانتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے۔ ایک پناہ گاہ ہے اس قدر کی مدار کی
 کی محدودیت رکھتا ہے۔ خود اس مذہب سلامتی ہے اس وجہ سے وہ نامانی دوسرے
 مذہب سے محدودی رکھتا ہے اور ان کی قدر کرتا ہے۔ مذہبستان کے شہداء اہم
 میر محمد نے ایک بُت پرست کے قصہ میں اس قدر کی رواداری کو نہایت خوبصورتی سے
 بیان کیا ہے اس کی باتوں سے بے اندازہ محبت کے تذکرہ کے بعد شمار اپنے مسلمان
 تارین کیوں کا طلب کرتا ہے ؟

اسے کہ نہایت عظیم بہ بند کی بڑی

بہم زور سے آواز پرستش گری

مذہب کا ایک سی پرست رہی عبادت و پرستش کی قدر و قیمت کو محسوس کر سکتا ہے
 جو اس پرستش کا تعلق ہے اسباب سے جو اس پر وہ اعتقاد ہیں رہتا رواداری
 کی تصدیق کرنے والے اس شخص پر عدم رواداری کا الزام لگانے میں غلطی کرتے ہیں جو
 اپنے مذہب کی سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس طرح عمل کو وہ غلطی سے اخلاقی قدر کی
 خیال کرتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح عمل میں حیثیتی قدر و قیمت مضمر ہے
 جب کسی جماعت نے افراد جہل و نادان کی عقلی دہش کی بنا پر یہ غلوں کرتے ہوں کہ اس
 جماعت کی اجتماعی زندگی نظریہ میں ہے جس کے یہ لوگ ہیں تو ان کے بعد انہی طرح عمل کو

[illegible][illegible]

کی وجہ سے اکثر بیشتر ایک دوسرے میں احادیث اہرام نکلتے رہتے ہیں۔ ورنہ یہ مسائل
 فروعی مسائل کے اختلاف میں اور نیز احادیث کی ایسی انتہائی صورتوں میں جہاں کچھ کو ممانعت
 سے منع کیا جاتا ہے لفظ کفر کے غیر محاط و مستعمل کراچی کے تفسیر یافتہ مسلمانوں
 جو مسلمانوں کے وفاق و ائتلاف کی تائید سے باطل و اقف میں ملت اسلامیہ کے
 اجتماعی و سیاسی اقتدار کی علامت تصور کرتے ہیں۔ یہ ایک باطل و تصور ہے۔ اسلامی
 دنیا کی تاریخ سے نہ سمجھتا ہے کہ فروعی مسائل کے اختلاف میں کب دوسرے پر احادیث
 و احادیث کا ایک اختلاف ہونے کی وجہ سے وفاق و کفر کو قہ کرنے کا وجہ ہو گیا ہے۔
 پر دیکھ کر کہ ان کے یہ کہ جب ہم ائمہ اسلام کے انشودن کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو
 میں معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک طرف تو ہر زمانے کے علم و تحقیق سے استعمال سے باعث
 ایک دوسرے کی مخالفت یہاں تک کہ ایک دوسرے کے خلاف احادیث و احادیث ہوتے جاتے
 ہیں اور دوسری طرف یہ کہ زیادہ سے زیادہ اختلاف و کفر کے ساتھ اپنے پیشانیوں سے
 تفاوت رہتے ہیں۔ اسلامی دنیا کے منظر پر جتنا کہ مسئلہ فتنہ اس صورت سے کہ دو
 اصطلاحی باتیں کہ رزخ سے تعبیر کرتے ہیں یعنی ایک کفر جس میں کہ جب جہالت سے
 مراد نہیں ہوتا۔ یہ حال یہ لپیٹ کر پڑا ہے کہ وہاں سے فریجے ہیں کہ عقل و عقل و عقل
 سے یہ اختلاف کو عقلی سمجھنا ہے اور اختلاف میں اتحاد و ہمہ نہیں ملتا تحقیق کا نام و
 فتنہ عظیم کا باعث ہوتا ہے۔ اس فتنہ کا اندازہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ ہر مس
 دنیا کی ساری دنیا کے ساتھ اسلام کی سکون کی روح کا وضع تین فقرات کریمہ اور
 کو یہ باتیں کہ عقلی تضاد کے وفاق و فتنہ میں اصول و فتنہ کا ذکر ہے یہ سوں کہ
 کیر و کس کر جتے ہیں۔ اس وقت یہ ابھرتا ہے جبہ کی فتنہ کی تعلیم کا سبب ہر
 سرحدوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بد قسمتی سے قادیانیت کی تعلیم میں یہ سوں کہ یہاں
 یہاں یہ قادیانیت کی تعلیم کا سبب ہر حد و ماسوں میں فتنہ ہر حد و ماسوں میں

[illegible][illegible]

مذہب کے لیے ملاحظہ ہو اس نسبت موجب آج ۲۰ جولائی ۱۹۴۸ء

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دو ترک میں تمام رہنما کی اس سب سے بڑی عمارت کے لئے اس کا قصد زیادہ تر اس کے تیار کرنے اور
 مسلمانوں کے ایسی رواد میں تھا۔ ان کے مسلمانوں کے تیار کرنے اور مسلمانوں کے لئے اس کے
 تو بالکل واضح ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس ہیئت ترکیبی کے حامل ہے جس میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 دشواریوں سے جو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ہندوستان کے حالات ایک نیا ہیئت برقرار رکھنے کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 پھیل رہی ہے وہ لکھنؤ میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 دنیا کی ایجادات باطل ہے نوادین

اسلام قرون وسطی کے اس تصور کے تحت اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 صحیح رجحانات رکھیں اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 عدول میں مسلمانوں کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کے باوجود اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کے احکامات کو روک کر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اٹھائے رکھیں تاکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 چکاتے اور کوئی دین، بغیر اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس میں پٹتہ جو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 سے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 میں انہوں نے شاید میری تحریرات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے، جن میں ان کے سوالات پر
 بحث کی گئی ہے۔ میرے لئے یہاں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 پہلے جان رہا ہوں انیسویں صدی کے مسلمانوں کی مذہبی تاریخ کو پیش کرنا مجھے اس کے لئے
 نہیں جس کے بغیر دنیا کے اسلام کی موجودہ صورت حال کو پوری عورت سمجھا دیتا ہے
 ترکی اور جدید اسلام کے متعلق سینکڑوں کتابیں اور مضامین لکھے گئے ہیں اس کے لئے اس کے لئے
 بیشتر حصہ کا مطالعہ کر چکا ہوں اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہوں سے روج ہال میں نہیں تھیں وہاں ہوج راک میں سے یہ لکھنے سے بھی اس قناریہ اس
اب بالکل اصل حالت کو نہیں سمجھتا جو اس قناریہ کا، علت میں یہاں سے انہوں نے نظر سے دور
تھیں، اس پر مفسر صدق کے، شہید میں پاسے جاتے ہیں، جمالی نظر پر یہاں کر دین پروری
سے

میں نے قریباً پانچ سو سال پہلے کے زمانے میں اسلام کا سہی زوں پنی نسا کو جمع کیا تھا
میں اسلام کی اندرانی قوت کا اس قدر سے ڈھک کر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اس نے خود
اس کو بہت زیادہ کیا میں اس کی ہمارے وقت سے، یہ وہی صدی میں جس نے احمد خان نے کہا
میں سید جمال دین دہلوی، الغنائی میں اور ملحقہ عالم جہان ملازم میں پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
نما کے بعد جب وہ ایک کے متاثر ہوئے تھے جس کی ولادت ۱۰۰۰ میں ہوئی تھی۔
وہ جس میں وہ رہا۔ وہاں تو ایک کے بعد تھے جس کو صحیح طریقہ جدید اسلام میں زندگی کو پہلی طرح
سے تیار کیا گیا تھا۔ سید احمد خان کا اثر ہمیشہ مجھے ہی ہندوستان ہی تک محدود رہا تھا
میں نے بعد میں اسے اسے سمجھا تھا کہ اس نے اسے دو کی جہان دکھائی تھی اور یہ محسوس کیا تھا
کہ جہان علوم کی اس کی خصوصیت تھی۔ انوں نے نیز زوں میں مفتی عالم جہان نے مسلمانوں
کی سبکی کا علاج جدید طریقہ پر کیا۔ ہندوستان کے احمد خان کی حقیقی عظمت اس قدر ہوئی تھی کہ یہ
پہلے میں وہاں مسلمانوں میں جنہوں نے اسلام کو جدید رنگ میں پیش کرنے کی حد تک محسوس کی اور
اس سے پہلے وہ وہاں نہ گئے تھے۔ انوں نے ہندوستان کے خدو سے کہہ سکتے ہیں کہ اس
قدر سے کہ ان میں نہ ماننا کہ ان کی سبکی نے سب سے پہلے میں ہندوستان کے خلاف

مستعار مہر کی نشان قدم پرستی جو رنگ کی کھانسی سے دور ہو گئی تھی مرید احمد مال کے
 پہلی خطہ خطہ سے تحقیقی معیار کو پیمائش کے طور پر اس کے تمام غزلیں جس میں جو اتنی ہیاد پر کیا بدل
 میں ہیں سے اور ہمارے آثار قشع سے منہ کے منہ پر ہیں یہ رشتہ بہاؤ مستطرت سے مرشد کی تحریک
 کے لئے نہ صرف شاعر کی طرف سے بلکہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 ذرا آئینہ حق اور اس میں کسی ذرا آئینہ حق ہے یہ قدیم اسلامی تصوف کے سمجھنے سے کھلی ہوئی نہیں

174

مغرب زدہ مسلمان نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگ سے جنہوں نے قدیم مکتب کے قانون کے آئینے کے آئینے سے
 دہشت گردی کی تھی وہ لوگ ہی تھے جنہوں نے یہ تھا میں کو آدہ زمرہ تعمیر کر رہا ہوتا تھا۔
 بدینہ لست ہا اثر مرد پر ہے نہیں جس آریک ہا جمالی طور پر اوپر لکھا گیا ہے اس سے
 صاف طور پر ہر تہہ و تناسیب کے ساتھ میں جو انتہا پر ظہور پذیر ہو رہا ہے بلکہ یہ دوسرے مسلمان
 ممالک میں بھی ظہور پذیر ہونے والا ہے بالکل اندرونی قوتوں کا اثر ہے تھا یہ دنیا کے
 اسلام کو جو شمس علی خورشید سے دیکھا ہے کسی شخص نے خیال کیا ہے کہ اس کے اسلام کا دورہ عقاب
 بعض بروقی قوتوں کا یہی ملت ہے۔

کیا یہ داستان کے دوسرے اسلامی ممالک تمام کر رہی ہے اسلام کو کھانڈ دیا ہے؟
 پڑھتے جو اب اس بہ وکیل رستہ میں آ رہی اب اسلامی ملک نہیں با معلوم ہوتا ہے کہ وہ سس
 ات کو محسوس نہیں کرتے کہ یہ سوال کیا کوئی شخص یہ باہت اسلام سے غارت گری مسلمانوں
 سے قطعہ خستہ ایک خاص فتنی ممالک ہے اور ان کے بعد اسلامی سیاست کے خلاف سے
 کرنا پڑے گا بہت کم کوئی شخص اسلام کے آئینہ میں مولوں پر خیال رکھتا ہے کہ وہ توحید اور
 تہذیب و تمدن کو ایک واضح عقیدہ کا حامی اسلام کے اس سے خارج نہیں کرتا خواہ فقہ
 اور بات قرآنی و مادیات میں دو گنتی ہی غلطیاں کئے۔ غالباً پندت جو مروجہ ہے وہ کے ذہن
 میں وہ مغز و عصب یا حقیقی سہ ماہیت میں جو آثار کے رائج ہیں۔ اب ہم تصور کریں کہ یہ ان
 ہا جہزہ میں گئے یہ ترقی میں ایک عام ہادی قطعہ نظر کا نشوونما اسلام کے منافی ہے؟ مسلمانوں
 میں ترک دنیا کا بہت رواج رہ چکا ہے مسلمانوں کے بیٹے بہ وقت کیا ہے وہ تمام کی
 طرف متوجہ ہوں۔ مادیات مذہب کے خلاف کے ایک بڑے حربہ ہے بلکہ ان کے ذہن کی سہیتوں
 سے امتیض کے لیے ایک بڑا حربہ ہے جو علم و گوں کو اس غرض سے گرفتار کرتے ہیں
 کہ ان کی جہات درز و عتدائی کے قندہ ٹھائیں۔ اسلام کی روئے آواز کے قریب سے نہیں
 اڑتی۔ قرآن و ارشاد ہے رہتا۔ ان میں یہ قطعہ سب سے کم کو یہ معلوم کیا گیا ہے کہ
 کو عینا غور ہے کہ ششہ چن صدیوں میں دنیا سے اسلام کی جہاز ترک رہی ہے اس کے لئے اس
 مادی قطعہ نظر کی ترقی منجھتی راست کی ایک صورت ہے۔ بالکل کی ترقی و عینیت کا یہ

اسلام سے منافق ہے: اسلام کا عیشیت ایک مزاج کے کوئی وطن نہیں، عیشیت ایک معاشرت
 ہے اس کی کوئی مخصوص زبان ہے، اور نہ کوئی مخصوص لباس، قرآن کا ترکی زبان میں پڑھا جائے تو یہ
 اسلام میں کوئی نئی بات نہیں اسکی چند مثالیں موجود ہیں۔ ذوقی طور پر میں سن، ضرورت ظاہر ایک سنگین
 غلط سمجھتا ہوں کیونکہ عربی زبان، ادب کا تعلق بھی طرح مانتا ہے کہ غیر یورپی زبانوں میں
 اگر کسی زبان کا مستقبل ہے، تو وہ عربی ہے۔ یہ حال اب۔ اسلام میں آج بھی میں کہہ رہا ہوں
 کہ مکی زبان میں قرآن پڑھا کر دیا ہے تو کیا رشتہ، و درج کی منافقت یہ خدا پرستیں
 حاصل کرنے کی فید منافی اسلام ہے؟ فقہ اسلام کی دوسری ایک اسلامی ریاست کا اور نماز
 ہے رشتہ عربی، سزاؤں کو مسوخت کر دینا۔ بشرطیکہ اس کو یقین ہو جائے کہ یہ امر دینی معاملات
 فساد پر کرنے کی طرف مائل ہیں۔ رہا علم کا لائسنس حاصل کرنا، آج مجھے اختیار ہوتا تو بقیہ میں
 اسے اسلامی مد میں نافذ کر دیتا۔ ایک واسطہ سمجھان کی سادہ کوئی زیادہ تر افراط و تفرات کوئی بات
 کا تقبہ ہے۔ تو ہمیں یہ بھی زندگی سے غلط کر لک کر کے اتار کر لے وہ کام کی جس سے یہ نتیجہ
 یا نہ دل نہ ہاں نہ سنت سے بد مزہ ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مشہور
 میں دق سے تیس کی زد سے و مقرر کرنے کا حق صرف اسلامی ریاست کے امیر یا اس کے مقرر کردہ
 شخص یا شخص اس کو حاصل ہے خبر نہیں آتا کہ اس حدیث سے واقف ہیں یا نہیں؟ تاہم۔

یہ حال حضرت علامہ کو سہم کرنا ہے۔ اسارت تمسج کی میں اتار لی ہے میں کا اندازہ سید سیدانہ دی
 سے نام نہ نہ ایک خط سے بھی ہر تہہ میں شہرت علامہ سندھ و صوفیوں کو ان کے ایک خط کی عبارت پر
 اندازہ ہوئے لکھتے ہیں ایک خط میں آپ نے لکھا ہے کہ اسلامی ریاست کے میر و اختیار رہے کہ جب
 آئے معلوم ہو کہ جس شہری اجازت میں فساد کا امکان ہے تو ان اہل قرآن کو ضرورت کر دے مایوسی کو یہ
 مستقل طور پر بدھن فرمیں کہ بھی صحت رہے اس وقت آپ کا خط میرے ہاتھ سے جس سے سب سے
 سے کلمہ دیوں کیا۔ ات صبح ہے؟ —————
 کی دوسری حدیث میں سید سیدانہ نے لکھا ہے کہ —————
 دن میں ایک صاحب کے ہاتھ سے مٹی کی سہ مڑی کی مدد منور کھڑے ہیں، علامہ کو سہم کرنا
 نہ عیشیت، تشریح لفظ اللہ یہ ہے۔

ایک حیثیت امینہ بات ہے کہ اس کے اسلامی مہیہ کی روشنی سے اس اہم ترین معاملہ میں اس کے میدان میں کس طرح متور کر دیا ہے سو تو قانون اور اس کے قواعد و احکام کو اختیار کر لینا نہ وہ ایک سلیبی مطلق ہے جو جو اس صلاح کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے اور ایک ایسی قوم میں جو نہایت کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتی ہے ایک مذہب کا مال معافی ہے پیشتر اہل مذہب کے پھر مستقبل سے نجات حاصل کرنے کی مسرت ایک قوم کو بعض اوقات ایسی راہ عمل کی ہوتی ہے جس سے اس قوم کو کوئی تجربہ نہیں ہوتا تو ترکی دنیا تمام دنیا کے اسلام کو اسلامی قانون و احکام کے ان معاشی چہواں کو ابھی مشفق کرنا ہے جن کو ان سبب سے اسلام کی بے حد اپنی شان سے تعبیر کرتا ہے کیا تفسیر خلافت یا مذہب و سلطنت کی مدد کی ماری اٹلا ہے؟ اسلام اپنی روح کے لحاظ سے شہنشاہت نہیں ہے۔ اس خلافت کی تفسیر جو مذہب کے رہنے سے عملاً ایک سلطنت کی تھی اسلامی اسلام کی روح ان کے ذریعہ کار فرما رہی ہے مسد خلافت میں ترکوں کے اجتہاد کو سمجھنے کے لیے ہمیں ابن خلدون کی مہیا حاصل رہا ہے جو اسلام کا ایک مقدس نفسی مورخ اور تاریک نبید کا احوال، کردار سے میں اپنی کتاب اسلامی تفسیر و تفسیر کے قلم کار ہیں۔

بن خلدون اپنے مشہور مقدمہ میں عالمگیر اسلام کی خلافت سے متعلق تین مقامات پر نقطہ نظر پیش کرنا ہے۔ ۱۔ عالمگیر خلافت ایک مذہبی دور ہے۔ اسی لیے اس کا قیام ضروری ہے۔ ۲۔ اس کا تعلق محض اقتصادات سے ہے۔ ۳۔ ایسے دور کی ضرورت ہی نہیں آخر کار خیال کو خارج ہوں نے اختیار کیا تھا جو اسلام کے ابتدائی مہدیین تھے۔ ترکی پہلے خیال کے مقام میں دوسرے خیال کی طرف مائل ہے۔ یہی معتزلیہ کے خیال کی طرف عالمگیر خلافت محض اقتصادات سے تعلق رکھتی ہے۔ ترکوں کا استدلال یہ ہے کہ ہم کو اپنے سیاسی

مراد ہے سوٹر۔ چہ کا ضابطہ قانون۔

Von Bremer

کے مراد ہے

تقدیم اپنے ماضی کے سیاسی تجربے سے مدد لیتی چاہئے جو بلاشبہ اس واقعہ کی طرف اشارہ
 کرتے ہوئے رعایتِ مخالفت کا غلط و تینا عمل صورت اختیار کرنے سے قاصر ہے۔ یہ تخیل اس وقت قابل
 عمل نہیں جب کہ اسلامی ریاست برقرار تھی اس ریاست کے انتشار کے بعد کسی آزاد مسلمان
 وجود میں آئی ہے۔ اب یہ تخیل ہے اتر ہو گیا ہے اور اسلام کی تنظیم جدید میں ایک مذہبی بنی عنصر
 کی حیثیت سے ہرگز نہیں ہوسکتا۔

فرضِ مسلمت کی بنیاد کی صورت میں اسلامی کے اپنے غیر مانوس نہیں۔ امام کی غیبت
 کے تحت ایک خطِ ایک مضمون میں ایک عرصہ پہلے شیعی آپال میں اس علیہ کی کوئی نہ عمل لایا ہے
 ریاست کے مذہبی وسیع و مخالف کی تقسیم کے اسلامی تصور کو کلیسا اور سلطنت کے مغربی تصور
 سے منقطع نہ کرنا چاہئے۔ اول الذکر تو بعض وظائف کی ایک قسم ہے جیسا کہ اسلامی ریاست
 میں شیخ الاسلام اور اس کے بعدوں کے تدبیر کی قیام سے وضع ہو جاتا ہے۔ ان قواعد کو
 اور مذہبی بعد قطعی خویش پرستی سے نسبت کا آغاز ایک نظامِ رہبریت سے ہوتا ہے
 دنیوی امور سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ سلام، تہذیبی سے ایک نظام معاشرتی ربط سے جس سے
 قوانین باطن معاشرتی میں اگرچہ ان کا نفاذ الہامی ہے۔ بعد اعلیٰ شریعت سے جس پر مذہب و
 سلطنت کی بنیاد کی کا مغربی تصور معنی سے مغربی اقوام میں تلخ اثرات پیدا کئے گئے ہیں
 امر میں ایک کتاب میں اس کا عنوان تھا "ارمیس تہذیب" اس کتاب پر تبصرہ
 کرتے ہوئے ایک ایڈیٹر نے لکھا ہے :

مذہب کی کتاب سے ہمیں جو سبق حاصل کرنا ہے یہ ہے کہ اس
 وقت فرع انسان جن برائیوں میں مبتلا ہے وہ ایسی برائیاں ہیں جن کا ارادہ

سے یہ اشارہ ہے اس عقیدہ کے طرف کہ امام ہندی نے آخر قرون میں ایک بڑا برس کے زیادہ
 مدت ہوئی کہ اسلام کے یہ مایہ رپوں پر گئے وہ مذہب کو بھاری ناکہوں سے پریشان ہیں "مکتوبات
 قادیان" مشاعرہ سیدنا سید کی

صرف مذہبی آفات ہی کر سکتے ہیں۔ ان برائیوں کا ازالہ ایک بڑی مذہب ریاست کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ خود ریاست فسادِ امنیہ سیاسی مشینوں میں دب گئی ہے۔ یہ مشینیں ان برائیوں کا ازالہ کرنے کے لیے نہ صرف تیار نہیں بلکہ وہ اس قابل نہیں ہے۔ پس روڈ ہائسوں کو تباہی اور خود ریاست کو غلط طے بچانے کے لیے تجربہ اس سے اور مٹی چارہ نہیں کر سکیں گی میں بسے اجتماعی مراض کا مذہبی احساس پیدا کرنا ہے۔

مسلمانوں کے سیاسی تجربے کی تاریخ میں مذہب و سلطنت کی علیحدگی محض دنیائے کف کی علامت کی ہے نہ عقائد کی۔ سلاوی ممالک میں مذہب و سلطنت کی علیحدگی کا یہ کزیہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کی قانون سازی عوام نے غمیر سے بہ تعلق ہو چکی ہے جو صدیوں سے اسلامی روایت کے تحت پرورش و نمونہ بنا رہا ہے۔ تجربہ خود بنلاو سے تاریخی فیصلے جدید شرعی میں کس دن ٹلی صورت صاف کرنا ہے۔ سمجھنا یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ یہ ان برائیوں کا باعث نہ ہوگا جو یورپ اور امریکہ میں پیدا ہو گئی ہیں۔

مقدّمہ اللہ! اصلاحات پر میں نے جو اجمال بحث کی ہے اس میں یہ رُوسٹ میں پڑتا ہے کہ اب وہ افراد سے زیادہ مسلمانوں کی طرف تعلق پڑتا ہے۔ نہرو نے جس اصلاحات کا مصلح طور پر ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ مذہبوں اور برائیوں نے نسلی اور قومی انجیب اچیل اختیار کر لیا ہے معصوم ہر تاج ہے کہ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا نصب العین اعتبار کرنے کے معنی یہ ہیں کہ ترقیوں اور یزیدوں نے اسلام کو ترک کر دیا ہے۔ تاہم کا منظم بھی طالع جو نہایت کو سلام کا ظہور ایسے زمانے میں ہے کہ اسب روضت انسانی کے قدیم اصول جیسے خونی رشتہ و ملکیت نامہ ثابت ہو چکے ہیں۔ اسلام نے امدت انسانی کا اصول رشتہ اور پوست میں ہیں بلکہ موت انسانی میں دریافت ہو۔ نوع انسان کو اسلام رشتہ کی تعلیم یہ ہے کہ منسل کے قہر سے زور و سوجا دیا جاسی و طریقوں سے ملک سوجا دیا گیا کہ نہ کوئی مبالغہ نہیں کہ اسلام فقط کی سل سلاز کو ڈیٹھی نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ اسے محسوس و روز کے ذریعہ اساطیر اظہار کر دیتا ہے جو فطرت کی نسل ساز قوتوں کی ماحولیت کرتا ہے۔ انسان پر دنیوی قہر رسنے کے سلسلے میں اسلام نے جو اہم ترین قانونے پیش سزا رساں ہیں انجام دینے وہ سبکدوش اور

بہرحالت نے دوسرا سامان بھی انجم نہیں دیکھے۔ یہ بات ایک معجزے سے کہ نہیں کہ ایک ہندو
 سکھان نسل اور زبان کے اختلاف کے باوجود اس کی پہنچ کر حقیقت محسوس نہیں کرتا۔ جو یہ تہیں کہا
 سنا۔ اسلام نسل دوسرے کے خلاف سب سے تاریخی سے عداوت سے کہ اسلام نے معاشرتی
 اصلاح کو زیادہ تر اس امر پر مبنی رکھا کہ بتدریج نسل کی عظمت کو مٹا دیا جائے اور ایسا سستہ اختیار
 مابین کے ہمارے تصور کا دوسرا حصہ ہے۔ لہذا ان کا یہ تہہ بہہ ہم نے تم کو قبل میں اس سے
 پیدا کیا۔ تم چنانچہ برکتوں میں تم میں سے وہی شخص خدا کی نظر میں بہترین ہے جس کی زندگی پاک
 ہے۔ اس میں مروتہ نظر رکھی جائے کہ مسند نسل کی قدر زیادہ سے زیادہ فرغ انسان سے
 نسل تیار کرتے ہوئے اس قدر وقت دیا کہ اسے تو مسند نسل کے تعلق صرف اسلامی
 کا نقطہ نظر میں خود ایک نسل ساز عنصر بنے بغیر نسل تیار کیا۔ یہاں پر فتح یا نا، معقول اور قبول
 عمل نظر آئے گا۔ یہ آرتھو کیتھ کی چھوٹی سی کتاب مسند نسل میں ایک دلچسپ عبارت ہے
 جس کا اقتباس یہاں پیش کرنا مناسب نہ ہو گا۔

سب انسان میں اس قسم کا طور یہ ہو رہا ہے کہ عظمت کا ابتدائی نقطہ
 یعنی نسل کی جدید معاشی انیا کی زیادت کے منافی ہے اور وہ اپنے
 دل سے چاہتا ہے کہ مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا نسل سازی کو ختم کرے؟ جس پر
 فطرت اب تک عمل پر مبنی رہی اور اس میں حاصل کیا جائے یا فطرت کو اجازت
 دی جائے کہ وہ اپنی قدیم راہ عمل اختیار کرے جس کا کاروبار میں متحہ ملک ہے؟
 انسان کو کوئی ایک راہ عمل اختیار کرنا پڑے گی۔ کوئی درمیانی راستہ ممکن نہیں۔
 نیز اس بات باطل و منہج سے کہ اگر تا ترک اتحاد و راتیب سے متاثر ہے تو وہ
 روح اسلام کے خلاف اس قدر نہیں جہاد کرے کہ روح عصر کے خلاف اگر وہ نسلی کے

سَبَّيْهَا نَسْأَلُكَ خَشَعَتُمْ مَنِ ذَكَّرْتُ وَجَعَلَكُمْ شُعُوْا مَا ذَكَرْتُ يَنْعَارُوْا رَاتِ
 نَزَمْتُ عِنْدَ مَنَ مَقْتَدُ ۝ ۱۳۰ ۝ ۱۳۱ ۝ ۱۳۲ ۝ ۱۳۳ ۝ ۱۳۴ ۝ ۱۳۵ ۝ ۱۳۶ ۝ ۱۳۷ ۝ ۱۳۸ ۝ ۱۳۹ ۝ ۱۴۰ ۝ ۱۴۱ ۝ ۱۴۲ ۝ ۱۴۳ ۝ ۱۴۴ ۝ ۱۴۵ ۝ ۱۴۶ ۝ ۱۴۷ ۝ ۱۴۸ ۝ ۱۴۹ ۝ ۱۵۰ ۝ ۱۵۱ ۝ ۱۵۲ ۝ ۱۵۳ ۝ ۱۵۴ ۝ ۱۵۵ ۝ ۱۵۶ ۝ ۱۵۷ ۝ ۱۵۸ ۝ ۱۵۹ ۝ ۱۶۰ ۝ ۱۶۱ ۝ ۱۶۲ ۝ ۱۶۳ ۝ ۱۶۴ ۝ ۱۶۵ ۝ ۱۶۶ ۝ ۱۶۷ ۝ ۱۶۸ ۝ ۱۶۹ ۝ ۱۷۰ ۝ ۱۷۱ ۝ ۱۷۲ ۝ ۱۷۳ ۝ ۱۷۴ ۝ ۱۷۵ ۝ ۱۷۶ ۝ ۱۷۷ ۝ ۱۷۸ ۝ ۱۷۹ ۝ ۱۸۰ ۝ ۱۸۱ ۝ ۱۸۲ ۝ ۱۸۳ ۝ ۱۸۴ ۝ ۱۸۵ ۝ ۱۸۶ ۝ ۱۸۷ ۝ ۱۸۸ ۝ ۱۸۹ ۝ ۱۹۰ ۝ ۱۹۱ ۝ ۱۹۲ ۝ ۱۹۳ ۝ ۱۹۴ ۝ ۱۹۵ ۝ ۱۹۶ ۝ ۱۹۷ ۝ ۱۹۸ ۝ ۱۹۹ ۝ ۲۰۰ ۝ ۲۰۱ ۝ ۲۰۲ ۝ ۲۰۳ ۝ ۲۰۴ ۝ ۲۰۵ ۝ ۲۰۶ ۝ ۲۰۷ ۝ ۲۰۸ ۝ ۲۰۹ ۝ ۲۱۰ ۝ ۲۱۱ ۝ ۲۱۲ ۝ ۲۱۳ ۝ ۲۱۴ ۝ ۲۱۵ ۝ ۲۱۶ ۝ ۲۱۷ ۝ ۲۱۸ ۝ ۲۱۹ ۝ ۲۲۰ ۝ ۲۲۱ ۝ ۲۲۲ ۝ ۲۲۳ ۝ ۲۲۴ ۝ ۲۲۵ ۝ ۲۲۶ ۝ ۲۲۷ ۝ ۲۲۸ ۝ ۲۲۹ ۝ ۲۳۰ ۝ ۲۳۱ ۝ ۲۳۲ ۝ ۲۳۳ ۝ ۲۳۴ ۝ ۲۳۵ ۝ ۲۳۶ ۝ ۲۳۷ ۝ ۲۳۸ ۝ ۲۳۹ ۝ ۲۴۰ ۝ ۲۴۱ ۝ ۲۴۲ ۝ ۲۴۳ ۝ ۲۴۴ ۝ ۲۴۵ ۝ ۲۴۶ ۝ ۲۴۷ ۝ ۲۴۸ ۝ ۲۴۹ ۝ ۲۵۰ ۝ ۲۵۱ ۝ ۲۵۲ ۝ ۲۵۳ ۝ ۲۵۴ ۝ ۲۵۵ ۝ ۲۵۶ ۝ ۲۵۷ ۝ ۲۵۸ ۝ ۲۵۹ ۝ ۲۶۰ ۝ ۲۶۱ ۝ ۲۶۲ ۝ ۲۶۳ ۝ ۲۶۴ ۝ ۲۶۵ ۝ ۲۶۶ ۝ ۲۶۷ ۝ ۲۶۸ ۝ ۲۶۹ ۝ ۲۷۰ ۝ ۲۷۱ ۝ ۲۷۲ ۝ ۲۷۳ ۝ ۲۷۴ ۝ ۲۷۵ ۝ ۲۷۶ ۝ ۲۷۷ ۝ ۲۷۸ ۝ ۲۷۹ ۝ ۲۸۰ ۝ ۲۸۱ ۝ ۲۸۲ ۝ ۲۸۳ ۝ ۲۸۴ ۝ ۲۸۵ ۝ ۲۸۶ ۝ ۲۸۷ ۝ ۲۸۸ ۝ ۲۸۹ ۝ ۲۹۰ ۝ ۲۹۱ ۝ ۲۹۲ ۝ ۲۹۳ ۝ ۲۹۴ ۝ ۲۹۵ ۝ ۲۹۶ ۝ ۲۹۷ ۝ ۲۹۸ ۝ ۲۹۹ ۝ ۳۰۰ ۝ ۳۰۱ ۝ ۳۰۲ ۝ ۳۰۳ ۝ ۳۰۴ ۝ ۳۰۵ ۝ ۳۰۶ ۝ ۳۰۷ ۝ ۳۰۸ ۝ ۳۰۹ ۝ ۳۱۰ ۝ ۳۱۱ ۝ ۳۱۲ ۝ ۳۱۳ ۝ ۳۱۴ ۝ ۳۱۵ ۝ ۳۱۶ ۝ ۳۱۷ ۝ ۳۱۸ ۝ ۳۱۹ ۝ ۳۲۰ ۝ ۳۲۱ ۝ ۳۲۲ ۝ ۳۲۳ ۝ ۳۲۴ ۝ ۳۲۵ ۝ ۳۲۶ ۝ ۳۲۷ ۝ ۳۲۸ ۝ ۳۲۹ ۝ ۳۳۰ ۝ ۳۳۱ ۝ ۳۳۲ ۝ ۳۳۳ ۝ ۳۳۴ ۝ ۳۳۵ ۝ ۳۳۶ ۝ ۳۳۷ ۝ ۳۳۸ ۝ ۳۳۹ ۝ ۳۴۰ ۝ ۳۴۱ ۝ ۳۴۲ ۝ ۳۴۳ ۝ ۳۴۴ ۝ ۳۴۵ ۝ ۳۴۶ ۝ ۳۴۷ ۝ ۳۴۸ ۝ ۳۴۹ ۝ ۳۵۰ ۝ ۳۵۱ ۝ ۳۵۲ ۝ ۳۵۳ ۝ ۳۵۴ ۝ ۳۵۵ ۝ ۳۵۶ ۝ ۳۵۷ ۝ ۳۵۸ ۝ ۳۵۹ ۝ ۳۶۰ ۝ ۳۶۱ ۝ ۳۶۲ ۝ ۳۶۳ ۝ ۳۶۴ ۝ ۳۶۵ ۝ ۳۶۶ ۝ ۳۶۷ ۝ ۳۶۸ ۝ ۳۶۹ ۝ ۳۷۰ ۝ ۳۷۱ ۝ ۳۷۲ ۝ ۳۷۳ ۝ ۳۷۴ ۝ ۳۷۵ ۝ ۳۷۶ ۝ ۳۷۷ ۝ ۳۷۸ ۝ ۳۷۹ ۝ ۳۸۰ ۝ ۳۸۱ ۝ ۳۸۲ ۝ ۳۸۳ ۝ ۳۸۴ ۝ ۳۸۵ ۝ ۳۸۶ ۝ ۳۸۷ ۝ ۳۸۸ ۝ ۳۸۹ ۝ ۳۹۰ ۝ ۳۹۱ ۝ ۳۹۲ ۝ ۳۹۳ ۝ ۳۹۴ ۝ ۳۹۵ ۝ ۳۹۶ ۝ ۳۹۷ ۝ ۳۹۸ ۝ ۳۹۹ ۝ ۴۰۰ ۝ ۴۰۱ ۝ ۴۰۲ ۝ ۴۰۳ ۝ ۴۰۴ ۝ ۴۰۵ ۝ ۴۰۶ ۝ ۴۰۷ ۝ ۴۰۸ ۝ ۴۰۹ ۝ ۴۱۰ ۝ ۴۱۱ ۝ ۴۱۲ ۝ ۴۱۳ ۝ ۴۱۴ ۝ ۴۱۵ ۝ ۴۱۶ ۝ ۴۱۷ ۝ ۴۱۸ ۝ ۴۱۹ ۝ ۴۲۰ ۝ ۴۲۱ ۝ ۴۲۲ ۝ ۴۲۳ ۝ ۴۲۴ ۝ ۴۲۵ ۝ ۴۲۶ ۝ ۴۲۷ ۝ ۴۲۸ ۝ ۴۲۹ ۝ ۴۳۰ ۝ ۴۳۱ ۝ ۴۳۲ ۝ ۴۳۳ ۝ ۴۳۴ ۝ ۴۳۵ ۝ ۴۳۶ ۝ ۴۳۷ ۝ ۴۳۸ ۝ ۴۳۹ ۝ ۴۴۰ ۝ ۴۴۱ ۝ ۴۴۲ ۝ ۴۴۳ ۝ ۴۴۴ ۝ ۴۴۵ ۝ ۴۴۶ ۝ ۴۴۷ ۝ ۴۴۸ ۝ ۴۴۹ ۝ ۴۵۰ ۝ ۴۵۱ ۝ ۴۵۲ ۝ ۴۵۳ ۝ ۴۵۴ ۝ ۴۵۵ ۝ ۴۵۶ ۝ ۴۵۷ ۝ ۴۵۸ ۝ ۴۵۹ ۝ ۴۶۰ ۝ ۴۶۱ ۝ ۴۶۲ ۝ ۴۶۳ ۝ ۴۶۴ ۝ ۴۶۵ ۝ ۴۶۶ ۝ ۴۶۷ ۝ ۴۶۸ ۝ ۴۶۹ ۝ ۴۷۰ ۝ ۴۷۱ ۝ ۴۷۲ ۝ ۴۷۳ ۝ ۴۷۴ ۝ ۴۷۵ ۝ ۴۷۶ ۝ ۴۷۷ ۝ ۴۷۸ ۝ ۴۷۹ ۝ ۴۸۰ ۝ ۴۸۱ ۝ ۴۸۲ ۝ ۴۸۳ ۝ ۴۸۴ ۝ ۴۸۵ ۝ ۴۸۶ ۝ ۴۸۷ ۝ ۴۸۸ ۝ ۴۸۹ ۝ ۴۹۰ ۝ ۴۹۱ ۝ ۴۹۲ ۝ ۴۹۳ ۝ ۴۹۴ ۝ ۴۹۵ ۝ ۴۹۶ ۝ ۴۹۷ ۝ ۴۹۸ ۝ ۴۹۹ ۝ ۵۰۰ ۝ ۵۰۱ ۝ ۵۰۲ ۝ ۵۰۳ ۝ ۵۰۴ ۝ ۵۰۵ ۝ ۵۰۶ ۝ ۵۰۷ ۝ ۵۰۸ ۝ ۵۰۹ ۝ ۵۱۰ ۝ ۵۱۱ ۝ ۵۱۲ ۝ ۵۱۳ ۝ ۵۱۴ ۝ ۵۱۵ ۝ ۵۱۶ ۝ ۵۱۷ ۝ ۵۱۸ ۝ ۵۱۹ ۝ ۵۲۰ ۝ ۵۲۱ ۝ ۵۲۲ ۝ ۵۲۳ ۝ ۵۲۴ ۝ ۵۲۵ ۝ ۵۲۶ ۝ ۵۲۷ ۝ ۵۲۸ ۝ ۵۲۹ ۝ ۵۳۰ ۝ ۵۳۱ ۝ ۵۳۲ ۝ ۵۳۳ ۝ ۵۳۴ ۝ ۵۳۵ ۝ ۵۳۶ ۝ ۵۳۷ ۝ ۵۳۸ ۝ ۵۳۹ ۝ ۵۴۰ ۝ ۵۴۱ ۝ ۵۴۲ ۝ ۵۴۳ ۝ ۵۴۴ ۝ ۵۴۵ ۝ ۵۴۶ ۝ ۵۴۷ ۝ ۵۴۸ ۝ ۵۴۹ ۝ ۵۵۰ ۝ ۵۵۱ ۝ ۵۵۲ ۝ ۵۵۳ ۝ ۵۵۴ ۝ ۵۵۵ ۝ ۵۵۶ ۝ ۵۵۷ ۝ ۵۵۸ ۝ ۵۵۹ ۝ ۵۶۰ ۝ ۵۶۱ ۝ ۵۶۲ ۝ ۵۶۳ ۝ ۵۶۴ ۝ ۵۶۵ ۝ ۵۶۶ ۝ ۵۶۷ ۝ ۵۶۸ ۝ ۵۶۹ ۝ ۵۷۰ ۝ ۵۷۱ ۝ ۵۷۲ ۝ ۵۷۳ ۝ ۵۷۴ ۝ ۵۷۵ ۝ ۵۷۶ ۝ ۵۷۷ ۝ ۵۷۸ ۝ ۵۷۹ ۝ ۵۸۰ ۝ ۵۸۱ ۝ ۵۸۲ ۝ ۵۸۳ ۝ ۵۸۴ ۝ ۵۸۵ ۝ ۵۸۶ ۝ ۵۸۷ ۝ ۵۸۸ ۝ ۵۸۹ ۝ ۵۹۰ ۝ ۵۹۱ ۝ ۵۹۲ ۝ ۵۹۳ ۝ ۵۹۴ ۝ ۵۹۵ ۝ ۵۹۶ ۝ ۵۹۷ ۝ ۵۹۸ ۝ ۵۹۹ ۝ ۶۰۰ ۝ ۶۰۱ ۝ ۶۰۲ ۝ ۶۰۳ ۝ ۶۰۴ ۝ ۶۰۵ ۝ ۶۰۶ ۝ ۶۰۷ ۝ ۶۰۸ ۝ ۶۰۹ ۝ ۶۱۰ ۝ ۶۱۱ ۝ ۶۱۲ ۝ ۶۱۳ ۝ ۶۱۴ ۝ ۶۱۵ ۝ ۶۱۶ ۝ ۶۱۷ ۝ ۶۱۸ ۝ ۶۱۹ ۝ ۶۲۰ ۝ ۶۲۱ ۝ ۶۲۲ ۝ ۶۲۳ ۝ ۶۲۴ ۝ ۶۲۵ ۝ ۶۲۶ ۝ ۶۲۷ ۝ ۶۲۸ ۝ ۶۲۹ ۝ ۶۳۰ ۝ ۶۳۱ ۝ ۶۳۲ ۝ ۶۳۳ ۝ ۶۳۴ ۝ ۶۳۵ ۝ ۶۳۶ ۝ ۶۳۷ ۝ ۶۳۸ ۝ ۶۳۹ ۝ ۶۴۰ ۝ ۶۴۱ ۝ ۶۴۲ ۝ ۶۴۳ ۝ ۶۴۴ ۝ ۶۴۵ ۝ ۶۴۶ ۝ ۶۴۷ ۝ ۶۴۸ ۝ ۶۴۹ ۝ ۶۵۰ ۝ ۶۵۱ ۝ ۶۵۲ ۝ ۶۵۳ ۝ ۶۵۴ ۝ ۶۵۵ ۝ ۶۵۶ ۝ ۶۵۷ ۝ ۶۵۸ ۝ ۶۵۹ ۝ ۶۶۰ ۝ ۶۶۱ ۝ ۶۶۲ ۝ ۶۶۳ ۝ ۶۶۴ ۝ ۶۶۵ ۝ ۶۶۶ ۝ ۶۶۷ ۝ ۶۶۸ ۝ ۶۶۹ ۝ ۶۷۰ ۝ ۶۷۱ ۝ ۶۷۲ ۝ ۶۷۳ ۝ ۶۷۴ ۝ ۶۷۵ ۝ ۶۷۶ ۝ ۶۷۷ ۝ ۶۷۸ ۝ ۶۷۹ ۝ ۶۸۰ ۝ ۶۸۱ ۝ ۶۸۲ ۝ ۶۸۳ ۝ ۶۸۴ ۝ ۶۸۵ ۝ ۶۸۶ ۝ ۶۸۷ ۝ ۶۸۸ ۝ ۶۸۹ ۝ ۶۹۰ ۝ ۶۹۱ ۝ ۶۹۲ ۝ ۶۹۳ ۝ ۶۹۴ ۝ ۶۹۵ ۝ ۶۹۶ ۝ ۶۹۷ ۝ ۶۹۸ ۝ ۶۹۹ ۝ ۷۰۰ ۝ ۷۰۱ ۝ ۷۰۲ ۝ ۷۰۳ ۝ ۷۰۴ ۝ ۷۰۵ ۝ ۷۰۶ ۝ ۷۰۷ ۝ ۷۰۸ ۝ ۷۰۹ ۝ ۷۱۰ ۝ ۷۱۱ ۝ ۷۱۲ ۝ ۷۱۳ ۝ ۷۱۴ ۝ ۷۱۵ ۝ ۷۱۶ ۝ ۷۱۷ ۝ ۷۱۸ ۝ ۷۱۹ ۝ ۷۲۰ ۝ ۷۲۱ ۝ ۷۲۲ ۝ ۷۲۳ ۝ ۷۲۴ ۝ ۷۲۵ ۝ ۷۲۶ ۝ ۷۲۷ ۝ ۷۲۸ ۝ ۷۲۹ ۝ ۷۳۰ ۝ ۷۳۱ ۝ ۷۳۲ ۝ ۷۳۳ ۝ ۷۳۴ ۝ ۷۳۵ ۝ ۷۳۶ ۝ ۷۳۷ ۝ ۷۳۸ ۝ ۷۳۹ ۝ ۷۴۰ ۝ ۷۴۱ ۝ ۷۴۲ ۝ ۷۴۳ ۝ ۷۴۴ ۝ ۷۴۵ ۝ ۷۴۶ ۝ ۷۴۷ ۝ ۷۴۸ ۝ ۷۴۹ ۝ ۷۵۰ ۝ ۷۵۱ ۝ ۷۵۲ ۝ ۷۵۳ ۝ ۷۵۴ ۝ ۷۵۵ ۝ ۷۵۶ ۝ ۷۵۷ ۝ ۷۵۸ ۝ ۷۵۹ ۝ ۷۶۰ ۝ ۷۶۱ ۝ ۷۶۲ ۝ ۷۶۳ ۝ ۷۶۴ ۝ ۷۶۵ ۝ ۷۶۶ ۝ ۷۶۷ ۝ ۷۶۸ ۝ ۷۶۹ ۝ ۷۷۰ ۝ ۷۷۱ ۝ ۷۷۲ ۝ ۷۷۳ ۝ ۷۷۴ ۝ ۷۷۵ ۝ ۷۷۶ ۝ ۷۷۷ ۝ ۷۷۸ ۝ ۷۷۹ ۝ ۷۸۰ ۝ ۷۸۱ ۝ ۷۸۲ ۝ ۷۸۳ ۝ ۷۸۴ ۝ ۷۸۵ ۝ ۷۸۶ ۝ ۷۸۷ ۝ ۷۸۸ ۝ ۷۸۹ ۝ ۷۹۰ ۝ ۷۹۱ ۝ ۷۹۲ ۝ ۷۹۳ ۝ ۷۹۴ ۝ ۷۹۵ ۝ ۷۹۶ ۝ ۷۹۷ ۝ ۷۹۸ ۝ ۷۹۹ ۝ ۸۰۰ ۝ ۸۰۱ ۝ ۸۰۲ ۝ ۸۰۳ ۝ ۸۰۴ ۝ ۸۰۵ ۝ ۸۰۶ ۝ ۸۰۷ ۝ ۸۰۸ ۝ ۸۰۹ ۝ ۸۱۰ ۝ ۸۱۱ ۝ ۸۱۲ ۝ ۸۱۳ ۝ ۸۱۴ ۝ ۸۱۵ ۝ ۸۱۶ ۝ ۸۱۷ ۝ ۸۱۸ ۝ ۸۱۹ ۝ ۸۲۰ ۝ ۸۲۱ ۝ ۸۲۲ ۝ ۸۲۳ ۝ ۸۲۴ ۝ ۸۲۵ ۝ ۸۲۶ ۝ ۸۲۷ ۝ ۸۲۸ ۝ ۸۲۹ ۝ ۸۳۰ ۝ ۸۳۱ ۝ ۸۳۲ ۝ ۸۳۳ ۝ ۸۳۴ ۝ ۸۳۵ ۝ ۸۳۶ ۝ ۸۳۷ ۝ ۸۳۸ ۝ ۸۳۹ ۝ ۸۴۰ ۝ ۸۴۱ ۝ ۸۴۲ ۝ ۸۴۳ ۝ ۸۴۴ ۝ ۸۴۵ ۝ ۸۴۶ ۝ ۸۴۷ ۝ ۸۴۸ ۝ ۸۴۹ ۝ ۸۵۰ ۝ ۸۵۱ ۝ ۸۵۲ ۝ ۸۵۳ ۝ ۸۵۴ ۝ ۸۵۵ ۝ ۸۵۶ ۝ ۸۵۷ ۝ ۸۵۸ ۝ ۸۵۹ ۝ ۸۶۰ ۝ ۸۶۱ ۝ ۸۶۲ ۝ ۸۶۳ ۝ ۸۶۴ ۝ ۸۶۵ ۝ ۸۶۶ ۝ ۸۶۷ ۝ ۸۶۸ ۝ ۸۶۹ ۝ ۸۷۰ ۝ ۸۷۱ ۝ ۸۷۲ ۝ ۸۷۳ ۝ ۸۷۴ ۝ ۸۷۵ ۝ ۸۷۶ ۝ ۸۷۷ ۝ ۸۷۸ ۝ ۸۷۹ ۝ ۸۸۰ ۝ ۸۸۱ ۝ ۸۸۲ ۝ ۸۸۳ ۝ ۸۸۴ ۝ ۸۸۵ ۝ ۸۸۶ ۝ ۸۸۷ ۝ ۸۸۸ ۝ ۸۸۹ ۝ ۸۹۰ ۝ ۸۹۱ ۝ ۸۹۲ ۝ ۸۹۳ ۝ ۸۹۴ ۝ ۸۹۵ ۝ ۸۹۶ ۝ ۸۹۷ ۝ ۸۹۸ ۝ ۸۹۹ ۝ ۹۰۰ ۝ ۹۰۱ ۝ ۹۰۲ ۝ ۹۰۳ ۝ ۹۰۴ ۝ ۹۰۵ ۝ ۹۰۶ ۝ ۹۰۷ ۝ ۹۰۸ ۝ ۹۰۹ ۝ ۹۱۰ ۝ ۹۱۱ ۝ ۹۱۲ ۝ ۹۱۳ ۝ ۹۱۴ ۝ ۹۱۵ ۝ ۹۱۶ ۝ ۹۱۷ ۝ ۹۱۸ ۝ ۹۱۹ ۝ ۹۲۰ ۝ ۹۲۱ ۝ ۹۲۲ ۝ ۹۲۳ ۝ ۹۲۴ ۝ ۹۲۵ ۝ ۹۲۶ ۝ ۹۲۷ ۝ ۹۲۸ ۝ ۹۲۹ ۝ ۹۳۰ ۝ ۹۳۱ ۝ ۹۳۲ ۝ ۹۳۳ ۝ ۹۳۴ ۝ ۹۳۵ ۝ ۹۳۶ ۝ ۹۳۷ ۝ ۹۳۸ ۝ ۹۳۹ ۝ ۹۴۰ ۝ ۹۴۱ ۝ ۹۴۲ ۝ ۹۴۳ ۝ ۹۴۴ ۝ ۹۴۵ ۝ ۹۴۶ ۝ ۹۴۷ ۝ ۹۴۸ ۝ ۹۴۹ ۝ ۹۵۰ ۝ ۹۵۱ ۝ ۹۵۲ ۝ ۹۵۳ ۝ ۹۵۴ ۝ ۹۵۵ ۝ ۹۵۶ ۝ ۹۵۷ ۝ ۹۵۸ ۝ ۹۵۹ ۝ ۹۶۰ ۝ ۹۶۱ ۝ ۹۶۲ ۝ ۹۶۳ ۝ ۹۶۴ ۝ ۹۶۵ ۝ ۹۶۶ ۝ ۹۶۷ ۝ ۹۶۸ ۝ ۹۶۹ ۝ ۹۷۰ ۝ ۹۷۱ ۝ ۹۷۲ ۝ ۹۷۳ ۝ ۹۷۴ ۝ ۹۷۵ ۝ ۹۷۶ ۝ ۹۷۷ ۝ ۹۷۸ ۝ ۹۷۹ ۝ ۹۸۰ ۝ ۹۸۱ ۝ ۹۸۲ ۝ ۹۸۳ ۝ ۹۸۴ ۝ ۹۸۵ ۝ ۹۸۶ ۝ ۹۸۷ ۝ ۹۸۸ ۝ ۹۸۹ ۝ ۹۹۰ ۝ ۹۹۱ ۝ ۹۹۲ ۝ ۹۹۳ ۝ ۹۹۴ ۝ ۹۹۵ ۝ ۹۹۶ ۝ ۹۹۷ ۝ ۹۹۸ ۝ ۹۹۹ ۝ ۱۰۰۰ ۝

جدد و ضروری محبت ہے قرآن کو عصرِ جدید کی روح شست دے دے کیونکہ عصرِ جدید کی روح
بالکل روح اسلام کے مطابق ہے۔ یہاں ذاتی طور پر میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اتحادِ قومیت
سے متاثر نہیں ہے۔ یہ یقین ہے کہ اس کا اتحاد تو رعایت ایک سیاسی جواب سے اتحادِ اسما
یا اتحادِ امتیازیت یا اتحادِ اینکلو سیکن کا۔

اگر مندرجہ بالا عبارت کا مفہوم اسی طرح سمجھ لیا جائے تو قومی نصب العین سے حقوقِ اسلام
کے نقطہ نظر کو سمجھنے میں اسوای نہ ہوگی۔ اگر قومیت کے معنی "حب الوطنی اور ناموس الوطن کے لئے
مجانم قربان" نے کئے ہیں تو اسی قومیتِ مسلمانوں کے ایمان کا ایک جزو ہے اس قومیت
کا اسلام سے اس وقت تصور ہوتا ہے جب کہ وہ ایک سیاسی تصور بن جائے اور اتحاد
انسانی کا بنیادی اصول مرنے کا دعویٰ کرتی ہے اور یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام شخصی عقیدے
کے پس منظر میں چھو جائے۔ در قومی زندگی میں ایک نیا تہذیب کی حیثیت سے باقی رہے۔
ثانی۔ ایران، مصر اور دیگر اسلامی ممالک میں قومیت کا مسئلہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ان ممالک
میں مسلمانوں کی زبردست اکثریت ہے اور یہاں کی اقلیتیں جیسے ہندی، عیسائی اور زرتشتی
اسلامی قانون کی رو سے یا قرآنِ کتاب میں یا اہل کتاب سے مشابہ ہیں جن سے معاشی اور
ازدواجی تعلقات قائم کرنا اسلامی قانون کے لحاظ سے بالکل جائز ہے قومیت کا مسئلہ مسلمانوں
کے لئے صرف ان ممالک میں پیدا ہوتا ہے جہاں وہ اقلیت میں ہیں اور جہاں قومیت کا یہ
تقاضا ہو کہ وہ اپنی ہستی کو مٹا دیں جن ممالک میں مسلمان اکثریت میں ہیں اسلام قومیت سے
بمقابلہ جنگی پیدا کر لیتا ہے۔ کیونکہ یہاں اسلام اور قومیت عملاً ایک ہی چیز ہے جن ممالک میں
مسلمان اقلیت میں ہیں (دوہا) — مسلمانوں کی یہ کوشش کہ ایک تہذیبی وحدت کی حیثیت
سے خود مختاری حاصل کی جائے حق بجانب ہوگی۔ دونوں صورتیں اسلام کے بالکل مطابق ہیں۔

سطحِ بدلائیں دنیائے اسلام کی صحیح صورت حال کو اجمالی طور پر پیش کر دیا گیا ہے۔ اگر اس کو
میں طرح سمجھ لیا جائے تو یہ موضوع جو بڑے گامِ وحدتِ اسلامی کے بنیادی اصولوں کو قومی
یا ملی یا مذہبی قوت متزلزل نہیں کر سکتی۔ وحدتِ اسلامی جہاں کہ میں سفر میں تہذیب کی سب سے
مستعمل ہے۔ اسلام کے دو بنیادی عقائد پر جن میں پانچ مشہور ارکانِ شریعت کا اضافہ رہا ہے

وحدت اسلامی کے یہ اساسی اصول ہیں جو ہر دور میں اسلامی تعلیم و تربیت کے زمانے سے رہا ہے۔
 قیام میں، نوجوانوں میں بھائیوں کے تیراں، ورق و پیریں نے منہ دیا ہے ان عناصر میں اعتبار ہے
 کرنے کی کوشش کی ہے یہی وحدت و نہایت اسلام میں یہاں روساں نصیبہ اگر نہ کی نہ
 ہے یہی وحدت اسلامی ریاستوں میں سیاسی اتحاد و قوم پرستی میں سہولت ہے اگر قیام سے خواہ
 یہ اتحاد عالمگیریت مثالی صورت اختیار کرے یا اسلامی ریاستوں کی بحیثیت کہ ایک
 صورت یا متحدہ آزاد ریاستوں کی صورت ہیں کے ساتھ ات۔ درمیان کات خاص مقامی و سیاسی
 مصلحتوں پر مبنی ہوں گے۔ اس طرح اس سیدھے سادے مذہب کی تعقل بہت ترقی یافتہ زمانہ
 سے ایک تعلق رکھتی ہے اس میں کسی گہرائی و آفاقیت کی روتنی میں سمجھ میں آسکتی ہے
 جن کی تشریح پیش نظر مقصد سے ہٹے بغیر یہاں ممکن نہیں ہے یہی نقطہ نظر سے وحدت اسلامی
 صرف اس وقت متزلزل ہو جاتی ہے جب کہ اسلامی ریاستیں ایک دوسرے سے جگہ
 کرتی ہیں اور مذہبی نقطہ نظر سے اس وقت متزلزل ہو جاتی ہے جب کہ مسلمان بنیادی
 عقائد یا رکائن شریعت کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔ اس ابدی وحدت کی خاطر
 اسلام اپنے دائرے میں کسی باقی جماعت کو روکا نہیں رکھتا۔ اسلام کے دائرے سے
 باہر ایسی جماعت کے ساتھ دوسرے مذاہب کے پیروؤں کی طرح رواداری برتی جاسکتی
 ہے میرے خیال میں اس وقت اسلام ایک عبوری دور سے گزر رہا ہے وہ سیاسی وحدت
 کی ایک صورت سے کسی دوسری صورت کی طرف جا رہی نہیں ہوئی ہے اقدام کر رہا ہے۔
 دنیا سے جدید میں حالات اس سرعت کے ساتھ بدل رہے ہیں کہ مستقبل کے متعلق پیش گوئی
 تقریباً ناممکن ہے۔ اگر دنیائے اسلام سیاسی وحدت حاصل کرے، اگر بس ممکن ہو، تو فرماؤں
 کے ساتھ مسلمانوں کا رویہ کیا ہوگا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب صرف تاریخ ہی
 دے سکتی ہے میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ بغیر افعی حیثیت سے یورپ اور ایشیائی زمین
 واقع ہونے کے لحاظ سے اور زندگی کے مشرق و مغرب اعلیٰ کے ایک امتہ الہی کی حیثیت
 سے اسلام کو مشرق و مغرب کے مابین ایک طرح کا نقطہ اتصال منہا ہے لیکن گریٹر یورپ
 و ناڈ انیاں اسلام کو ناقابل مغایرت بنائیں تو کب ہوگا؟ یورپ کے روزمرہ کے حالات جو

کسرت اختیار کر رہے ہیں ان کا قصد یہ ہے کہ یوں یہ اپنے ذمہ عمل کو چھوڑ دیں دے دیں
اس لئے اسلام کے متعلق اخباروں پر ہم مدد یہ توقع کر سکتے ہیں کہ یہ ایسی ہی صورت پیدا
کونے اور شہنشاہی سرس ہاپ وہ ہیں کہ وہ کہہ سکیں کہ یہ وہاں کے ہر دھرم کا تعلق ہے میں میں ہاں
کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہر انسان ہر کسی ایسی ہی صورت کا ہر نہیں ہیں جسے جو ان کی تہذیبی
وعدت کا حق ہے کہ وہ سب کی اہم کی تہذیبی و عدت محفوظ ہو جائے تو ہم ہر دھرم اور ہر کسے میں
کو مذہب و دھرم و وطن میں ہم ہر دھرم کی تہذیبی و عدت کا حق ہے کہ وہ سب کی اہم کی تہذیبی و عدت

یہ پائیس تمام سال کے متعلق میں دو ایک لفظ بتا چاہتا ہوں یہ سب سے اول و اعلیٰ معزز
تر، شہزادہ سب کے پڑپڑتاجہ اولالہ بدوئے دنیا خاں پر کیوں ملے کے شہید ہوئے اس کے تین
رقباتی اور اسماعیلی ایک ہیں رُمر سے میں شامل ہیں وہ اس بات سے بدیشہ ہے کہ میں
اسماعیلوں کی دینی اور بات کتنی میں مضطربوں پھر بھی وہ اسلام کے پیروں میں سے ہیں
ہستیں۔ یہ سب سے کہ اسماعیلی نفسِ امامت کے قائل ہیں لیکن ان کے نزدیک امام زمانہ
میں ہوتا ہے وہ شخص قانون کا مفسر ہوتا ہے۔ بل ہی کی بات ہے کہ سبز پائیس تمام سال
پس یہ دونوں ترتیب ذیل الفاظ سے مطلب کیا تھا۔ دو کیخود شہزادہ بادشاہ ۱۲۰۰

خواہ رہے کہ اللہ کیسے اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، قرآن اللہ کی کتاب ہے، کعبہ سب کا قبلہ ہے، تمام مسلمان سوا مسلمانوں کے ساتھ زندگی بسر کرو، مسلمانوں سے اسلام منیہ کہہ کر عداوتیں بچوں کے اسلامی نام رکھو، مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں اجتماع نماز پڑھو، پابندی سے رخصت رکھو۔ اسلامی قانون فحاح کے مطابق اپنی ساریاں کرو۔ تمام مسلمانوں سے پیسے بھائیوں کی طرح بہتہ دو کرو۔

اب پندت جو اسرار لہجہ کر اس ادکا تصنیف کرنا پیا جینیہ کر یا فاضل اسلامی وحدت کی
فائدگی کر رہے ہیں (مرتب یا بہت؟)

کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفاء

متمم کمیٹی میں یہ صدارت محض عارضی تھی یاد رہے کہ کمیٹی کی تقسیمی کمیٹی میں غیر متوقع واقعات کے باعث انسانی غلطیوں پر صحت سال کا مقابلہ کرنے سے یہ ہوتی تھی اور اس وقت یہ خیال تھا کہ اس کمیٹی کی صورت بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ اس لیے کمیٹی کا کوئی خاص مقصد نہیں کیا تھا اور بعد کو امر نہ اختیار کیا۔ اس لیے اس سے استعفاء دیا گیا۔

متمم کمیٹی کی ایک مستقل اور دائمی حیثیت سے صدارت قبول کیا گیا۔ یہاں پر اس نے اس وقت کے حالات کے مطابق ثابت کر دیا۔ اس نے اس لیے یہ سوچا کہ کمیٹی کا ایک اور مقصد ہو جانا چاہیے اور عہدہ اس کا کیا انتخاب ہو گا۔ اس لیے اس کے لیے اس کے لیے ہر کے متعلق کچھ لوگوں کے اختلاف نے جس کے اسباب کا یہاں ذکر کرنا مناسب نہ ہو گا اس خیال پر یہ کمیٹی کی چنانچہ کمیٹی کا ایک جلاں طلب کیا گیا جس میں کمیٹی کے حصہ سے اپنا استعفاء پیش کیا اور وہ منظور ہو گیا۔

پچھلے حصہ کے آخری دنوں میں کمیٹی کا ایک اور جلسہ ہوا اس میں مجاہدان کے سامنے نظام کا منہ نہ پھینکا گیا جس کی ضمنی وغایت یہ تھی کہ کمیٹی کی حیثیت ایک نام نہاد جماعت کی سی ہو کہیں کچھ مجاہدان نے اس کے اختلاف ظاہر کیا۔ بعد سے بحث و مباحثہ اور گفتگو سے مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ لوگ دراصل کمیٹی کو دو ایسے حصوں میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جن میں اتحاد صرف برائے نام ہی ہو گا چنانچہ میں نے اپنا استعفاء پیش کرنے سے پہلے مجاہدان کو اپنی اس رائے سے بھی طرح گاہ کر دیا تھا۔

۵ یہ بیان ۲۰ جون ۱۹۳۳ء کے اخبارات میں شائع ہوا ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء کے اخبارات میں شائع ہوا

تھے ۱ صرف افغان استاذ ربیعہ لطیف احمد تروانی

۲ میرزا بشیر علی محمود خلیفہ ثانی میرزا غلام احمد تروانی

بدقسمتی سے کبھی میں کچھ ایسے لوگ بھی میں جہاں مذہبی فرقے کے اندر کے ہوا
 کسی دوسرے کا اتباع کرنا سرے سے گناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ہمدانی دکن میں سے ایک
 صاحب نے جو میرپور کے قدارت کی چڑائی کر رہے ہیں سال ہی میں اپنے کیمپ میں
 میں واضح طور پر اس خیال کا اظہار کر دیا۔ انہوں نے صاف طور پر کہا کہ کسی کشمیری کو نہیں
 مانتے اور کچھ مندوں نے یا ان کے ساتھیوں نے ان میں میں لیا وہ اس سے ان کے طریق عمل
 تھی مجھے اعتراض سب کر میں نے ان سے اس بیان سے اندازہ لگا کر رقم اتھادی
 حضرت حاجی خیر موگلا اور اس طرح میرے نزدیک کشمیری کا مستقبل مشکوک ہو گیا۔

میں کسی صاحب پر اگشت مذہبی نہیں کر سکتا۔ ہر شخص کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے دل و
 دماغ سے کام لے اور جو راستہ پسند کرے اختیار کرے حقیقت میں مجھے ایسے شخص سے
 ہمدردی سے جو کسی راجہ کی سہارے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے کسی مقبرہ کا مہاراجہ کسی زندہ
 نام بناد پیر کا مرتبہ بن جاتے

جہاں تک مجھے علم ہے کشمیری کمیٹی کی عام پالیسی کے متعلق ممبران میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔
 پالیسی سے اختلاف کی بنا پر کسی نئی پارٹی کی تشکیل پر اعتراض کرنے کا کسی کو حق نہیں سمجھتا لیکن
 جہاں تک میں نے حالات کا جائزہ لیا ہے کشمیری کمیٹی کے چند ارکان کو جو اختلافات ہیں وہ بالکل
 بے بنیاد ہیں۔

ان حالات کے پیش نظر مجھے اس امر کا یقین ہے کہ کمیٹی میں اب ہم جگہ کے ساتھ کام
 نہیں کر سکتا اور ہم سب کا مفاد اسی میں ہے کہ موجودہ کشمیری کمیٹی کو ختم کر دیا جائے۔ ساتھ ہی
 ساتھ اس حقیقت سے غور کریں کہ جاسکے کہ مسلمان کشمیری کی رہنمائی اور مدد کے لیے بھاری
 مدد میں ایک کشمیری کمیٹی ضرور ہونی چاہیے۔ اس لیے اگر برطانوی ہند کے مسلمان اپنے کشمیری
 مہادیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو وہ مجاز ہیں کہ ایک کھلے مرام اجلاس میں ایک نئی کشمیری کمیٹی
 کی تشکیل کر لیں۔ ہمدردی سے اس صورت کے پیش نظر مجھے صرف یہ ایک راستہ دکھائی دیتا ہے
 میں نے اپنے ان احساسات کو آپ کے سامنے کھلے الفاظ میں پیش کر دیا ہے۔
 جنہوں نے مجھے استغناء دینے پر مجبور کیا مجھے امید ہے کہ یہ صاف گوئی کسی شخص

کو نادرانہ گزرسے گی۔ کیا کہ یہاں مختصر نہ کسی کی بُرائی لڑتا ہے اور نہ کسی پر اُستغلیٰ اُستغنا۔

لے احرف تہاں لکھتا ہے مرتبہ عقیف محمد تروانی

تحریک کشمیر کی صدارت کی پیشکش کا استرداد

آں انڈیا کونگریس کا صدر ہوتے ہوئے میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ میں کمیٹی کے نمبران کو اس پر دلائے۔ لی کا مکتوب دیکھتے ہوئے اس خط کا جواب دے دوں جس میں مجھے صدارت میں کی گئی رضی میں نے ڈاکٹر نے یہ اختیار ہنس کر دیا۔ اس پر سے خط کرنا تھا۔ میرے خط سے غارت کے بعض اہل قلم صاحبان جو مذاق دینی میں یہ صواب نہ سمجھتے تھے اس سے اس حوالی پر مجھے پیش راہ حضرت کے قبول کرنے میں کوئی اقداس نہیں رہا۔ اہل جملہ اجماع یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے صرف صدارت کے قبول کرنے سے اس حوالی سے اختلاف نہیں ہے بلکہ میں تو ایسی پیشکش سے متعلق سوچتا ہوں۔ اور میرے اس رویہ کی وجوہات وہی ہیں جن کی بنا پر میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آل انڈیا کونگریس کی انگریزوں کی پیشکش پر غور کیا جائے۔

یہ پیشکش جو مجھے کی گئی ہے جس کا ایک فریب ہے اور ان کا مقصد ہرگز اس امر کے متعلق نہیں بلکہ یہ ہے کہ ساتھ کشمیر کمیٹی حقیقت میں ہمیں ہرگز ہرگز کمیٹی کے سپرد پہلو ایک جماعت کی حیثیت سے موجود ہے اور یہ کہ وہ ہرگز ہرگز کمیٹی کے خلاف دیا گیا ہے۔ وہ اب اس شخص کی رہنمائی میں کام کرنے کے لیے طیار میں جو کمیٹی کی ترقی تخیل کا سب سے بڑا محرک تھا لیکن ان کی یہ پال کر وہ اسباب جس کی بنا پر میں نے کشمیر کمیٹی کی از سر نو تشکیل کرنی اس غمزدہ ہو گئے ہیں نہ تو مجھے قابل فرسختی ہے اور نہ مسلم عوام کو۔

تو دینی میڈ کو اڑنے سے ابھی اس مقصد کا کوئی واضح بیان شروع نہیں ہوا کہ تو دینی میڈ کے کسی مسئلہ اور وہ میں شریک ہونے کی صورت میں ان کی جماعت دو طرفہ ہوگی۔ بلکہ واقعات سے تو یہ امر بالکل واضح ہو گیا ہے کہ وہ ادارہ جس کو تو دینی اخبارات تحریک کشمیر کے نام سے دیکھ

رسمیں اس میں بقدر قادیانی اہل بفضل مسلمانوں کو صرف وہی عود پر شرکت کی اجازت
 ان مانتی، اغراض و مقاصد کے لحاظ سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے بالکل مختلف ہے قادیانی جماعت کے کام کی بنیاد ہے
 ان جماعتوں نے اپنے کشمیری حامیوں کے نام لکھی ہیں، غیر قادیانی کشمیری ہونے کی وجہ سے
 ان مسلمان کی جائے حالی کہ گیا ہے، اس قادیانی تحریک کشمیر کے چند پوشیدہ اغراض کا
 متنازعہ رہا ہے

وہی عمر میں نہیں آتا۔ ان معاملات کے پیش نظر ایک مسلمان کس طرح ایک ایسی تحریک میں
 شامل ہو سکتا ہے جس کا اصل مقصد یہ فرقہ واری کی مکی سی آرمی کسی مخصوص جماعت کا پر و پلینڈا
 رہنا ہے؟



باب سوم

فتنہ قادیانیت اور مکاتیب اقبالؒ



ہو اگر قُوتِ فرعون کی درپردہ مُریہ
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیمِ الٰہی!

ضربِ ہمید



احمدی سرور اور مہندو سائن دونوں کے تہہ پہاڑ - نیڈرٹ جی۔ بی۔ لال پور کسے، مرخط



۲۱ جون ۱۹۳۶ء

پریڈت جی اے لال!

میں آپ کا مدد خط ملا جس کے لئے میں آپ کا شکریہ ادا کرتوں۔ میں نے آپ کے جواب
 کردہ مضامین کا جواب لکھا تو میرا کہنا تھا کہ آپ کو احمدیوں کے سیاسی رویہ کا اندازہ نہیں ہے۔
 جو بات کے کھسکے کی بنیادوں و حقائق کی تحقیقت اس بات کوئی بہتر اور خاص طور سے آپ پر یہ
 واضح ہے۔ مثلاً مسلمانوں کے اندر یہ بات دہرائی کیسے پیدا ہوئے اور یہ کہ احمدیت نے ان کے
 سینے الٹائی بنیادوں پر طرح فرم کی: ان مضامین کی اشاعت کے بعد میرے سینے پر انشتاف و تہلی
 جی ان تنازعہ مسلمانوں کا پڑھا کہنا عین حقیقت تھی ان تاریخی و حقائق سے ناواقف سے جنہوں نے
 احمدی تہذیب سے تشبیل یہ حالہ ان کی پنجاب اور دوسرے علاقوں میں بسنے والے آپ کے ساتھی بھی
 آپ کے مضامین کے باعث بے چینی محسوس کرتے تھے۔ کہ لہذا ان کے خیال میں آپ کی بندہ
 احمدیوں کو آپ کے ساتھ تھیں۔ اس کی بنیادوں و حقائق کو آپ کے ان مضامین کے احمدیوں کو خوش
 محسوس کرتے تھے اور احمدی پر پس منظر مل گیا۔ آپ کے خلاف اس غلط فہمی کو پیدا ہونے کا موجب
 تھا۔ یہ سب مجھے اس بات کی خوشی سے مزین تھی کہ آپ کے متعلق اسے غلط فہمی میں بذات خود مذہبی
 معاملات میں نہیں، بلکہ مسلمان احمدیوں کے خدو و انہیں کے میدان میں مقابلہ کرنے کی خاطر مجھے اس بحث
 میں حصہ لینا پڑا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان مضامین کو لکھتے وقت ہندوستان و اسلام کی ہستی
 میں سے بیش غلط فہمی درمیان اپنے فہم میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پڑا کہ احمدی اسلام

۱۔ تاریخی حقائق ان کی تاریخ سے ملے۔ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کو پریڈت جی۔ لال نے نام لکھا۔

۲۔ میں حضرت علامہ نے اسلام اور احمدیت کے مزاں سے پریڈت جی کے جواب میں لکھے کے اپنے یہ
 مضمون کے مقدمہ پر یاد رکھئے۔ اصل خود مدت علامہ نے، گریڈ کی زبان میں لکھا تھا۔

و من استان دونوں کے قتل ہیں۔

مجھے اس بات کا شکوک ہے کہ آپ سے ملنے کا موقع ملے یا میں ان لوگوں
کو دیکھ سکوں گا۔ آپ نے وہ سب باتیں کہیں کہیں سے باغی ہو کر لیں
کہ اگر یہاں آئیں تو آپ کو یہاں سے لے کر آئیں گے۔ آپ کو یہاں سے لے کر
آئیں گے۔ آپ کو یہاں سے لے کر آئیں گے۔ آپ کو یہاں سے لے کر آئیں گے۔
یہ مجھے غصہ ہے کہ وہ خط آپ کو نہیں پہنچا۔

آپ کا منسٹر
محمد اقبال

حضرت علامہ اعلیٰ حضرت دہلویؒ کی یہ ہے کہ اس سے پہلے ان کا الگ ہی مکتبہ تھا کہ دین
میں باقی رہے مکتبہ کے مافیہ غیر کا بھی ہے اور ان کے

I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traitors
to Islam and to India. Thoughts and Reflections of
the Page 106 by Syed Abdur Rahman

محمد علی صاحب دہلویؒ کی اس عبارت سے مراد ہے کہ اس سے پہلے ان کا الگ ہی مکتبہ تھا کہ دین
میں باقی رہے مکتبہ کے مافیہ غیر کا بھی ہے اور ان کے

نہالہ سنیہ سلیمان ندوی کے نام خطوط



مزدنی اسلام علیہ

ایک حصہ کے آپ کو فہم کئے کا قصہ کر رہا تھا وہ باتیں دریافت طلب ہیں،
 انہیں میں سے بعض نے علم منہ لا وہاں سے رو سے شائبہ کی کشتی کی ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی رویت ممکن ہے یہ بحث کہاں لے لی؟ میں اس مضمون کو دیکھنا چاہتا ہوں
 ۲۔ زاعالب کے اس مکر کا مفہوم آپ سے نزدیک کیا ہے؟

برگجا ہنہ مرعسا لم بود
 رحمتہ للعالمینے بسم بود

ماں کے ہیئت داں کہتے ہیں کہ بعض سیاروں میں انسان یا انسانوں سے اعلیٰ تر مخلوق کی
 آبادی ممکن ہے اگر ایسا ہو تو اللہ تعالیٰ کا منظور وہاں بھی ضروری ہے۔ اس صورت میں
 کم از کم محمدیت کے بے ناسخ یا بدولت لازم آتا ہے شیخ اشراق تلامذہ کے ایک

۵ حضرت علامہ کے اس غمزدہ کاپس مندرجہ منتخب سے گفتنی میں صفحہ نمبر ۲ پر گزر چکا

۵

میں سن ۱۰۵۱ء میں میری تصدیق میں مدنی سے جو ان کے نام سے ہے۔ اس اثر کی تائید
 و تفسیر میں مولانا محمد قاسم صاحب کارساز تحذیرات میں لکھا ہے کہ مولانا عبدی صاحب دہلی علی کا
 ایک مضمون ہے جو اس بحث میں دیکھنے کے قابل ہے۔ مذکور

شکل میں قابل تفتہ، جس سے اس عتدہ کی وجہ میں برائی لگتی ہے، میں کہیں کہیں کی آمد سے دو ماہ سے زیادہ
سماں میں رہا، اب کچھ دن تیرہ اسٹندہ امید کہ آپ ۱۵ دن آتی تیرہ سو گاہے والی ہمارے

مخلص

مخدہ قباں

حاجت میں تیرے تیرے یہ سب سے بہتر ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ کتاب پہنچے، اس وقت

سے پہلے کہ یہ کتاب پہنچے، اس وقت

سے پہلے کہ یہ کتاب پہنچے، اس وقت

۲۱

المستور

۶ ستمبر ۱۹۳۸ء

ممدانی مرلیہا اسلام پور

یہ خط عظمیٰ کلمہ کے پتہ پر ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ یہ بھی ممدانیوں میں سے ہے۔
 پہلے سے راجستھان کے ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ لفظ "ممدانی" سے
 دو معنی ہیں۔ پہلے "ممد" اور "ممدانی"۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 دوسرے لفظ "ممد" سے اس معنی میں راجستھان کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 یہاں تاں ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 سب سے پہلے؟

قرآن شریف میں ہے: "ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔"

..... ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 میں تو ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 رستہ سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔

..... ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔
 ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ممدانیوں کے نام سے لکھا گیا ہے۔

کچھ ہاں شفیق مصل

۱۴۷۱ فی ۹۳۵

نقد و طعن در باب تفسیر و تفسیر

اسلامی

میں لگے کہ برقی علاج سے یہ کچھ دن سے جیسے سمپا میں تقسیم ہوں۔ اس خط کا جواب میں مذکورہ الیٹیریت فوہا ہے

کیا سب سے پہلے؟

۴۔ اگر کوئی شخص جو اسلام لائے ہوئے ہے یہ کہے کہ مرزا کا عقیدہ دینی و معنوی اعتبار سے
مسلکِ گمراہ ہے، مگر یہ خود ہی شخصیت حاصل ہے اس واسطے کہ مرزا کا دینی ایک زیادہ قدیم
زمانہ میں بدامیوں سے میں تو یہ ایسا شخص تھیں جن کے تجربہ و مذہب سے بہ باخفا و پر
اگر تو وہیں رسواں تجربہ قال تو یہ سب تو عقیدہ مذکور تو ہیں بول کی حد میں تا سب سے یا نہیں؟

ۛ سے تہہ ۛہ دہی،

یہ تعزیر حسب ۱۰ سے ماہر تیس کے قتل تک اندرون

[illegible]

سم۔ اگر تو ہمیں رسول کی شائیں سب نفی میں نہ کر دے تو مدد ملی و ماکر ان میں سے چہ تحریر
 فرما ہے کتاب جامعہ اربعۃ صنف تحریر و ماکر سوال فرما ہے لیج
 اُمید ہے کہ اس نتیجہ کا جو اب مدد ملے گا زیادہ کبار نص کروں میں بی صحت بیٹے سے
 بہت سے اُمید ہے کہ اس دفعہ سے ملا تہ سہ نریا و نوریہ ہوگا کہ
 والسلام
 محمد

محمد اقبال الماسی
 سال و رو بہ ہلال

آئی پہلی سہ روزہ کہ آئی کو ذوقیت جو با سے ہو اُزین وہ بدعت نصیبت تر تو معلوم احمد نوابی کی قمار
 یہ کوئی بھی یہ عزیزی نصیبت حاصل ہے کہ علام احمد سے زیادہ یہ کوئی مر صاحب نے صرف اس کو
 دہر سے دیکھا ہے ہنسنا دہش یا نہیں مدد

لے یہ قتل خرمجہ سے ہے کہ اپنے السیف مسرور علی شاکر میں اکیچہ جیسے (مدد)
 لے یہ عیب اتنا تہ رشتہ متہ تیج عطا اللہ یہ اس

نجوین شیش محل

نہم اگست ۱۹۳۵ء

مخدوم مرقم جناب مرہٹا :

استقام علیکم

آپ کا وانا نام مجھے ابھی ملا ہے جس سے میں نے یہ سچا سچا جواب دیا ہے
ایک وقت طلب میں ان کے جواب سے بھی مطمئن فرمایا ہے

التمہ علیہ وسلم، میں حضرت عائشہ کا ایک قول نقل کیا ہے یعنی یہ حضرت
روایت کتاب، علیہ السلام، کہ خاتم البین ہو لیکن یہ کہہ کر ان کے بعد کوئی اور نہیں
ہوگا

معدنی کے کتاب دیکھ کر یہ فرمایا کہ آیا اس قول کے اسناد درست ہیں اور اس پر
آپ کے نزدیک ان اسناد کی حقیقت کیا ہے؟

ہے اس وقت وہ اعلان مرقوم، ذوقادینی پر بنا مقرر کیا، رہے تھے، اندون
معدنی ہیں، اس کتاب میں یہ روایت ہے، جو مصنف ابن ابی شیبہ سے لگتی ہے، میں اس کی سند
مذکور نہیں، جو روایت کی صحت و ضعف کا پتہ نہ لایا جاسکے، اور اگرچہ تو یہ حضرت عائشہ کی مجلس سے
سے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار حوا دیایا ہے کہ میں نے بعد کوئی نبی نہیں دیکھا
عائشہ نے اپنے حیا میں اس پر یہ کہنے سے منع کیا کہ حضرت عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا انکار
میں سے کوئی نہ کہے، میں بہر حال یہ اس کا نہیں ہے جس کا صحیح مرقم ضروری نہیں، خصوصاً یہی
ضرورت میں جب خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے مداف بہرہ ندرت

۲۔ حج لکڑی نمبر ۴۲ - ۱۴۴۱ھ حضرت مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کے متعلق
ارشاد ہے "مَنْ دَرَسَ بَعَثِي نَبِيًّا كَقَرْنِي" اے قرآن! اب کے زمانہ کی
حقیقت سیکھو

مہرِ کائنات بندھ ہیو نگارِ بندہ
نورِ ہستی میں نہ تو اصل قاری کے شائبہ ہے
کیا اس کے انوارِ مست ہیں؟

۱۰۔ دل و زبان روایت محمد مصطفیٰ بن ابی سبیر - تا سب ابی سبیر - اس کی نسبت پر سے کہہ
چاہوں اندری

طے حج کرادی آثارالعیانہ تراکب سبزل حسن خاں کماستہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد
ثانی صفت نبوت ہوگی یا بلا صفت نبوت۔ اس باب میں مد کا اختلاف ہے خوب صاحب کی رائے یہ
معلوم ہوتی ہے کہ وہ بلا صفت نبوت ہوگی اس لیے کہ وہ لکھتے ہیں جو لوگ ان کی آیتوں میں ان کی صفت
نبوت کا اظہار کرتے ہیں وہ مرتب کہ کھڑیں بہر حال یہ راستہ ہے۔ اندر ہی

لکھ یہ اب مابہی روایت ہے۔ اس روایت کو بعض محققین نے موضرات میں شمار کیا ہے و بعض نے کہا
 یہ کبریٰ و مناسبہ و تو نہیں بلکہ مرقا و فرض اور عدم وقوع کے یہی ہے۔ اسی سے معلوم ہو کہ محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس لیے ابراہیم بن محمد کو کہیں ہی میں شامل کیا گیا۔ چنانچہ دوسری روایت
 میں یہ مذکور ہے۔ چنانچہ خود اب مابہی میں درکاری میں ہے وَ لَوْ تَقَتَّى كُنْ يَكُونُ عَبْدًا مُّخَلَّيًّا وَ تَقَتَّى
 إِنَّهُ وَلَكِنْ لَا تَقْتَضِي أَنَّ مَا جَاءَ مِنْهُ شَايَءٌ نَبِيًّا، یعنی یہ کہ اگر فیصلہ اسی یہ ہوتا کہ محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو نپست صاحبزادہ زور رہتے کیسے یہ بھلا، اب سوچا تھا کہ آپ کے بعد کوئی نبی
 میں ہوگا ملاحظہ آج سے اس کو موضرات میں یہ ہے اس کو مستبر ہیں کہا ہے ضعیف کہا ہے اس میں
 پوشیدہ ابراہیم و ابن مسعود ہے بلکہ وہ مترکب احادیث، منکر احادیث، باطل و اور دروغ و ناس کہا گیا

۱۰ بخاری کی حدیث ۱۰۸۸۸ میں دو ماہ بعد سے کیا اگر مایہ تو اس حدیث کا
 یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کے دوبارہ آنے سے مسلمانوں کو نفی تعلق ہیں نیز حدیث
 ۱۰۸۸۸ میں سے مسلمانوں کا اہم خود مسلمانوں میں سے ہوگا۔

۱۱ ختم ہونے سے متعلق اور بھی اگر روایت آپ کے ذہن میں ہو تو اس سے آگاہ ذمہ سے
 زیادہ کیا عرض کروں امید ہے مزاح نچہ ہوگا۔

والسلام
 غرض
 محمد اقبال

سید۔ اس سے بعد بہتر وصحت ظاہر اس کی قائل کی ہے۔ یہاں اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو اس حدیث کا
 ہے تو ان بعد فی کتابہما عنہما "مسند احمد ترمذی" میں یہ راوی ہے عبد بن عمر کہ تو کہہ رہا تھا
 ہی ہو کہ کس چیز میں میں اس سے مذکور اور نہ کون درجی ہو سکتا ہے۔

۱۲ صحیح ہی سے راہ ابراہیم سے مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنت میں لے جائیں گے
 وہاں تک مسلمانوں کا نام لگے ہوگا کہ بت عیسیٰ علیہ السلام نہ ہوں گے۔

لکھنؤ مکتبہ قیامیہ ۱۹۲۹ء شیعہ مطبعہ اہل اسلام

مہربان
۲۲ اگست ۱۹۲۲ء

مخدوم عزیز جناب مولانا

اسلام آباد

یہ خط لکھ چکوں اُمید کرتی ہوں کہ خط عالی سے مبرا آ رہا ایک بات دینا چاہتا
رہ کئی مہینے جواب دینا نہ ہو سکا۔

کیا خدا نے اسلام میں ایسی بڑی بات بھی اور سینے بہ سینے جو بات و نزول مسیح بن مسمیٰ
عیسایہ اسلام کے منکر ہوں؟ یا ارجحیات سے قابل ہیں قرآن کے منکروں؟ مقتدرہ مارٹو
پر اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ اُمید ہے کہ آپ کا جواب بھی سوچ میں ۲۸ اگست کی تاریخ پر
بہت محنت و محابوں کا علاج کا کر دے اس روز صبح ختم ہو جائے گا۔ اس خط کا جواب لاہور کے
پتہ پر ارسال فرمائیے۔

والسلام
مخلص محمد اقبال

۵ کتاب میں سن اپنی صحت کے معر خطوط کی کتاب ترتیب دے چکے ہوں یہ صبح معلوم ہے میرا سیمپل ۲۵
سے جسے کتاب نے صحت سے ۲۲ کر دیا۔ (۱- شب)

نہ لکھیں جس کے مسلم ہے رسول مسیح علیہ السلام کا انکار کسی نے کیا کہ بعد از ان میں نہیں مکتب حرم
معلوم ہو اہل سنت میں تو روایات مسیح علیہ السلام کے قتل کے ساتھ ہی اس سے بھی فردی
کے مکاتیب میں ان کے ساتھ ساتھ شیخ علیہ السلام کے ساتھ

۷ اگست ۱۹۲۶ء

مدنی ارسلہ مرثیہ

ایک اور بھی دے سے تپیل صحت کی غیر اچھا حالت خوشی کی حد تو ان آپ کو سب
 مذکورہ سبب سے مدنی صحت کو سبب سے نہایت متاثر ہے کہ میں وہاں سے تپیل
 مونی رہا۔ مذکورہ سبب سے ان کی تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

مذکورہ سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل
 سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

مذکورہ سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

مذکورہ سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

مذکورہ سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

مذکورہ سبب سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل صحت سے وہاں سے تپیل

سے نہیں میں مریا کہیں شوقیہ کی کتابوں میں اس پر بحث ہو تو اس کا پتہ دیجئے ہا بیت تندرہ
برس کا ہے

و سب سے
فصل
مقدمہ قیاسی

یہ کتاب میں ہے کہ میں نے جو کتابیں لکھی ہیں وہ سب
کتابیں ہیں جو میں نے لکھی ہیں وہ سب
کتابیں ہیں جو میں نے لکھی ہیں وہ سب
کتابیں ہیں جو میں نے لکھی ہیں وہ سب
کتابیں ہیں جو میں نے لکھی ہیں وہ سب
کتابیں ہیں جو میں نے لکھی ہیں وہ سب



سید لیاں برقی، نندہ رائے جرنل خانہ یونیورسٹی سے فارغ



۶ جون ۱۹۲۶ء

خدا کی بنیاد پر، غیر سادہ و سادہ:

یہ کتاب کا نام بھی مناسب ہے کتاب "خدا کی عبادت" اس سے بہت پہلے معمول میں آئی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب بہت کم لوگوں کے لیے پوری ہو گی۔ یہ کتاب ۱۲ مائیکرو کی درخواست پر لکھی گئی ہے۔ اس کے لیے آپ نے ایک نعمت غیر مذہبی ہے جس سے ان کی محنت و خدمت میں مدد ملے گی۔ آپ کی خدمت میں مفصل خط لکھا ہے۔ وہ سال سے جاری ہوں اور بہت کم خط و کتابت رہا۔ مول "مید" آپ ۱۰۵۵ میں پھر ہو گا۔ حضور اعلیٰ کا خط میری نظر سے گذرا تھا لیکن میں نے نہ مانا ہے کہ جو وہ میری طرف سے کی مدت سے بنیاد میں آتا ہے وہ یا تو بالکل پائیدار ہے یا اسے بااثر و خباہتوں پر تیار ہوا۔ کی بنیاد پر ہے جس میں معلوم نہیں یہ بات کہاں تک درست ہے۔ میں نے یہ بات آپ کو بصورتہ اور لکھی ہے۔

والسلام
منہس محمد اقبالؒ

۵۔ جس وقت خدا کا پیراں کی زندگی میں مصروف تھے، وہی دن میں یہ عیسائیوں کی عبادت تھی۔
تو بانی مذہب نے ہمارے قلوب پر حقارت کا سہاگہ ڈال کر وہ باطل کا دور سلٹا دیا۔ اس کتاب
کا مقصد یہ ہے کہ عبادت خدا کی عبادت اور خدا کی عبادت کا فرق بتا دے۔ یہ کتاب پڑھ کر
میں خدا کی عبادت کی طرف متوجہ ہوں گا۔

۶۔ عبادت خدا کی عبادت کا فرق بتا دے۔

مولانا مسعود غلام نذوی - جہم کے نام نہاد



الاسور

۵ دسمبر ۱۹۲۹

مخدومی مولانا!

السلام علیہ

پیڈت حرہ ان۔ دیکھتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ لکھا تھا اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت
میں بھیجی تھی مگر وہ کسے ملنے نہ پائی۔ وہ پیڈت آپ کو بھیج دیتا ہوں؟
اخبار میں یہ لکھا تھا کہ سلیمان کی صورت کی خبر پچھ کر مثبت خوش ہوئی۔ خدا تعالیٰ رک
دیر تک سلامت رکھے۔ وہ وجود میں ملک میں غنیمت ہے۔ میری طرف سے بہت بہت
سلام ان کی خدمت میں عرض کیجئے۔ کہ گزشتہ خط میں اس وقت نہیں مل سکا، انہوں
نے مجھے لکھا تھا کہ یہ سلامی ملک کے یہاں کو اختیار ہے کہ اگر کسی ایسے آدمی میں کی شرع نے
جانتی ہو تو وہ یہ کہ اس اجازت کو Revoke کر لے۔ اس کی فہمائیں بھی
مومنانہ نے غلط فہمی سے نہ مان لی تھیں۔ اس قول کے یہی حوالے کی ضرورت ہے۔ یہ فہمائیں
کر کے آپ کو اولیٰٰن موصوف سے دریافت کر کے تو یہ فہمائیں میں نے خود دھڑ دھڑ سے
تفصیل کر کے حوالہ دیا تھا۔ مگر اس کے بعد اب وہ کلام میں یہ سب کچھ نوٹ کیا تھا نہیں ملا۔
امید ہے کہ آپ سے مدد ملے گی۔ مومنانہ کی خدمت میں سلام شوق عرض کریں
محسن رحمہ قبال

اس خط کے جواب کی طرف جلد ترجہ فرمائیے۔

محسن رحمہ قبال



سید نعیم الحق یڈہ ویسٹ پٹنہ کے نام خط





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

توضیحات



اگرچہ بہت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم ازاں لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہ !

’ضربِ ھیم‘



لائٹ کے جواب میں

لائٹ نے اپنے بزمِ دنیا میں سے اس شعر کو بھی لیا ہے
 جو کلامی ہے غیرت کی میل
 خاشاکی پر لٹتے تو ہوں میں

یہ شعر روا ہے بہر حال مطلب محض یہ ہے کہ انسان کی روحانی زندگی میں مادی
 سے کتنی بڑی مسرت ہے جس کی خاطر وہ اپنی دنیاوی زندگی سے غافل ہو جاتا ہے۔
 لائٹ نے یہی بات کہیں کہیں لائی ہے کہ انسان جو کہ دنیا میں رہتا ہے وہ
 انسان اور مادی کے درمیان سے کتنی متاثر ہے۔ لائٹ نے اس سے کہیں کہیں
 نے کہ لائٹ کی روشنی میں جو کہ دنیا کی ساری چیزیں نظر آتی ہیں وہ
 حقیقت میں کچھ نہیں ہے بلکہ تو کچھ تو ہے جس کی وجہ سے ہم دنیا میں
 ایک وقت تک اس کے جذبہ میں رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی چیز ہے جو کہ
 سے کہ انسانی جذبہ کا شکار ہے۔ یہ ہے کہ انسان کے دل میں سے اس کی
 میں غلط فہمی ابھرتی رہتی ہے۔

۵۔ عورت کو جس کا وہ انسانی تعلق ہے اس سے کہیں کہیں لائٹ نے کہا
 کہ اس کے دل میں سے کہیں کہیں اس کی روحانی زندگی کی بات ہے۔
 کہ اس کے دل میں سے کہیں کہیں اس کی روحانی زندگی کی بات ہے۔
 کہ اس کے دل میں سے کہیں کہیں اس کی روحانی زندگی کی بات ہے۔

۶۔ عورت کو جس کا وہ انسانی تعلق ہے اس سے کہیں کہیں لائٹ نے کہا

مذہب نے ایک ایسی حدت کا حوالہ دیا ہے جو کہ عمل کی نہایت حساسی تصور کر
 لینی چاہیے۔ اگرچہ انسان سے ضروری احکامات اور مذہبی اوصیوں کا بیدار بننا ہوتا ہے
 مگر بقیہ میں اس کی اپنی عمل کا حساب ہے جسے ہی دیا جاسکتا ہے جیسے الہی احکامات کا حال ہے
 جو کہ انسانی اختیار پر چلتے ہیں۔ یہی عمل کا شعور ہے۔ یہی ذہنی سطح سے بہت بلند ہے۔ میں
 پہلی حد میں ان کا کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس طرح مقرر اور مقرر نہیں ہے جیسے احکامات کے سمجھ
 سب سے ان غلط فہمی کی رائے سے بہت حد تک متفق ہوں۔ وہاں وہ تاریخی عمل کا ایک
 نتیجہ کی طرح ہے۔ یہ کہ اس عمل کو جس سے متعلق ہے وہاں چاہے وہ جو وہ وہ جس پر اس
 نے ہی نظر کو بہادہ سمجھتے اور غلطیوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہاں سے اس حدیت کا حوالہ
 دیا ہے جو حال بلال الدین علی نے مشہور کی تھی۔ اور اس سے زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتی
 طاعی و مسکون میں اس حدیت کا نہیں ہے۔ اس میں بعد بزرگوں سے تاریخی عمل کے نقطہ
 پر مبنی ہے۔ یہی ذہنی ذائقے سے روایا دی گئی ہیں۔ یہی سکتے۔ یہی مکتبہ میں اسے اسی طور
 پر دیکھیں گے۔

۱۵۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے متعلق اس کا حوالہ دیا ہے۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے

۱۶۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے متعلق اس کا حوالہ دیا ہے۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے

۱۷۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے متعلق اس کا حوالہ دیا ہے۔ یہ حدیت کے عمل کی حدت کے

سے پہلے کہہ چکا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس سے ہم
میں سے ہر ایک کو اپنے آپ کو پہچاننے کی ضرورت ہے
اور یہ ہے

میں تعامل ہیں، انہیں جب تک عالم انسانیت کی روحانی اشیائیں برداشت کر سکتی ہیں ایسے
 لوگ تمام قوموں اور ملکوں میں پیدا ہوں گے تاہم انسانی زندگی پر ہر قدر اختیار دے سکیں
 ہیں گے ملاحظہ فرمائیے کہ انسان تو بڑا جھٹکا سو کھارو فوق نہیں، اس قدر سب راہ نہیں دے
 جس پر جیتا ہے، وہ ان اطمینان و ابراہیم پر تنقیدی نظر سے دیکھو اور ان کے علاوہ ختم نبوت
 کا مطلب یہ ہے کہ روحانی زندگی میں جس کے اندر جو بہترین ذاتی سندھو ہوگی اسے

مولانا حسین احمد مدنی کے نام۔

موت، یہی مسعدیہ کے جگر پر خیموں کے اٹھارہ ٹکڑے اور طہنت
کوت میں وہ حیثیت رکھتا ہے جو مانی لکڑی میں اٹھارہ ٹکڑے کا تار اور طہنت
کے دو، نانوا خیریت کے میں کو اٹھارہ ٹکڑے کے لیے نہ اور ہی سب کو راقست کی
محمولوں کے سامنے تحقیق ڈاک پر ہی حیثیت کے علاوہ جس کو دن انی اب اور اس
متعلق نظر رکھنا چاہیے کہ طہنت بھی سب کے حساب سے اور ان کے پاس پیدا ہوت
میں متعلق سے تمام ان کا بر کسی نہ ہو رہا گیا ہے کہ جس کی تمام خوش فحاشی سے حال
کے سامنے سے لگا کر وہ ہوں سے طہنت سے طہنت سبھی غلام سے اور انی اٹھارہ
ہیستہ ہا یاٹ سب سے ہیں اور ان میں ایسا ہے کہ ان کی تعلق ہے جس کی تاریخ اس وقت
موت کے ہی سب سے انی وقت طہنت میں موت کی سند کی سندوں اور ان کے بعض بظاہر
مستعد قوتوں سے ان کی بظاہر میں متعلق رہے گا

دینِ شاکے جواب میں

مجھے اس کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا ہے۔ سوائے اس کے کہ مجھے اُن کے مرکزی خیال سے پُرانا اتفاق ہے۔ یعنی اسلام کی ظاہری اور باطنی تاریخ میں ایرانی عنصر کو بہت زیادہ دخل حاصل ہے۔ یہ ایرانی اثر اس قدر غالب رہا ہے کہ سِپنگلر Spengler نے اسلام پر موبدانہ رنگ دیکھ کر اسلام کو ہی ایک موبد مذہب سمجھ لیا تھا۔ میں نے اپنی کتاب 'تفکیرِ نو' میں کوشش کی ہے کہ اسلام پر سے اس موبدانہ خول کو دور کر دوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ اسی سلسلے میں میں اپنی کتاب 'قرآنی تعلیم کا مقصد' میں مزید کام کر سکوں گا۔ موبدانہ تفحیل اور مذہبی تجربہ مسلمانوں کی دینیات، فلسفہ اور تصوف کے رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہیں۔ بہت سا مواد ایسا موجود ہے جس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ تصوف کے چند اسکولوں نے جو اسلامی سمجھے جاتے ہیں، اس موبدانہ حالات و واردات کو ہی زندہ کیا ہے۔ میں موبد تمدن کو انسانی تمدن کے بے شمار مظاہرات میں سے ایک مظاہر سمجھتا ہوں۔ میں نے اس لفظ کو بُرے معنی میں استعمال نہیں کیا تھا۔ اس کے پاس بھی حکومت کا تصور تھا۔ فلسفیانہ مباحث تھے۔ حقائق بھی تھے اور غلطیاں بھی۔ لیکن بے تمدن پر زوال آتا ہے تو اس کے فلسفیانہ مباحث، تصورات اور دینی واردات کی اشکال میں انجماد اور سکون آجاتا ہے۔ جب اسلام کا عہد ہو تو موبد تمدن پر یہی حالت طاری ہوتی۔ اور تمدنی تاریخ کو جس طرح میں سمجھتا ہوں۔ اسلام نے اس تمدن کے خلاف احتجاج کیا۔ خود قرآن کے اندر شہادت موجود ہے کہ اسلام نہ محض ذہنی بلکہ مذہبی واردات کے لیے بھی نئی راہ پیدا کرنی چاہتا تھا۔ لیکن ہماری مقام و راشت نے اسلام کی زندگی کو کچل ڈالا اور اس کی اصل رُشد اور مقاصد کو ابھرنے کا موقع نہ دیا۔

○ جب ایک پارسی مشرور شاکے ایک خط لکے تھے جو اسٹیشنر نے دہلی میں شائع ہوا، حضرت مولانا نے پوچھا کیا تو آپ

نے مذکورہ جواب دیا۔ مولانا ابوالحسن علی دہلوی نے مولانا کو مطلع کیا کہ مولانا نے اسے



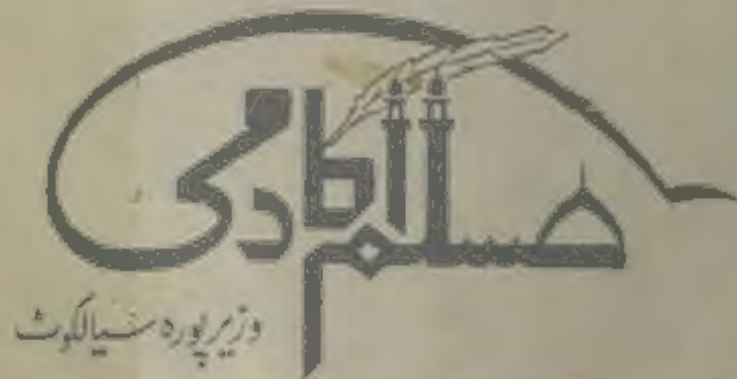


مسلم اکادمی

کی دوسری زیر طبع کتابیں !

- ۱۔ فلسفہ منہج نبوت : _____ از مولانا حفص الرحمن سیوار دہی
- ۲۔ صراطِ مستقیم : _____ از ابوالکلام آزاد
- ۳۔ رسولِ عربی : _____ از : ابوالکلام آزاد
- ۴۔ فقہ طہارۃ بیضا : _____ ترتیب : نعیم اسی
- ۵۔ معقرنی جاسوس : _____ از : نعیم اسی
- ۶۔ عظیم آدمی : _____ دسوانچ چودہری افضل حق مرحوم و مفتوحہ از نعیم اسی
- ۷۔ نقوشِ افضل حق : چودہری افضل حق کے اقوال و افکار کا دلیلی مجموعہ، ترتیب : نعیم اسی

پیشکش



ذخیرہ کتب :- محمد احمد ترازوی